مختلف کیٹیگریز میں ڈھیر سارے مکمل ناول پڑھنے کیلئے ہمارا یہ واٹس ایپ چینل جوائن کیجئے

👇👇👇👇

Classic Urdu Material WhatsApp Channel

ڈیئر ریڈرز اگر آپ سے لنکس اوپن نہیں ہو رہے ہے تو آپ ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر جا کر ان تمام لنکس کو ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں۔

آپ کو ہماری ویب سائٹ کلاسک اردو میٹریل پر ہر قسم کے ناولز مل جائیں گے ویب سائٹ لنک نیچے ہے کلک کیجیے

https://classicurdumaterial.com/

ایف بی کے کچھ ایشوز کی وجہ سے بعض اوقات ایف بی پر لنکس اوپن نہیں ہوتے۔ یہ تمام لنکس آپ کو ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر مل جائیں گے۔ چینل کا لنک اوپر دیا گیا ہے آپ اُس پر کلک کریں اور چینل کو فالو کریں اور ڈھیر سارے ناولز ڈاؤنلوڈ کریں

اور اگر آپ آڈیو ناول سننا پسند کرتے ہیں تو ہمارے آڈیو ناول یوٹیوب چینل کو سبسکرائیب کیجیے لنک نیچے ہے

Classic Urdu Novels

کلاسک اردو میٹریل کارپوریشن

#عشق کی بازی

#حدیثہ حسین

ایک نسوانی وجود ایک گھنے جنگل کے بیچ بنے کمرے میں ایک کرسی پر بندھا ہوا تھا .

وہ وجود بے سدھ تھا لیکن کچھ دیر بعد اس میں ہلکی جنبش ہوئی تھی .

"پانی..پانی..."اس نسوانی وجود کے خشک لب ہلے تھے.

اس کمرے میں مکمل اندھیرا تھا کوئی بھی چیز نظر نہیں آ رہی تھی.

کرسی کی پچھلی جانب فرش پر خون کے قطرے گر رہے تھے.

اس وجود کے ہاتھ اس قدر کس کے باندھے گئے تھے کے اب اس کے ہاتھوں سے خون بہہ رہا تھا .

ہوش میں آتے ہی اپنے ہر طرف اندھیرا دیکھ کر وہ ڈر گئی تھی.

شاید دشمن جانتا تھا اس کی کمزوری اندھیرا ہے .

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"کوئی ہے؟"اس نسوانی وجود نے چلا کر پوچھا لیکن اس بند کمرے میں اس کی اپنی آواز خود کی طرف ہی آ ٹکرائی تھی.

"آہ!"اس کی ہولناک چیخ پورے کمرے میں گونجی تھی .

اس کے پاؤں پر کوئی چیز رینگی تھی جس نے اسے پل بھر میں مزید خوفزدہ کر دیا تھا .

کچھ دیر گزری تھی کے اچانک دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور اس کمرے میں روشنی پھیل گئ .

روشنی اس کی آنکھوں کو چُبھ رہی تھی جس پر اس نے جلدی سے اپنی آنکھیں میچ لیں .

"کیا ہوا؟ ویسے شیرنی بنی پھرتی اور آج کیسے ڈر گئی."جو آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی وہ نسوانی تھی.

وہ اپنی جگہ حیرت میں ڈوب گئی کے ایک عورت نے اتنی بڑی سازش کیسے کر لی تھی .

"کون... کون ہو تم؟"اس کی آواز میں کمزوری محسوس ہو رہی تھی .

"پہلے تم تو بتاؤ تم کون ہو."آنے والی لڑکی نے اس کو بالوں سے کھینچ کر غصے سے پوچھا .

"تم...."اس کی آنکھوں میں شناسائی کی رمق ظاہر تھی .

"ہاں! میں... تم اپنا بتاؤ تم کون ہو؟" اس لڑکی نے بالوں کی پکڑ اور سخت کر دی.

"ک.. کیا.... کیا کہہ رہی ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا." آنکھوں میں نمی لئے وہ بے بسی سے بولی.

چٹاخ کی آواز اس بوسیدہ کمرے میں گونجی تھی.

"تم اس معصومیت کے جھوٹ سے اس شخص کو بیوقوف کر سکتی ہو مگر مجھے ہرگز نہیں!" وہ غصے سے غراتی ایک بار پھر اس کے گال پر اپنے ہاتھ کے نشان چھوڑ گئی.

"وہ بیوقوف نہیں ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے آئی سمجھ اور دیکھ لینا وہ مجھے ڈھونڈ لے گا." اس تھپڑ نے اسے طیش دلا دی.

"دلاسے اچھے ہیں شہزادی اگر اس شخص کو جو تمہاری محبت کا دعویدار ہے اس کو تمہاری حقیقت پتا لگی نا وہ تمہیں دیکھنا تک گوارا نہیں کرے گا." مقابل نے اسے حقیقت سے آشنا کرنا چاہا.

"محبت پر ہلکی پھلکی باتیں اثر انداز نہیں ہوتیں, اور وہ محبت کرتا تھا اور کرتا رہے گا." اس نے بڑے ناز سے محبت کا دعوہ کیا.

"بہت اچھا! دیکھ لیں گے ." وہ اسے دور پٹختی باہر کی جانب بڑھ گئی اور ایک بار پھر پورے کمرے میں اندھیرا چھا گیا .

****

سورج کی روشنی زمین پر آہستہ آہستہ پھیل رہی تھی, پرندے اپنے گھونسلوں کو چھوڑ کر رزق کی تلاش میں نکل پڑے تھے .

یہ خوبصورت صبح گاؤں کے سربراہ حیات خان کی حویلی میں رہتے مکینوں کو بھی کھانے کی میز پر اکٹھا کر چکی تھی .

"ہماری بیٹی آج پھر لیٹ ہو گئی ہے." حیات خان نے کھانے کی میز پر اپنی اکلوتی پوتی کو نہ پا کر بولے .

"ظاہر ہے لڑکی ہوں آغا جان دیر تو لگے گی." وہ سیڑھیوں سے اترتی ہوئی ہنستے ہوئے بولی .

"نظر نہ لگے میری بیٹی کی مسکراہٹ کو." سلمہ بیگم نے پوتی کی مسکراہٹ دیکھ کر دعا دی .

"آمین!" سب نے یک زبان ہو کر کہا .

"گڑیا بیٹا سلام؟" ماہیر نے بہن کو جتایا .

"السلام علیکم!" اس شخص کی ہر بات اس کے سر آنکھوں پر تھی اس لیے بن اعتراض سلام کیا .

"وعلیکم السلام!" سب نے ایک ساتھ جواب دیا .

ان کے گھر میں کھانا کھاتے وقت خاموشی رہتی تھی .

ناشتہ مکمل کرنے کے بعد مرد حضرات اپنے کاروبار کے لیے شہر نکل گئے .

"رافع پلیز آج تم لے جاؤ گڑیا کو اپنے ساتھ اور پلیز اس کے ٹیچرز سے پوچھ لینا کے کلاس میں اس کی کیا پروگریس ہے." ماہیر نے ٹیبل سے اپنی کار کی چابی اٹھاتے رافع کو مخاطب کیا .

"لیکن آج میری بہت ضروری میٹنگ ہے." رافع نے مشکل سے منہ بناتے کہا.

"کیا! ایسا نہ کہو." ماہیر کا موڈ جلد ہی خراب ہو گیا تھا. لیکن اچانک سے ماہیر اور رافع نے ایک ساتھ کب سے خاموش بیٹھے بلال کی طرف دیکھا جس نے ان کی تنقیدی نگاہوں پر کندھے اچکائے.

"نہیں.... میں نہیں." بلال نے کھانے سے ہاتھ روک کر جلدی سے کہا .

"ایسے دنوں کے لیے کہتی ہوں کے مجھے ہی ڈرائیونگ سکھا دیں لیکن نہیں وہ تو مرد حضرات کی شان شوکت کو گھٹا دے گی." انابیہ نے ان تینوں کو یوں بحث کرتے دیکھ غصے سے کہا .

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"پاگل نہیں ہیں ہم پھر تم ہماری شکل بھی نہ دیکھو یوں ہی جہاں دل کرے چلی جاؤ." رافع نے اس کی بات پر منہ بناتے کہا .

"بہت خوب مجھے آپ سے یہی امید تھی." انابیہ نے بیگ چیئر پر زور سے پٹھکتے کہا .

"دیکھو کتنا اچھا بھائی ہوں تمہاری امید پر پورا اترتا ہوں." رافع نے مصنوعی کالر جھاڑ کر کہا .

"بلال اُٹھو جلدی سے اس کا وقت نکل رہا ہے." ماہیر نے حاکمانہ انداز میں کہا .

اس کے اس انداز پر اب بلال کو نہ چاہتے ہوئے بھی اُٹھنا پڑا تھا کیونکہ اس کے بعد کاری-ایکشن وہ اچھی طرح جانتا تھا .

"چلو گڑیا." بلال انابیہ کو مخاطب کر کے گیراج کی طرف بڑھ گیا.

انابیہ اپنی عبا پہنتی وہ گیراج تک آئی تھی .

ان دونوں کا سفر کافی خاموشی سے گزرا تھا.

"مجھے یقین نہیں آرہا گڑیا جہاں میں خود پڑھتا تھا آج میں تمہیں چھوڑنے آیا ہوں." بلال کے لہجے میں حیرانی تھی .

"کیونکہ آپ آگے بڑھے ہیں اب میری باری ہے ."انابیہ نے شوخ لہجے میں جواب دیا .

"گڑیا کافی دنوں سے تم سے ایک بات کہنا چاہتا تھا."بلال نے پارکنگ ایریا میں گاڑی پارک کرتے عجیب سے لہجے میں کہا .

"جی بھائی بولیں!"انابیہ اس کی بات پر حیران ہو کر بولی .

"پڑھ رہی ہو مگر اس سے آگے کی مت سوچنا کیونکہ آغا جان لاکھ محبت کریں لیکن ماضی کی وجہ سے اجازت نہیں ملے گی ."بلال نے کئی دنوں سے سوچی ہوئی بات بالآخر کر دی .

بلال کی بات پر انابیہ کے چہرے کا رنگ تبدیل ہوا تھا .

"جانتا ہوں تکلیف دہ حقیقت ہے مگر حقیقت ہے ."بلال نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے کہا .

"جی..میں چلتی ہوں میری کلاس شروع ہونے والی ہے ."انابیہ جلدی سے بات بدلتی گاڑی سے اُتر گئی .

انابیہ کو دور سے ہی اپنے ڈپارٹمنٹ میں نینا اس کا انتظار کرتی دکھ گئی .

"السلام علیکم!"نینا نے ہمیشہ کی طرح پُرجوش انداز میں سلام کیا .

"وعلیکم السلام!"انابیہ کے لہجہ سنجیدہ تھا .

"خیریت؟ تیرے منہ پر بارہ کیوں بج رہے ہیں؟" نینا نے غور سے اس کے چہرے کو دیکھتے سوال کیا .

"فلحال رہنے دو پھر کبھی بتاؤں گی ابھی کلاس میں چلتے ہیں." انابیہ اس وقت بالکل بھی بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھی .

نیناں نے مزید اسرار نہ کرتے ہوئے کلاس کی جانب قدم بڑھائے .

****

شاہ حویلی کے باورچی خانے سے کھانوں کی بہترین خوشبو آرہی تھی .

ارحاب نہا کر ٹاول سے بال رگڑتا واشروم سے نکلا .

اس کے قدم اپنے وارڈروب کی طرف بڑھا.

آفس کے لیئے سوٹ نکالا, میچنگ گھڑی اور ٹائی نکال لی .

وہ وائیٹ شرٹ اس کے کسرتی جسم پر ہمیشہ کی طرح خوبصورت لگ رہی تھی اس پر سوٹ کی بلیو پینٹ پہنے بازو میں گھڑی پہنتا خود کو آئینے میں سنجیدہ تاثرات لیئے دیکھ رہا تھا.

اس کی سوچوں کا تسلسل موبائل کی رنگ نے توڑا.

ارحاب نے سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھایا جس پر بڈی کالنگ لکھا آرہا تھا.

"السلام علیکم بڈی!"ارحاب نے موبائل کان سے لگاتے بولنا شروع کیا .

"وعلیکم السلام, جس طرح تم نے سلام کیا ہے صبح صبح وہ بھی عزت سے وہ مجھے ہضم نہیں ہو رہا, لیکن اگلی بات جو میں کہنے والا ہوں اس پر تم مجھے اس سے زیادہ عزت سے نوازو گے."دوسری جانب سے مردانہ شوخ آواز اُبری.

"بہت خوب!میں تم سے بزنس میں سیریس ہونے کی امید رکھ کر امید سے ظلم کرتا ہوں."ارحاب کی ٹون بھی اب بدل چکی تھی .

"سن آج میں آفس نہیں آسکوں گا."دوسری جانب سے ڈرڈر کے بات کہی گئی.

"کیا!دیکھ آج اس پراجیکٹ کی میٹنگ ہے جس کو تم ہینڈل کررہے ہو."ارحاب کا موڈیکدم خراب ہوا .

"توہینڈل کرلے."دوسری جانب سے التجا کی گئی .

"دیکھ فاتح تیرا دماغ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہا, جس پراجیکٹ کے بارے میں مجھے زیادہ معلومات ہی نہیں وہ میں کیسے کر سکتا ہوں. "ارحاب کے چہرے پر اب غصے والے تاثرات چھا رہے تھے .

"مانتا ہوں نہیں پتا مگر تم پھر بھی ہینڈل کر سکتے ہو. "فاتح نے لہجہ اور معصومانہ کر لیا تھا .

"ویسے تم آ کیوں نہیں رہے وجہ ؟"ارحاب نے خود پر کنٹرول رکھتے پوچھا .

"یار میرے بھانجے کی برتھ ڈے ہے اور اس نے اسرار کیا ہے کے میں اس کی برتھ ڈے پارٹی اٹینڈ کروں. "فاتح نے مزے سے وجہ بتائی .

"کیا! پاگل ہو تم فاتح وہ بچہ ہے ایک دو دن بھول بھی جائے کہ تو اس کی برتھ ڈے پر آیا تھا یا نہیں اور تو اس کی وجہ سے اپنا من پسند پراجیکٹ داؤ پر لگانا چاہتا ہے. "ارحاب کے موڈ کا پینتر ایکدم پلٹا تھا .

"ارحاب حیدر شاہ تب پوچھوں گا جب تم خود ماموں بنو گے کے بہن بھائی اور ان کے بچوں کی خوشی بھی کتنی ضروری ہوتی ہے. "فاتح نے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا .

"اس بار فیور دے رہا ہوں سو اس سال کی فیور کوٹا ختم ہو جائے گی. "ارحاب نے وارننگ دی .

"ٹھیک ہے بھئی مان لیا میں نے اب فون رکھ رہا ہوں. "فاتح نے کہتے ہی کال منقطع کر دی .

"عجیب آدمی." ارحاب نے موبائل کی طرف دیکھتے ایسے کہا جیسے سچ میں اس کے سامنے فاتح تھا.

"ٹک...ٹک.." دروازے پر نوک ہوئی تھی.

"جی اماں سائیں آجائیں." ارحاب نوک کرنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا آنے والی ہستی اس کی والدہ تھیں.

"میرا پیارا بیٹا." کمرے میں داخل ہوتے ہی رائنہ بیگم کی نظر اپنے وجیہہ بیٹے پر پڑی تو کہے بغیر نہ رہ سکیں.

"السلام علیکم اماں سائیں." ارحاب نے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ چوم کر سلام کیا.

"وعلیکم السلام اماں کی جان!" رائنہ بیگم نے بیٹے کی پیشانی پر بوسا دیا.

رائنہ بیگم نے بیڈ پر رکھی ہوئی ٹائی اٹھا کر اسے پہنانے لگیں.

"اب تو ماں بوڑھی ہو رہی ہے یا تم خود سیکھ لو یا باندھنے والی صحیح حقدار لے آو." رائنہ بیگم نے ٹائی باندھتے ہوئے ایک بار پھر اس کا ناپسندیدہ ٹاپک چھیڑ دیا.

"اماں میں آپ کی بہت عزت کرتا ہوں لیکن یہ بات مت کہا کریں." ارحاب نے گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے جواب دیا .

"تمہارے داداسائیں چاہتے ہیں تم جلد شادی کرو تا کہ ان کی سرداری کے اگلے وارث وہ دیکھ سکیں." رائنہ بیگم اب اصل بات پر آئیں تھیں .

"اماں.. وہ مجھے بھی باقیوں کی طرح کٹھ پتلی بنانا چاہ رہے ہیں اس لئے معذرت." ارحاب ہمیشہ سے ہی اس گاؤں کی روایات سے بدزن تھا یہی وجہ تھی کے اس کی خاندان کے باقی مردوں سے کم بنتی تھی .

"میری جان ایسا نہیں ہے, لیکن خیر میں مزید بحث نہیں کروں گی جب تمہیں خود محبت ہو گی پھر تم خود ہی حاصل کرنے کی جستجو رکھو گے." رائنہ بیگم نے کوٹ اٹھاتے ہوئے مسکراتے کہا .

"میں آپ کی سگی اولاد ہوں ؟" ارحاب نے ان کی جانب پلٹتے ہوئے سوال کیا .

"ہاں! ظاہر ہے میری اولاد ہو." رائنہ بیگم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا .

"لگ نہیں رہا, آپ بھی مجھے فاتح کی طرح محبت کی بد دعائیں دے رہی ہیں." ارحاب نے کوٹ پہنتے ہوئے کہا .

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"محبت بد دعا تو نہیں ہے میری جان وہ خوبصورت احساس ہے اور اسے پانا معجزہ ہے۔"رائنہ بیگم نے محبت سے جواب دیا۔

"میں آپ کے سوکالڈ شاہی کا خاندان بڑا وارث اور اس کی سرداری کا پہلا حقدار ہوں اور جس کے تحت میں اس خاندان کی لڑکی کے بغیر گھر نہیں بسا سکتا اس لیے میرے لئے یہ بد دعا ہی ہے۔"ارحاب نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر خود پر اپنا مخصوص پرفیوم چھڑکتے انہیں جتایا۔

"اچھا بھئی اب سے میں کچھ نہیں کہوں گی اپنے شہزادے سے ٹھیک ہے۔"رائنہ بیگم نے اس کی حاضر جوابی کے رہتے ہار مان لی۔

"آپ ہر دفعہ یہی کہتی ہیں۔"ارحاب نے انہیں یاد دلایا۔

"ہاہاہا!"رائنہ بیگم نے بے ساختہ اس کی بات پر قہقہہ لگایا۔

ارحاب کے لئے اپنی ماں کا قہقہہ عید کی نوید جیسا تھا۔

"اماں آپ ہمیشہ ایسے خوش رہا کریں یقین کریں بہت پیاری لگتی ہیں۔"ارحاب ان کے گلے لگتا محبت سے گویا ہوا۔

"بس تم اور ارحام خوش رہو پھر میں بھی خوش ہی ہوں." رائنہ بیگم مسکراتے ہوئے بولیں.

"ارحاب میرے قہقہے کا ذکر کہیں مت کرنا پھر اماں سرکار کا پتا ہے بے وجہ ڈانٹ پڑ جائے گی." کمرے سے نکلتے ہوئے رائنہ بیگم نے بیٹے کو تنبیہ کی.

"جی اماں." ارحاب کا ان باتوں پر جلد موڈ خراب ہو جاتا تھا.

دونوں ساتھ ہی ڈائنگ ایریا میں آئے ارحاب نے جلدی سے آگے بڑھ کر ماں کے لئے چیئر سیٹ کی.

"ارحاب ہر روز تمہیں بتانا پڑے گا ہمیں کے مرد عورتوں کے لیے کرسی سیٹ نہیں کرتے." مظہر شاہ نے پوتے کی حرکت پر اسے ٹوکا.

"عورت مرد کے بیچ اونچ نیچ کے آپ قائل ہوں گے سردار مظہر شاہ مگر میں نہیں, جس کے لئے میں نے کیا وہ رتبے میں میری والدہ ہیں." ارحاب نے اپنے دادا کو دوٹوک جواب دیا.

"بیگم صاحبہ وقت رہتے پوتے کو سمجھا دیں ورنہ مجھے لگتا ہے سرداری ان کے لئے تکلیف دہ رہے گی." مظہر شاہ نے اپنی زوجہ کو مخاطب کیا.

"جی." صوفیہ بیگم نے جواب دیا.

ارحاب ناشتہ بیچ میں چھوڑتا ٹیبل سے اُٹھ گیا.

"دیکھ لیں اس کی حرکتیں رائنہ بیٹا پھر آپ کہتی ہیں میں زیادتی کرتا ہوں."مظہر شاہ نے بہو کو مخاطب کیا .

"ابا میں خود پریشان آگئی اس کے اس رویے سے,بہت سمجھایا ہے."رائنہ بیگم نے وضاحت دی .

سب چھوٹے ہمیشہ ہی ارحاب کے اس رویے پر دل ہی دل میں اس سے امپریس ہوتے تھے لیکن بڑوں کے آگے کہنے کی جرات نہیں تھی.

"ابا میں بات کروں گا."شبیر شاہ نے اپنی طرف سے اُنہیں تسلی دی .

"ٹھیک ہے."مظہر شاہ اپنی جگہ سے اُٹھے تو باقی سب بھی اپنی جگہ سے اُٹھے تھے .

ان کی خاندانی روایات تھی اگر کھانے کی ٹیبل سے گھر کا سربراہ اُٹھا اس کا مطلب تھا کے اب سب کو اُٹھنا ہے .

****

دنیا کے مہنگے ترین شہروں میں فرانس کا شہر پیرس بھی آتا ہے.

اس شہر کے ایک خوبصورت اپارٹمنٹ میں ایک درمیانی عمر کی خاتون مغربی لباس پہنے کانوں میں ٹاپس پہن رہی تھی.

"منیب! اٹھ جائیں جانم." کان میں ٹاپس پہن کر وہ ہیل کی ٹک ٹک کرتی وسیع بیڈ پر سوئے وجود کی طرف بڑھیں.

"جاناں! کسی دن تو آرام کر لیا کرو ہر دن یوں پنکچوئل رہنا لازمی ہے کیا!" منیب نے تکیے میں منہ چھپاتے اعتراض کیا.

"جانم اس لئے ہی تو اچھی خاصی زندگی چھوڑ آئی ہوں." اچانک سے ان کی آنکھوں کی وہ چمک ختم ہو گئی.

منیب کو اس کی بات پر اٹھنا پڑا, آگے بڑھ کر اسے ہگ کر لیا.

"میں جانتا ہوں میری وجہ سے تکلیف دہ دن گزرے ہیں. مگر پھر بھی ہم یہاں ایک بہترین زندگی گزار رہے ہیں." منیب نے بیوی کے ماتھے پر بوسا دیا.

"اللہ کا شکر ہے, مگر اولاد سے ہم محروم ہی رہے." ماہرا نے شکر کے ساتھ ایک اور شکوہ کیا.

"بیگم... ہم ایک دوسرے کے ساتھ خوش ہیں." منیب کو اس کی بات بری لگی تھی.

"اچھا چھوڑیں ان باتوں کو چلیں آفس کے لیے تیار ہو جائیں, وعدہ ہم ویک-اینڈ پر پکنک پر چلیں گے."ماہر نے منیب کا موڈ سیٹ کرنے کے لیے پلان بنالیا.

منیب اس کی بات پر ہولے سے مسکرا دیا.

منیب جلدی سے کپڑے لئے واشروم میں گھس گیا .

منیب اور ماہر اکا پرفیومز کا بزنس تھا جو انہوں نے محبت اور لگن سے آگے بڑھایا تھا .

ابھی تک وہ کئی پرفیومز اور کئی ممالک کے فلسفے پر بنا چکے تھے.

آج ان کی اسکائپ پر ایک پاکستانی ایڈورٹائیسمنٹ فرم سے میٹنگ تھی .

"منیب پلیز آج یہ پاکستانی کمپنی سے ڈیل ضرور کرنا."ماہر نے منیب کے کیبن کے دروازے پر کھڑے کھڑے اسے مخاطب کیا .

"میں خود دعا کر رہاہوں کے ہو جائے ڈیل میں نے کافی تعریف سنی ہے."منیب بھی سالوں بعد اپنے ملک کے مکینوں سے گفتگو کرنے کے لیے بہت زیادہ اکسائیٹڈ تھا .

"جانتی ہوں تم نروس بھی ہو رہے ہو۔" ماہرا نے مسکراتے کہا .

"ویسے یہ جھوٹ بھی نہیں ہے اگر تم ساتھ آجاؤ تو آسانی ہو گی۔" منیب نے اس کی بات پر ہلکے سے مسکراتے جواب دیا .

"ٹھیک ہے۔" ماہرا اس کی بات مسکراتی وہاں سے چلی گئی.

ماہرا اپنے کیبن میں آکر لیپ ٹاپ پر ای میلز چیک کرنے لگی لیکن اچانک سے اس کے چہرے کے رنگ بدلے تھے .

ایک ای میل پر اس نے کلک کرتے اسے پڑھنا شروع کیا جس پر اس کی آنکھوں میں آنسوں آنا شروع ہوئے تھے .

"میم! پاکستانی فرم سے میٹنگ کا وقت ہو گیا ہے۔" اسسٹنٹ نے دروازے سے ہی اسے مطلع کیا .

"آپ چلیں میں آتی ہوں۔" ماہرا نے جلدی سے لیپ ٹاپ بند کرتی اسے بولی .

اسکائپ پر میٹنگ اسٹارٹ ہو چکی تھی, ماہرا بھی میٹنگ روم میں چلی آئی .

"السلام علیکم!" ماہرا نے اسکرین پر نظر آنے والے ڈارک بلیو سوٹ میں موجود شخص کو سلام کیا .

"وعلیکم السلام, مسز ماہر امنیب!" دوسری جانب سے کنفیڈنٹ بھرا جواب ملا .

"جی مسٹر ارحاب حیدر شاہ آپ نے یقین ہماری میل پہلے ہی پڑھ لی ہوگی اور امید کرتا ہوں آپ نے کوئی پروپوزل تیار کرلیا ہوگا." منیب نے اسکرین میں نظر آنے والے شخص کو مخاطب کیا .

"جی کرلیا ہے پروپوزل تیار امید کرتا ہوں آپ کو سیٹس فائے کرلوں گا." ارحاب کا کانفیڈنس انہیں بہت پسند آیا تھا.

ارحاب نے اسکرین پر اپنی بنائی ہوئی پریزینٹیشن چلائی جس کو دیکھ منیب اور ماہر اکافی متاثر ہوئے تھے .

"بہت خوب مسٹر ارحاب آپ کی پریزینٹیشن ہمیں پسند آئی ہے." منیب نے متاثر کن لہجے میں کہا .

"بہت خوشی ہوئی." ارحاب نے رسمی جواب دیا .

"اور اس ایڈ کے بعد آپ کا انٹرویو ہوگا فیشن میگزین میں اور اس کے کور پر آپ کی فوٹو لگے گی."

ارحاب نے انہیں مزید اپنے پلان سے آگاہ کیا.

"بہت اچھا! مگر امید کرتی ایڈ کامیاب ہونے کے بعد انٹرویو پر آپ ہمارے ساتھ پیرس میں ضرور ہوں گے کیونکہ اس میں بڑا کریڈٹ آپ کا ہو گا۔" ماہرا نے ارحاب کی کوششوں کو سراہا اور ساتھ ہی پیرس آنے کی دعوت دی ۔

"وعدہ نہیں کر سکتا ہو سکا تو ضرور آؤں گا۔" ارحاب کا لہجہ ہنوز رسمی تھا ۔

پھر الوداعی کلمات ادا کرتے یہ میٹنگ ایک بہترین طریقے سے اختتام کو پہنچی ۔

"سمجھ نہیں آ رہا ہم اچھے ہیں یا ہماری لک جو اتنا اچھا فرم ملا ہے۔" منیب نے خوشی سے کہا ۔

"شاید دونوں ہی ہے۔" ماہرا نے منیب کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے مسکراتے جواب دیا۔

وہ دونوں کافی محنت و مشقت کے بعد اس عالیشان مقام پر پہنچے تھے ۔

****

یونی ٹائم ختم ہو چکا تھا سارے سٹوڈنٹز اب پارکنگ کی طرف بڑھ رہے تھے۔

نینا اور انابیہ کلاس سے نکلی ہی تھیں کے نینا کے موبائل کی بپ بجی ۔

"انابیہ میرا بھائی آ گیا ہے, اگر تم کہو تو آج تمہیں بھی گھر ڈراپ کر دیں۔" نینا نے اسے آفر دی ۔

"نہیں تمہیں پتا تو ہے ایسا نہیں کر سکتی میں ." انابیہ نے بے بسی سے کہا .

"ٹھیک ہے پھر میں چلتی ہوں ." نینا اسے گلے لگ کر پارکنگ لاٹ کی طرف بڑھ گئی .

کافی وقت گزر چکا تھا مگر دور دور تک کسی کا نام و نشان نہیں تھا .

"پتا نہیں اور کتنی دیر لگے گی, لگتا ہے اب خود ہی کچھ کرنا پڑے گا ." انابیہ نے موبائل پر وقت دیکھ جھنجھلاتے ہوئے کہا .

انابیہ نے ہمت کرتے یونیورسٹی کی گیٹ سے باہر قدم رکھا .

روڈ پر چلتیں کارز, موٹر سائیکلیں ان کے ہارن اور بھانت بھانت کے لوگ اسے چکر آنا شروع ہو گئے تھے .

وہ فٹ پاتھ پر چلتی کچھ دور آئی تھی کسی ٹیکسی کی تلاش میں لیکن ابھی تک اسے کوئی کامیابی نہ مل سکی .

دوسری جانب سے اسے ایک ٹیکسی آتی ہوئی نظر آئی جسے لینے کے لیے اس نے روڈ کراس کرنا چاہ ہی تھا کہ اپنی طرف آتی تیز رفتار بلیک فارچونر دیکھ وہ یکدم گھبرا کر وہیں کان پر ہاتھ رکھ کھڑی ہو گئی .

کار میں موجود شخص نے کافی مشکل سے بریک لگایا تھا .

کار میں بیٹھے شخص کا پارا ہائے ہو چکا تھا .

"اگر خودکشی کرنی ہی تھی تو کسی ٹرک کے نیچے آجاتی میری ہی گاڑی کے آنا لازمی تھا؟" مردانہ بھاری آواز پر انابیہ ہوش میں آئی تھی .

"کیا؟ میں آئی ؟ تمہیں بھی تو تمیز ہونی چاہیے کے اتنی بڑی گاڑی کیسے چلائی جاتی ہے. "انابیہ اب اس کی گُل افشانی پر غصے میں آئی تھی .

"واٹ! مجھے گاڑی چلانی نہیں آتی یا پھر تمہیں دماغ چلانا نہیں آتا. "مقابل شخص بھی اپنے نام کا ایک تھا .

"اس کا مطلب ہے تم مجھے پاگل کہہ رہے ہو, رکو میں دکھاتی ہوں پاگل کیا کرتے ہیں. "انابیہ نے غصے میں کہتے ساتھ اپنے بیگ سے نوکیلی چیز نکال کر اس کی بلیک فارچونر کو کھرچ کر اس کو خراب کر چکی تھی.

"ہے.. ہے لڑکی پاگل ہو تم یہ کیا کر دیا!" وہ ہوش میں لوٹتا جلدی سے انابیہ کا ہاتھ زور سے پکڑ گیا جس سے اس کا پسندیدہ بریسلٹ وہیں گر گیا .

"انابی.."انابیہ جانی پہچانی مردانہ آواز پر مُڑی تھی .

"چاچو.."انابیہ ہلکے سے اتنا ہی بول پائی تھی .

"یہ کیا حرکت ہے بیٹا؟"منیر صاحب کا اشارہ انابیہ کا ہاتھ اس غیر مرد کے ہاتھ کی طرف تھا .

"اوہ! معاف کیجیے گا آپ کافی اچھے آدمی لگ رہے ہے مگر یہ مت کہیے گا کہ یہ آپ کی بیٹی ہے."وہ وجیہہ شخص نے اس نکچڑی کے کسی شناسا کو دیکھ خود کو کہنے سے روک نہ پایا .

"افسوس! بھتیجی ہے. آپ کی تعریف؟"منیر صاحب نے اطلاع کرتے ساتھ پوچھ لیا.

"جی میرا نام ارحاب حیدر شاہ ہے, عموماً ایسا نہیں کرتا میں لیکن آج ان کی حرکت پر مجھے کافی غصہ آگیا."ارحاب احترام ان کے آگے شرمسار ہوتا وضاحت دے گیا .

"ہمیں بھی آتا ہے لیکن لاڈلی ہے نخرے اٹھانے پڑتے ہیں."منیر صاحب ارحاب کی بات سمجھ چکے تھے .

"کیا؟ چاچو آپ غیروں کے آگے پلٹ گئے ہیں."انابیہ نے غصے سے کمر پر ہاتھ رکھتے تیور دکھائے .

"محترمہ پہلے آپ مجھے اس نقصان کے اپنے پیسے دیں."ارحاب اس کی بات پر پلٹا تھا .

"نہیں دیتی جو کرنا ہے کرو۔" انابیہ کہتی غصے سے پاؤں پٹختی جا کر منیر صاحب کی گاڑی میں بیٹھی ۔

"معاف کرنا بیٹا!" منیر صاحب بھی ارحاب سے ایکسکیوز کرتے اپنی گاڑی میں آ بیٹھے ۔

ارحاب بھی غصے پر قابو پاتا اپنی گاڑی میں آ کر اسے چالو کرتا آگے بڑھا ایک وقت میں دونوں گاڑیاں ایک دوسرے کے پاس سے گزریں ۔

"یاد رکھنا ارحاب حیدر شاہ اپنا حساب ضرور لیتا ہے۔" ارحاب نے اسے تیز نظروں سے گھورتے کہتے ساتھ گاڑی بھگا لے گیا ۔

گاڑی جیسے ہی حویلی میں رکی انابیہ جلدی کار سے نکلتی حویلی داخل ہوئی لاؤنج میں بیٹھے سب لوگوں کو اگنور کرتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

"منیر خیریت چھوٹی میڈم کے تیور کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے تھے؟" شبیر صاحب نے گھر میں قدم رکھتے بھائی سے استفسار کیا ۔

منیر صاحب نے وہیں ایک کاؤچ پر بیٹھتے پوری کہانی ان سب کے آگے رکھ دی ۔

"منیر دیکھو اب یہ بات سمجھو ہوئی ہی نہیں ہے.. اور بیگم آپ اس بچی کو کچھ سمجھا دیں." حیات خان پوتی کی اس بات پر کچھ زیادہ ہی گھبرا گئے تھے جوان کے رویے اور لہجے سے واضح تھا .

"اس کی سالگرہ آنے والی ہے ابھی کہا تو اس کا موڈ خراب ہو جائے گا. سالگرہ گزرنے کے بعد سمجھاؤں گی ."سلمہ بیگم نے احتیاط برتنے میں ہی عافیت جانی .

"ارے ہاں! ایک شاندار تقریب رکھیں گے. اس کی دوست کو بھی بلائیں گے ."حیات خان یہ بات سن کر خوش ہوئے تھے.

باقی سب بھی ان کی بات سے متفق تھے ایسے ہی وہ اسے اچھا سرپرائز دینے کی پلاننگ کرنے لگے .

****

ارحاب غصے میں ڈرائیو کرتا شہر کے ایک پوش علاقے میں قریبی پارکنگ میں گاڑی پارک کرتا اس بلڈنگ میں چلا آیا .

ارحاب کے ذہن میں آج کی ناخوشگوار ملاقات بار بار آ رہی تھی .

ایک اپارٹمنٹ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا .

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ارحاب اپنی شرٹ اتار کر صوفے پر پھینک کر ایک کمرے میں داخل ہوا جو شاید اس اپارٹمنٹ کا جم تھا .

ارحاب خود کو پر سکون کرنے کے لیے ہمیشہ جم کا ہی سہارا لیتا تھا .

کافی دیر تک ورزش کرنے کے بعد بھی دماغ کو سکون نہیں آیا تھا.

کال آنے پر ارحاب نے جلدی سے پک کی جیسے اسے واقعی اپنے اندر کی باتیں باہر نکالنے کے لئے کوئی چاہیے تھا .

"دیکھ آج تمھاری کوئی بات نہیں سُننے والا کیونکہ میرا پارہ پہلے ہی بہت ہائی ہے."ارحاب کال رسیو کرتے ہی شروع ہو گیا.

"او!بھائی لگتا ہے آج اچھی خاصی ٹکر ہوئی ہے."فاتح کی خوشگوار آواز اسپیکر میں اُبری تھی .

"اچھی خاصی ؟ بھئی زور کی ٹکر ہوئی ہے میرا ابھی تک دماغ خراب ہوا پڑا ہے."ارحاب اس کی اچھی خاصی پر زور دیتا بولا.

"میرے پیارے بھائی ایسا کیا ہو گیا ہے زرا ہمیں بھی تو پتا چلے." فاتح نے اس کے تپے لہجے کا مزا لیتے پوچھا .

"آج میرا ایک عجیب و غریب مخلوق سے پالا پڑا ہے." ارحاب نے منہ بناتے بات کی.

"مطلب آج ہمارے دی گریٹ ارحاب حیدر شاہ کسی لڑکی سے ٹکرا گئے ہیں." فاتح اس کی بات میں عجیب مخلوق کا مطلب اچھے سے سمجھ چکا تھا.

"اف! یار ایک تو غلطی اس کی اپنی اور تو اور میری فارچونر کا بیڑا غرق کر دیا." ارحاب سے ابھی تک اپنی گاڑی کا حال بھلایا نہیں جا رہا تھا.

"کیا؟ تیری چہیتی فارچونر کو نقصان پہنچایا اور وہ زندہ بھی بچ گیا؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے." فاتح اس کی بات پر اچھل پڑا تھا.

"اس کا چاچو آ گیا اس لئے احترام مجھے در گزر کرنا پڑا ہے." ارحاب نے آہستہ سے کہا .

"حد ہو گئی ہے تمہارا غصہ جائز ہے." فاتح اس کی دل کی تسلی کے لئے بولا .

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ہاں !اگر یہ لڑکی پھر کبھی ملی سچ میں بہت برا پیش آؤں گا." ارحاب تقدیر کے لکھے کو جانے بغیر بول گیا تھا .

کبھی کبھی ہم کچھ اچھے یا برے الفاظ قبولیت کے وقت بول جاتے ہیں جو مستقبل میں انسان کو پچھتاوے کی صورت ڈستے ہیں .

****

سورج کے طلوع ہونے کے ساتھ ہی خان حویلی کے مکین بھی اپنے کمروں سے باہر نکل آئے تھے.

"خیریت آج سویرے اُٹھ آئی ہو ؟" حیات خان نے انابیہ کو آج معمول سے ہٹ کر سویرے آتے دیکھ سوال کیا .

"آغا جان آپ کو کیا لگتا ہے میں سویرے نہیں اُٹھ سکتی ؟" انابیہ نے ماتھے پر تیور سجاتے پوچھا تھا .

"ہم کیسے اپنی شہزادی کی شان میں ایسی گستاخی کر سکتے ہیں." حیات خان نے پوتی کی ماتھے کر بوسا دیتے ناز سے کہا .

"انابیہ یہاں آؤ میری مدد کرو ٹیبل سیٹ کرنے میں." سلمہ بیگم نے کچن سے پوتی کو پکارا تھا .

"دادو میں؟ یہ کیا آج میں کیوں؟" انابیہ کچن کی طرف بڑھتے نا سمجھی سے سوال کیا.

"یہ کس طرح کا سوال ہے انابیہ بیٹا یہ کام تو ہر لڑکی کرتی ہے." سلمہ بیگم نے مسکراتے انابیہ کے اعتراض پر اسے گُھر کیا .

"دادو مجھ سے نہیں ہوتے ایسے کام سچ بتا رہی ہوں." انابیہ نے ٹیبل پر پلیٹس رکھتے منہ بناتے کہا .

"انابی آپ کو دوسرے گھر بھی جانا ہے, ہر کوئی باپ بھائیوں کی طرح نخرے نہیں اٹھاتا." مہر النسا بیٹی کی بات پر چڑ کر بولیں .

وہاں موجود ہر شخص مہر النساء کی بات پر حیران رہ گیا تھا.

"مما یہ کیا بات ہوئی؟ میں نہیں جاؤں گی کسی دوسرے گھر, میں پہلے ہی بتا رہی ہوں." انابیہ مہر النساء کی بات پر برا مناتے بولی .

"دوسرے گھر تو ایک نہ ایک دن جانا ہی ہے, ہم بھی اپنے ماں باپ کا گھر چھوڑ کر آئے تھے." مہر النساء آج صبح ہی صبح غصے میں آ گئی تھی.

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"کیا مطلب ہے اماں اگر بیٹی دوسروں کو ہی دینی ہی تھی تو پھر پیدا ہی کیوں کیا تھا." انابیہ غصے سے بول کر پاؤں پٹھکتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی.

"انابی...." مہرالنساء نے غصے سے اسے پُکارا .

"مہرو اتنا سخت ہونے کی ضرورت ہی کیا تھی." شبیر صاحب بیوی سے مخاطب ہوئے تھے .

"ہاں تو غلط نہیں کیا تھا میں نے کل کو تم سب یہی کہو گے کے ماں نے تربیت ٹھیک نہیں کی ہے."

مہرالنساء کرسی پر بیٹھ سر ہاتھوں میں گرائے رونا شروع ہو گئیں .

"ارے! مہرو آپا روئیں نہیں بچی ہے وقت کے ساتھ سمجھ جائے گی." رفعت بیگم نے مہرالنساء کے اس طرح رونے پر گھبراتے اسے تسلی دی .

"ماں آپ کو اس طرح نہیں بولنا چاہیے تھا پہلے ہی وہ اتنی سینسٹو رہنے لگی ہے ایسا نہ ہو وہ خود کو بوجھ ہی سمجھ بیٹھے." ماہیر نے مہرالنساء کے قریب بیٹھتے محبت سے کہا .

"بیٹا میں اس کی بھلائی چاہتی ہوں ماں ہوں اس کی دشمن تو نہیں ہوں." مہرالنساء نے ماہیر کی بات پر وضاحت کی تھی .

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"دیکھیں پیاری مما جس زندگی کے حصے میں آج وہ ہے اس میں اکثر ایسی باتوں پر بچے بر امان جاتے ہیں, آپ اسے اکیلے میں دوست بن کر سمجھایئے گا وہ سمجھ جائے گی۔"ماہیر نے اپنی طرف سے اس معاملے کو بہتر طریقے سے حل کرنا چاہ تھا۔

"ٹھیک ہے شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو میں کچھ زیادہ ہی بول گئی ہوں۔"مہر النساء بیٹی کی محبت میں ہار مان گئیں۔

"چلیں پھر آپ لوگ ٹیبل سیٹ کر دیں تب تک میں اسے منا کر آتا ہوں۔"ماہیر پیار سے کہتا وہاں سے چلا آیا۔

انابیہ کمرے میں آتے ہی آنسو بہاتی یونی کے لئے تیار ہونا شروع ہو گئی۔

"گڑیا۔"ماہیر کی پُر جوش آواز پر دل نے پلٹنے کو کہا مگر کچھ دیر پہلے ہوئے واقعے کے بعد وہ بالکل بھی ایسا نہیں کر سکتی تھی۔

"میری پیاری انابی کیوں منہ پھلائے بیٹھی ہے۔"ماہیر نے آگے بڑھ کر بہن کو کندھوں سے پکڑ صوفے پر بٹھایا اور خود اس کے پاؤں کے قریب بیٹھ گیا۔

"مما کی بات کا برا لگا ہے؟ جانتا ہوں ان کا انداز تھوڑا مناسب نہیں تھا مگر ان کی بات ٹھیک ہے. "ماہیر نے انابیہ کے نرم ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھتے محبت سے سمجھایا .

"لیکن بھائی جب یہاں میں خوش ہوں تو دوسرا گھر لازمی کیوں ہے؟ "انابیہ نے معصومانہ سوال کیا .

"میری پیاری بہن جانتا ہوں کے تم خوش ہو مگر دوسرے گھر جانا برا تو نہیں ہوتا جو تم اتنا برا مان گئی ہو. "ماہیر کو کچھ جواب نہ سوجھا تو وہ بات بدل گیا.

"بھائی مجھے ڈر لگتا ہے کیونکہ شادی کے بعد سب کچھ بہت برا ہوتا ہے. "انابیہ کے لہجے میں ڈر ماہیر کو حیرت زدہ کر گیا تھا .

"انابی اب یہ کس نے کہہ دیا ہے کے سب برا ہوتا ہے. "ماہیر کو اس کی اتنی سی عمر میں یہ سب کہنا نارمل نہیں لگا تھا کیونکہ ان لوگوں نے ہمیشہ اسے ایسی چیزوں سے دور رکھا تھا .

"میری ایک دوست ہے جو دوسرے گاؤں سے ہے اس کا شوہر اس کے ساتھ بہت برا پیش آتا ہے, اسے بہت مارتا ہے, اس کی کوئی بات نہیں سنتا زرا زرا سی بات پر بہت مارتا ہے, وہ کہتی ہے کے جو گھر کے لاڈلے بچے ہوتے ہیں ان کا یہی حال ہوتا ہے. "انابیہ نے روتے روتے اپنے ڈر کی داستان سنا دی .

یہ بات سن کر ایک پل کو ماہیر کا دل بھی کانپ اٹھا تھا جلدی سے اٹھ کر بہن کو سینے میں چھپایا .

"نہیں ایسا نہیں ہو تا,وہ کریم ذات کبھی ایسا نہیں کر سکتی تمہارے ساتھ."ماہیر کی آواز کانپ رہی تھی .

"بھائی مجھے نہیں جانا کہیں بھی میں اپنے بابا کے نام کے ساتھ خوش ہوں."انابیہ نے بھائی کے سینے میں سر چھپالیا.

"میں تمہیں کبھی خود سے دور نہیں کر سکتا میں تمہارے معاملے میں کبھی کسی اور مرد پر بھروسہ نہیں کر سکتا."ماہیر نے اسے اپنے سینے میں بھینچتے دوسرے ہاتھ سے اپنے آنسو صاف کئے تھے .

وہ دونوں ہی اس معاملے میں بہت زیادہ حساس تھے.

****

شاہ حویلی میں صبح ہوتے ہی کھانوں کی مہک ہر طرف پھیلی ہوئی تھی .

ارحاب مکمل تیار ہو کر نیچے چلا آیا تھا جہاں حویلی کے تمام مکین پہلے ہی کھانے کی میز پر موجود تھے .

"ارحاب... میرے خیال میں اب تم تیس کے ہونے والے ہو اور اِس لائق ہو چکے ہو کے ہم تمہاری شادی کر دیں." مظہر شاہ نے کافی وقت بعد آج پھر سے اپنے مطلب کی بات شروع کی .

"میرا پہلے والا جواب ہی رہے گا میں شادی نہیں کرنا چاہتا." ارحاب نے ایک بھی لمحہ لگائے بغیر دو ٹوک جواب دیا تھا.

"شاید میرا بیٹا زندہ ہوتا تو وہ میری عزت کرتا تم سے تو مجھے عزت کی توقع ختم کر دینی چاہیے." مظہر شاہ اب اپنے دوسرے ہتھ کنڈے پر اُترے تھے یعنی ایموشنل بلیک میلنگ.

"میرا وہی جواب ہے." ارحاب کی سنجیدگی میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا .

"ارحاب حیدر شاہ میں تمہارے باپ کا بھی باپ ہوں اور یہاں میرا ہی حکم چلتا ہے اور آج میں جا رہا ہوں لڑکی دیکھنے اگر مجھے مناسب لگا تو ہاں کر دوں گا." مظہر شاہ اب اپنے جلال میں بولے تھے .

"میں بھی آپ کا ہی خون ہوں, عزت کرتا ہوں مگر اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کے میں اپنی زندگی کا ساتھی آپ لوگوں کی مرضی سے ہی چُنوں گا." ارحاب نے کھانے سے ہاتھ روک کر ٹھنڈا ٹھار لہجے میں جواب دیا تھا .

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

باقی سب تو ہمیشہ کی طرح ہی اُن دادا پوتے کی جنگ خاموشی سے دیکھ رہے تھے .

"شاید بھول رہے ہو تم اِس خاندان کے پہلے وارث ہو اور تم پر اِس خاندان کے اصول سب سے پہلے لاگو ہوتے ہیں ."مظہر شاہ نے غصے سے کہا .

"میں کبھی بھی اس خاندان کے بے تکے اصولوں کا قیدی نہیں بنوں گا."ارحاب بھی اب غصے میں آچکا تھا .

"ارحاب بیٹا وہ بڑے ہیں تمہارے."رائنہ بیگم نے بیچ میں اسے ٹوک دیا .

"بیشک بڑے ہیں مگر میں شادی نہیں کرنا چاہتا بات ختم."ارحاب اپنے فیصلے پر اب بھی اٹل تھا .

"تم جانتے ہو اصولوں کی خلاف ورزی کی کچھ سزائیں ہوتی ہیں."مظہر شاہ نے اب اسے ڈرانا چاہ.

"جب اصول عمل کرنے لائق ہو تب عمل کروں نا جب لائق ہی نہیں ہو پھر کیسے میں اندھا دھند مان لوں."ارحاب کسی طور ماننے کو تیار نہیں تھا .

"ارحاب اگر تم نہیں چاہتے ہو کے ارحام یا تمہاری ماں کو سزا ملے تو وقت کے ساتھ میری بات مان جاؤ."مظہر شاہ اب اپنے آخری حربے یعنی دھمکی پر اترے تھے .

"ارحام اور میری ماں کا نام لینے کی غلطی مت کیجئے گا سردار مظہر شاہ ورنہ جو میں کروں گا وہ آپ کو ہضم نہیں ہو گا ."ارحاب غصے سے لال ہوتی آنکھیں مظہر شاہ کی آنکھوں میں ڈالے ٹیبل پر ہاتھ مار کر دھمکی دیتا حویلی سے باہر نکل گیا .

"دیکھ لی تربیت رائنہ تمہاری بھی,ہوتا ہمارا بیٹا تو شاید یہ کل کا لڑکا ہم سے ایسے بات نہ کر کے جاتا." مظہر شاہ نے بہو کو افسوس بھری نظروں سے دیکھ کہا.

"ایک ماں کی تربیت ہی نہیں کچھ خون کا اثر بھی ہے ."ارحام جوس کا آخری سپ لیکر کہتا وہاں سے اُٹھ گیا .

ارحام کے انداز پر وہاں موجود ہر شخص حیران ہو کر رہ گیا .

****

ارحاب غصے میں گاڑی لیکر گاؤں سے نکل کر ہائی وے پر ہی نکل آیا تھا .

اپنے باپ کے ساتھ گزرے وہ چند بچپن کے پل جو بمشکل اسے دھندلے یاد تھے وہ اس کے ذہن میں بار بار آرہے تھے .

"بابا!کاش آپ کبھی نہ جاتے۔"ارحاب خیالوں ہی خیالوں میں اپنے باپ سے مخاطب ہوا۔

موبائل کی رنگ نے ارحاب کے خیالوں کی گاڑی کو بریک لگائی تھی۔

موبائل کی اسکرین پر فاتح کا نام دیکھ یکدم تاثر بدلے تھے۔

"ہاں جلدی بولو میرا موڈ خراب پہلے سے ہی ہے سو تم کوئی بری نیوز مت دینا۔"موبائل کان سے لگاتے ارحاب نے فاتح کے بولنے کا انتظار کئے بغیر بول دیا۔

"وہ تو مجھے پتا پہلے ہی لگ چکا ہے مگر ایک اور مسئلہ درپیش آگیا ہے۔"فاتح کو ارحام نے پہلے ہی آج ہونے والے واقعے کی خبر کردی تھی۔

"فاتح تو سچ میں میرا دوست ہے؟"ارحاب نے اس کی بات پر غصہ ہوتے سوال کیا۔

"ہاں!اس میں کوئی شک نہیں ہے۔"فاتح نے عام انداز میں جواب دیا۔

"فاتح..اچھا جو مسئلہ ہے جلدی بتاؤ۔"ارحاب کو غصہ بہت آیا لیکن اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہمارے یونی سے ایک ٹیچر کی کال آئی تھی جس کے تم فیورٹ تھے وہ چاہتے ہیں تم یونی آکر اپنی کامیابی کی کہانی سناؤ۔"فاتح نے جلدی سے پوری بات بتائی۔

"فاتح.... کیا تم مجھے جانتے نہیں ہو..... مجھے شو آف کرنا پسند نہیں ہے۔" ارحاب کو فاتح کی بات پسند نہیں آئی تھی.

"جانتا ہوں اس لیے پوچھ رہا ہوں میں نے اُنہیں ابھی ہاں نہیں کی ہے۔" فاتح اسے اچھے سے جانتا تھا.

"یار.. ایک تو اُنہیں منع کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔" ارحاب نے گاڑی ایک طرف روک کر بے بسی سے کہا .

"مت کرو پھر منع بلکہ لازمی نہیں تم اپنا قصہ بتاؤ اس کے بجائے تم انہیں پریزنٹ مارکٹ کی باتیں بتا کر انہیں طرز عمل بتاؤ کے انہیں اس فیلڈ میں آنے کے بعد کیسے کامیاب ہونا ہے سمپل." فاتح نے جیسے پہلے ہی سارے مسائل کا حل نکال لیا تھا .

"اچھا یہ ٹھیک ہے پھر سیٹ کر لینا کل کی ایک ہی کلاس بس اور کچھ ؟" ارحاب نے رضامندی دے دی .

"اور پیرس والے کلائنٹ مسٹر منیب اور ان کی وائف کل پاکستان آ رہے ہے اور تم سے میٹنگ چاہتے ہیں." فاتح نے جیسے اس کے سر پر بم پھوڑا ہو .

"مت کیا کرو ایسے مذاق کل پہلے ہی بہت کام ہے اور پھر آج رات میں سٹی سے باہر ہوں گا ایسا نہیں ہو سکے گا." ارحاب ایکدم سے اتنے سارے کام پر پہلی بار کترا رہا تھا .

"ٹھیک ہے پرسوں رکھ لیتے ہیں." فاتح نے جلدی سے کہا کیونکہ یہ ان کا بہت اچھا پراجیکٹ تھا .

"تم نے اگر پہلے ہی سب کچھ سیٹ کر دیا تھا تو مجھے کال ہی کیوں کی ہے." ارحاب نے اس کی بات پر چڑ کر کہا .

"ہاہاہاہا بس چاہتا تھا تم سے بات کر کے تمہارا دھیان بدلاؤں اور اس میں کامیاب ہو چکا ہوں میں سو اب رکھتا ہوں." فاتح نے اس کے اندازے پر قہقہہ لگایا تھا .

کال منقطع ہونے کے بعد ارحاب نے ایک گہری سانس لی تھی اور گاڑی پھر سے اسٹارٹ کر کے اپنی منزل کی جانب روانہ ہوا.

****

فرانس کے خوبصورت شہر پیرس میں آج کے دن کا سورج غروب ہونے کا منظر کافی خوبصورت تھا .

"ماہرا." منیب نے ماہرا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے اسے پُکارا .

وہ دونوں اِس وقت اِس حسین شہر میں ساتھ واک کرتے ہوئے یہ خوبصورت نظارے کر رہے تھے.

"جی." ماہرا نے عام انداز میں جواب دیا .

"ماہرا.. وہ میں پاکستان جانا چاہتا ہوں." منیب کے لئے یہ الفاظ کہنا آسان نہ تھے .

پاکستان کے نام پر ماہرا کے چہرے کے رنگ بالکل بدل چُکے تھے .

"جانتا ہوں.. تم اس کے لئے رضامند نہیں ہو گی لیکن...." منیب کی آواز لرز گئی .

"منیب..... یہ سب اچانک کیوں؟" ماہرا نے آنکھوں میں آنسو لئے شکوہ کناں نظروں سے منیب کو دیکھ سوال کیا .

"میری جان جانتا ہوں یہ سب اچانک ہے تمہارے لئے مگر... میں مزید خود کو نہیں روک سکتا." منیب کی آنکھوں میں آنسوں تیر گئے.

"منیب تم میرا ساتھ چھوڑنا چاہتے ہو." ماہرا نے پاس پڑی بینچ پر بیٹھتے کہا .

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"نہیں..میری جان تم میرا سب کچھ ہو لیکن... لیکن گزرے بیس سالوں میں اس رات کے بعد کبھی سکون سے نہیں سو پایا میں اب میں تھک چکا ہوں."منیب دونوں ہاتھوں میں سر گراتے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا .

ماہرا نے اُسے آخری بار بیس سال پہلے یوں بکھرتے دیکھا تھا.

"ماہرا میں گزرے بیس سالوں سے ہر روز مر رہا ہوں..میں اس کے پاس نہیں جاؤں گا بس دور سے ایک نظر دیکھوں گا وہ خوش تو ہے."منیب نے التجا کی تھی .

"منیب....اسے پتا بھی نہیں ہو گا کہ تم ہو اس دنیا میں کس آسرے جاؤ گے؟"ماہرا نے ایک دُکھتا ہوا سوال کیا.

"سب میری غلطی ہے وہ حق پر ہے مگر...مجھے پتا ہے وہ ہے,میں اسے خوش دیکھ خوش ہو جاؤں گا." منیب کی آواز رونے کی وجہ سے بھاری ہو گئی تھی .

"منیب تم جانتے ہو اس کے ارد گرد لوگ تمہیں نقصان پہنچانے کے تیار بیٹھے ہیں اگر تمہیں کچھ ہوا تو میرا کیا ہو گا."ماہرا نے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا .

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ماہرا... اگر میں نے یہ سب سوچا پھر تو میرے اپنے اعمال میرے راستے کی روکاوٹ بن جائیں گے."

منیب نے سر اُٹھا کر اپنی ہمسفر کو دیکھا .

"منیب... کچھ بھی کرنے سے پہلے اچھے سے سوچ لینا." ماہرا کا دل اِس فیصلے پر بالکل راضی نہیں تھا .

"ماہرا... تم میری محبت ہو.. تم وہ ہو جس کے بغیر میں ادھورا ہوں لیکن وہ بھی میرا ایک حصہ ہے اور اس کے رونے کی آخری آواز میں نے سنی ہے,اس کی آواز مجھے سونے نہیں دے رہی، میری روح زخمی ہے." منیب کے لہجے میں اس کی بے بسی محسوس ہو رہی تھی .

"ٹھیک ہے جانا چاہتے ہو تو میں تمہارے ساتھ چلوں گی." ماہرا نے اس کی خواہش کے آگے ہار مان لی .

"نہیں.. میں اکیلا جاؤں گا." منیب نے اُس کی بات پر جلدی سے کہا .

"منیب میں تمہارے ساتھ ہی پاکستان چلوں گی, پلیز سمجھنے کی کوشش کرو میں تمہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی." ماہرا نے منیب کا ہاتھ پکڑتے محبت سے کہا .

"لیکن اگر کسی نے تمہیں کچھ کر دیا پھر؟" منیب نے اپنا خدشہ اس کے آگے رکھ دیا .

"بیس سال گزر چکے ہیں آخر کب تک بھاگتے رہیں گے ہم,اب اگر سامنے آئے تو مجھے کوئی ڈر نہیں میں نے جو چاہا وہی مجھے ملا ہے تم جیسا بہترین محبت کرنے والا ہمسفر اور اتنی کامیابی کافی ہے۔" ماہرا کا لہجہ پُر سکون تھا ۔

"ٹھیک ہے میں مسٹر ارحاب سے بھی رابطہ کرتا ہوں تاکہ ہم وہ کام بھی کر لیں گے۔" منیب نے آگے کا بھی سوچ لیا تھا۔

"منیب مجھے معاف کرنا۔" ماہرا نے یکدم سے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"کیا مطلب ایسے کیوں کہہ رہی ہو؟" منیب نے نا سمجھی سے سوال کیا ۔

"میں اتنی سیلفش ہو گئی کہ کبھی تم سے تمہاری مرضی,دُکھ اور جذبات پوچھے ہی نہیں بس اپنی کرتی رہی ہوں۔" ماہرا کو آج زندگی کے بیس سالوں میں پہلی بار منیب کے دل کا حال سن کر احساس ہوا تھا ۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے,اور میں نے اس لئے نہیں بتایا کہ تم ایسا سمجھ لو۔" منیب نے کہتے ہی ماہرا کے ماتھے پر بوسا دیا ۔

"اچھا ٹھیک ہے چلو پھر کسی اچھی جگہ ڈنر کرتے ہیں۔" ماہرا مسکرا کر اپنی جگہ سے اُٹھی ۔

"چلو."منیب کے چہرے پر بھی مسکان آگئی .

* *

خان حویلی کی کھانے کی میز پر آج معمول سے کچھ ہٹ کر ٹینشن تھی .

وہاں موجود ہر شخص ہر تھوڑی دیر بعد اس گھر کی شہزادی کا اُترا ہوا چہرہ دیکھ رہا تھا .

"گڑیا."ماہیر نے کھانے سے ہاتھ روک کر اسے پکارا.

"ہمم.."انابیہ کے جواب سے صاف ظاہر تھا کے وہ ناراض ہے .

"گڑیا..پیارا بچہ میں جانتا ہوں وہ تمہاری خواہش ہے لیکن تمہیں یہ سب سیکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے ہم سب ہیں ہر کوئی تمہیں اُسی وقت گھمانے لے جاتا ہے کبھی منع نہیں کیا پھر اب ایسی ضد کیوں؟"

ماہیر نے ایک بار پھر اُس کو سمجھانے کی کوشش کی.

انابیہ نے اُس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا .

"ہم جانتے ہیں ہماری بیٹی ہر چیز میں اچھی ہے پر بیٹا کبھی کبھی حادثات ہو جاتے ہیں پھر کون ذمیدار ہو گا."شبیر خان نے اسے مثبت طریقے سے سمجھانے کی کوشش کی .

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"بابا مگر پھر بھائی والوں کو کیوں چلانے دی. "انابیہ نے اب کی باران سب کو خاموش کروادیا.

"جو چیز جسے سوٹ کرتی ہے وہ وہی کر رہا ہے مزید سوال کرنے کے بجائے کھانے پر دھیان دو. "
مہرالنساء کو اب بیٹی کے اِس رویے سے چڑ ہو رہی تھی .

"ماں! آپ کیوں کرتی ہیں میرے ساتھ ایسا کیا آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے. "انابیہ کی آواز بھرائی ہوئی تھی .

"تم لڑکی ہو اور لڑکیوں والے کام سیکھو یہ مردوں کے کام ہیں، اگر نہیں سُنا یونی چھوڑوا دوں گی. "
مہرالنساء نے غصے سے کہا .

"اگر ایسا ہی کرنا تھا آپ نے پھر مجھے پیدا ہی کیوں کیا۔"انابیہ روتے ہوئے کہتی غصے میں وہاں سے اپنا بیگ اٹھا کر گیراج کی جانب بھاگی۔

"یار۔۔۔"ماہیر افسوس بھری نگاہ گھر والوں پر ڈالتا انابیہ کے پیچھے بھاگا تھا۔

ماہیر جیسے ہی گیراج میں پہنچا وہ پہلے ہی اس کی گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑی آنسوں بہا رہی تھی۔

ماہیر نے افسوس سے روتی ہوئی بہن کو دیکھ آگے بڑھا۔

"بیٹھو۔" ماہیر اِس وقت کچھ بھی کہہ کر معاملہ بگاڑنے کے حق میں نہیں تھا۔

سفر کے دوران دونوں کے بیچ کوئی بات چیت نہیں ہوئی تھی مگر گاڑی کی خاموش فضا میں مسلسل انابیہ کے رونے کی آواز گونج رہی تھی۔

"انابیہ میں جانتا ہوں کئی خواہشات ہیں جو تم پوری کرنا چاہتی ہو مگر۔۔۔ دنیا ہمیشہ ہمارے مطابق نہیں چل سکتی کبھی کبھی صبر کر لینا چاہیے ہو سکتا ہے ہمارے لیے بہترین ہونا لکھا گیا ہو اُسے ناشکری کر کے خود سے دور کیوں کریں۔" ماہیر سے اس کا رونا مزید سہانہ گیا اس لیے سمجھانے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

"بھائی کیا آپ بھی آغا جان کی طرح سوچتے ہیں؟" انابیہ نے چہرے سے آنسوں صاف کرتے ہوئے ایک دُکھتا ہوا سوال کیا۔

"میری جان اگر میرا بس چلتا میں پوری کائنات تمہارے قدموں میں رکھ دوں لیکن میں آغا جان کی نافرمانی نہیں کر سکتا۔" ماہیر نے آگے بڑھ کر انابیہ کے چہرے کو ہاتھوں میں لیکر ماتھے پر بوسا دیتے محبت سے چور لہجے میں کہا۔

"بھائی اب میں ان پابندیوں سے تھکنے لگی ہوں۔" انابیہ نے روتے ہوئے دل کا حال سنایا۔

اس بات نے ماہیر کو اکیس سال پیچھے دھکیل دیا تھا جس کو سوچ کر اس کی روح ہی کانپ گئی۔

"گڑیا۔۔ یہ پابندی نہیں ہے میری جان تمہیں اس بے رحم دنیا سے بچانا چاہتے ہیں ہم، پلیز آج ایسا سوچا ہے مگر آگے کبھی مت سوچنا۔" ماہیر نے بہن کو سینے سے لگاتے سہمے لہجے میں کہا۔

"چلیں میں چلتی ہوں کلاسس اسٹارٹ ہونے والی ہیں۔" انابیہ ماہیر سے نظریں چُراتی کار سے نکل گئی۔

ماہیر کا دل آج انابیہ کی باتیں سن کر خوفزدہ ہو گیا تھا۔

****

حیدر ہولڈنگ میں اس وقت ہر کوئی اپنے کام میں مصروف تھا۔

آج کے دن ایک کے بعد دوسری میٹنگ تھی۔

ارحاب میٹنگ کر کے نکلا ہی تھا کے فاتح اسے اپنی طرف آتا نظر آیا۔

"لگتا ہے بھول گئے ہو آج کلاس ہے تمہاری۔" فاتح نے قریب آتے ہی اسے چھیڑا۔

"اُف! کتنا مشکل کام ہے یار۔۔ تھوی ٹینشن ہو رہی ہے۔" ارحاب نے پہلی بار ٹینشن جیسا لفظ یوز کیا تھا جس پر فاتح حیرت-زدہ ہوا تھا۔

"بھائی۔۔ خیریت ہے؟ پاگل تو نہیں ہو گئے ہو جو ایسی باتیں کر رہے ہو۔" فاتح نے منہ بناتے کہا۔

"یار اُنہیں منع کر دو۔" ارحاب نے منہ بسور کر کہا۔

"کیا! کتنا عجیب ہے تو بھی پہلے اتنی بڑی بڑی باتیں کرتے ہو میرے ساتھ خود وہی فضول حرکتیں کرتے ہو۔" فاتح نے اُس کی باتوں پر بگڑ کر کہا۔

"وہی تو سمجھا رہا ہوں، وہ لیکچر ہی کیوں دوں جو مجھ سے ہو ہی نہیں رہا۔" ارحاب کسی طرح اس لیکچر سے بچنا چاہتا تھا۔

"ارحاب ابھی کے ابھی نکلو یہاں سے ڈرامے بازی بند کرو۔" فاتح نے اسے دھکیلتے آنکھیں دکھائی۔

"واپس آنے دے پھر دیکھتا ہوں تمہیں بھی۔" ارحاب دھمکیاں دیتا وہاں سے نکل گیا۔

ارحاب نہ چاہتے ہوئے آیا تھا اس لیے وہ برے موڈ میں تھا۔

پہلے وہ ہیڈ سے ملا پھر وہاں سے اُٹھ کر وہ کلاس کے لیے ان کی آفس سے نکل کر مڑا ہی تھا کے کوئی نسوانی وجود اس کے سینے سے ٹکرا گیا۔

"آہ! انسان ہو یا کوئی دیوار میرا سر چکرا رہا ہے۔" ٹکرانے والی لڑکی نے دونوں ہاتھ سر پر رکھ دیئے جس سے اس کا چہرہ چھپ گیا۔

یہ آواز ارحاب کو جانی پہچانی محسوس ہوئی۔

"تم نے کونسا آنکھیں کرائے پر دی ہوئی ہیں جو دیکھ کر نہیں چل سکتی ہو۔" ارحاب موقع پا کر ٹوٹ لگا گیا۔

"تم! تم یہاں کیسے پہنچ گئے، تم بدلے کے لیے مجھے یہاں تک ڈھونڈنے آ گئے ہو۔" اس دن کے گاڑی والے شخص کو دیکھ اور اس کے آخری جملے کو یاد کرتے انابیہ کی آنکھوں کے آگے تارے ناچ گئے۔

"تمہارا دماغ خراب ہے کیا کہیں بھی کچھ بھی بول دیتی ہو۔" ارحاب کی پیشانی کے شکن بڑھے تھے۔

"ہاں! پھر بتاؤ یہاں کیوں آئے ہو؟" انابیہ جیسے اس کی تفتیش لینا شروع ہو گئی تھی۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"بہت خوش فہم ہو گئی ہو تم، ہر کوئی تمہارے پیچھے نہیں بھاگتا اس دنیا میں دوسرے کام بھی ہیں۔"

ارحاب اس کو دوٹوک جواب دے کر آگے بڑھ گیا۔

انابیہ نے اس شخص کی چھوڑی پشت کو گھورا لیکن پھر نینا کی بات یاد آنے پر جلدی سے لیکچر روم کی جانب بھاگی تھی۔

انابیہ اتنا تیز بھاگتی ہوئی جا رہی تھی کے بہت مشکل سے دروازے پر پاؤں کو بریک لگی۔

"مس انابیہ شبیر آپ کلاس میں داخل نہیں ہو سکتیں۔" انابیہ کے کانوں نے جانی پہچانی آواز سُنی تو سر اُٹھا کر دیکھنے پر حیرت ہوئی تھی۔

ٹیچر کی جگہ جو شخص کھڑا تھا وہ ارحاب حیدر شاہ تھا جس کو وہ اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھ رہی تھی۔

"مگر۔۔۔" انابیہ نے ایک چھوٹی سی کوشش کرنی چاہی تھی۔

"جن کو تمیز اور وقت کی قدر نہیں وہ میری کلاس میں نہیں آسکتے، اب آپ جا سکتی ہیں مس انابیہ۔"

ارحاب کا لہجہ توہین آمیز تھا۔

انابیہ کو ارحاب کے انداز پر صبح کا ہوا واقع یاد آگیا جس پر اس کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

انابیہ وہاں سے بھاگتی ہوئی گراؤنڈ میں ایک پیڑ کے نیچے آبیٹھی تھی۔

کلاس ختم ہونے کے بعد ارحاب کو اچانک اپنے اور فاتح کے گزرے دن یاد آنے لگے۔

ارحاب اُن دنوں کو یاد کرتا اس پیڑ کے قریب آگیا جہاں وہ ہمیشہ بیٹھا کرتے تھے۔

ارحاب کی یادوں کا ارتکاز اس وقت ٹوٹا تھا جب اس کے کانوں میں کسی کے رونے کی آواز سنائی دی۔

ارحاب نے غور کیا تو وہ وہی تھی جس پر اس نے اپنا غصہ اُتارا تھا۔

ارحاب جلدی سے آگے بڑھ کر اس کے پاس نیچے آبیٹھا۔

"کیوں آئے ہیں اب، مجھے پتا ہے میں نالائق ہوں، کوئی مجھے نہیں چاہتا کسی کو بھی میری پرواہ نہیں حتیٰ کہ میرے اپنے گھر والوں کو بھی نہیں۔" وہ سوں سوں کرتی اپنا رونا رو رہی تھی۔

"آغا جان جو مجھ پر جان چھڑکتے تھے وہ اب مجھ پر پابندیاں لگاتے ہیں، پتا نہیں کیوں وہ آجکل جیسے میرے آغا جان نہیں بلکہ کوئی اور ہی ہیں۔" انابیہ نے روتے ہوئے آغا جان کی شکایت لگائی۔

"ان کے اپنے کچھ مسائل ہوں گے۔" ارحاب کو سمجھ نہ آیا اس لیے جو منہ میں آیا بول دیا۔

"اور میری مما۔۔وہ تو بہت بدل گئی ہیں ہر بات پر ڈانٹتی ہیں کے دوسرے گھر جانا ہے دوسرے گھر جانا ہے، بھئی مجھے نہیں جانا ایسے شخص کے پاس جس کو میرا کوئی احساس ہی نہ ہو۔" انابیہ ایک اجنبی کو اپنے دل کا حال سُنا رہی تھی۔

"وہ بس فکر مند ہیں کے کہیں بھی جا کر تمہیں کوئی تکلیف نہ ہو، ہر انسان کے برداشت کرنے کی ایک حد ہوتی ہے۔" ارحاب نے جیسے اس کو یقین دلانا چاہ کے اس کی ماں کا انداز غلط ہے مگر وہ ٹھیک ہیں۔

"اور اب آپ نے بھی مجھے ڈانٹ دیا، بھائی بھی پتا نہیں کیوں اب کی بار اتنے بے بس ہو گئے ہیں۔" انابیہ نے جیسے اس کو اس کی اپنی ہی شکایت لگائی تھی۔

ارحاب کا دل اس کے رونے پر پگھلا تھا جس پر وہ آگے بڑھ کر اس کو سینے سے لگا گیا۔

"وعدہ کرتا ہوں آج کے بعد کبھی تمہارا دل نہیں دکھاؤں گا چاہے کتنا بھی غصہ، ناراضگی اور نفرت کیوں نہ ہو۔" ارحاب اس کی پیٹھ تھپتھپاتے بولا۔

وہ اس کی بات پر مزید رونا شروع ہو گئی تھی جس پر ارحاب نے آگے بڑھ کر اس کو سینے سے لگایا۔

اپنی ماں کے بعد انابیہ وہ پہلی عورت تھی جس کو ارحاب نے اپنے سینے سے لگایا تھا۔

****

خان حویلی کے پچھلے گارڈن میں اِس وقت سجاوٹیں اپنے عروج پر تھیں۔

"یار جلدی کرو تم لوگ اتنی سُستی سے کام کر رہے ہو۔" ماہیر نے خفا خفا انداز میں کہا۔

"بھائی یار ہم کوشش تو کر رہے ہیں ہو جائے گا پینک تو نہیں ہوں۔" بلال نے غبارہ بُھلاتے ہوئے اسے ٹوکا۔

"دیکھو مجھے سب کچھ پرفیکٹ چاہیے، اور گڑیا کے لیے کچھ بھی کروں کنفیوز ہو جاتا ہوں۔" ماہیر نے قریب پڑی کرسی پر بیٹھتے کہا۔

"ویسے نینا خود آئے گی یا اس کو لینے جانا پڑے گا؟" رافع نے ٹیبل سیٹ کرتے ہوئے پوچھا۔

"میں لینے چلا جاؤں گا۔" بلال نے جھٹ سے جواب دیا تھا۔

"ویسے تم باز آ جاؤ ہم سے چُھپی نہیں ہیں تیری حرکتیں۔" ماہیر نے اسے وارن کیا جس پر بلال کی بتیسی نے شو آف کیا۔

"ویسے یہ خیالی پلاؤ کھا رہا ہے آغا جان کے آگے بولنے میں اس کی جان جاتی ہے اور آیا بڑا لوَ میرج کرنے والا۔" رافع کو بلال کی حرکتیں کچھ خاص پسند نہیں تھیں جس کا وہ آج اظہار کر گیا۔

"آغا جان سے ماہیر بھیا بات کر لیں گے۔" بلال نے ماہیر کے گرد بازو پھیلاتے کہا۔

"کیوں ماہیر تمہارا اور گڑیا کا وکیل ہے جو ہر وقت آغا جان سے سفارشیں کرتا پھرے۔" رافع نے برا مناتے کہا۔

"خیریت بھائی آج کچھ زیادہ بپھر رہے ہیں۔" بلال نے اپنے بھائی کے انداز پر کہا۔

"جب ہمت ہی نہیں تو پھر دوسروں کی بہنوں کے لیے ایسی فضولیات سوچنے کا کیا فائدہ۔" رافع چھری پر ربن باندھ کر میز پر پٹختا دانت چبا چبا کر بولا۔

"وقت آنے پر سب کچھ ہو جائے گا ٹینشن کیوں لے رہے ہیں۔" بلال نے رافع کا گال کھینچتے کہا۔

"آج تم محبت کے دعویدار ہو کل کو تمہارے ایکٹ سے اس لڑکی کو بھی محبت ہو گئی اور آغا جان نہ مانے پھر کیا کرو گے بتاؤ ذرا؟ تکلیف ہو گی دونوں کو۔" رافع ہر طرح سے اسے آگے آنے والے خطروں سے آگاہ کرنا چاہ رہا تھا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"بہت کچھ جانتا ہوں لیکن۔۔ گڑیا بھی ہو گی وہ بھی میرا ساتھ دے گی۔" بلال نے ایک اور دلیل پیش کی۔

"بہت اچھا مذاق کرتے ہو جس کو ڈرائیونگ کرنے کی اجازت نہیں مل رہی وہ تمہیں آغا جان کو رضامند کر کے دے گی۔" رافع نے اس کی دلیل پر اسے ٹوک دیا۔

"بات تو ٹھیک کر رہا ہے آگے تم خود سوچ سمجھ کر آگے بڑھو۔" ماہیر بلال کا کندھا تھپتھپاتے حویلی کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔

بلال نے دل ہی دل میں نئی تجویز سوچتے ہوئے واپس دھیان ڈیکوریشن پر دینا شروع کیا۔

ماہیر اُن دونوں کو چھوڑ کر واپس اپنے کمرے میں آگیا تھا۔

آج رات اس کی گڑیا کی بیسویں سالگرہ تھی لیکن اس کے چہرے پر وہ رونق نہیں تھی جو پہلے گزرے سالوں میں رہ چکی تھی۔

گھر کی خواتین اس وقت کچن میں کام کر رہی تھیں۔

"دادی جان آپ سے بات ہو سکتی ہے؟" ماہیر نے کچن کے دروازے سے جھانکتے کہا۔

"جانتی ہوں یہ بات انابیہ سے تعلق رکھتی ہے اس لیے یہیں کر سکتے ہو۔" سلمہ بیگم نے سبزی کاٹتے ہوئے کہا۔

"دادی جان میں چاہتا ہوں جو بات آغا جان نے آپ کو انابیہ کو سمجھانے کو کہی تھی وہ اسے نہ سمجھائیں۔" ماہیر سنجیدگی سے گویا ہوا۔

"ماہیر۔۔۔وہ لڑکی ذات ہے اگر آج اسے نہیں ٹوکا تو پھر نتیجے تمہیں پہلے ہی پتا ہیں۔" سلمہ بیگم نے اس کی بات پر چڑ کر کہا۔

"لازمی نہیں ہے جو ماضی میں ہوا وہ اب بھی ہو۔" ماہیر نے ان کی بات رد کر دی۔

"ہم بڑے ہیں اس کے اور ہمارا فرض ہے اسے سیدھی راہ دکھائیں۔" مہرالنساء نے بیٹے کو ٹوکا۔

"اماں یہ بات بات پر اسے ٹوکنا سیدھی راہ دکھانا نہیں ہے بلکہ اس کو بدگمان کرنا ہے۔" ماہیر نے خود پر قابو پاتے تحمل کا مظاہرہ کرتے کہا۔

"ماہیر تم بیچ میں مت پڑو ہم اس کے بڑے ہیں ہمیں ہی اس کی تربیت کرنے دو۔" سلمہ بیگم نے بات ختم کرنا چاہی۔

"انابیہ کا بڑا میں ہوں وہ میری ذمیداری ہے، میں نہیں چاہتا کوئی بھی میری بہن کے معاملے میں دخل اندازی کرے۔" ماہیر کی آواز تھوڑی اونچی ہو گئی تھی۔

"یہ کس لہجے میں بات کر رہے ہو تم وہ بڑی ہیں تمہاری۔" حیات خان جو باہر سے آرہے تھے ماہیر کی آواز سن کر اسے ٹوکا۔

"معافی چاہتا ہوں میں ایسا نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن۔۔" ماہیر نے جلدی سے اپنے کیے کی معافی مانگی۔

"لیکن کیا ماہیر صاحب آپ اتنے بڑے ہو گئے ہیں جو بڑوں کو ایسے جواب دینے لگے ہیں۔" حیات خان نے اسے ڈانٹا۔

"میں انابیہ کا بڑا ہوں اگر کوئی اور اس پر اپنی مرضی تھوپنے کی بات کرے گا تو میرا لہجہ یہی ہو گا۔" ماہیر نے ہمت کرتے بول دیا۔

"تم شاید بہن کی محبت میں کچھ زیادہ ہی اندھے ہو چکے ہو بالکل اپنے باپ کی طرح دھول جھونک کر چلی گئی تو سر اٹھا کر جی نہیں سکو گے۔" حیات خان نے اسے حقیقت کا آئینہ دکھانا چاہ۔

"آغا جان معاف کیجیئے گا مگر اب آپ ناانصافی کر رہے ہیں، لیکن میں اُس کا ساتھ دوں گا اگر اب ساتھ نہیں دیا تو شاید واقعی میں پچھتانے کے سوائے کچھ نہیں کر سکوں گا۔" ماہیر آج ہر چیز کھل کر کہہ رہا تھا۔

"آج تک ہر بات مانی ہے اس کی میں نے اور تم سے زیادہ مجھے عزیز ہے وہ۔" حیات خان نے جتایا۔

"اونہہ! جانتا ہوں سب کچھ میں لیکن آپ نے ہی میرے حوالے کیا تھا، لیکن اب پلیز خدارا اس کو کھل کر جینے دیں اتنا بھی نہ ٹوکیں کے وہ آپ سب سے بدگمان ہو کر کچھ غلط کر بیٹھے۔" ماہیر نے ان کو ماضی کے کچھ لمحوں کی یاد دلا دی۔

"ماہیر اگر اس کو ابھی نہیں سنبھالا تو وہ واقعی کچھ غلط کر بیٹھے گی۔" آغا جان جیسے اسے خطرے سے آگاہ کرنا چاہ رہے تھے۔

"بڑی ہو چکی ہے وہ مت سنبھالیں اسے، تھک چکی ہے وہ ان رویوں سے مہربانی کر کے اسے جینے دیں۔" ماہیر نے اب ان کے آگے ہاتھ جوڑ دیے۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ماہیر افسوس ہے مجھے کے تم اندھے ہو چکے ہو تمہیں وہ نہیں دکھ رہا جو اصل حقیقت بن کر تمہیں ہی تکلیف دے گا۔" حیات خان نے افسوس سے پوتے کی طرف دیکھا۔

"آج یہ میری آخری وارننگ ہے یہاں رہنے والوں کے لیے کے اب اگر میری گڑیا کو کسی نے بھی کچھ ایسا کہا جو اس کے لیے پابندی ہے تو میں اپنی بہن کو لیکر اس حویلی سے چلا جاؤں گا۔" ماہیر اپنے گھمبیر آواز میں کہتا حویلی سے باہر چلا گیا۔

کچھ دیر بعد ماہیر کی گاڑی کی انجن کی آواز حویلی کے مکینوں کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔

****

"کلاس اوور!" مردانہ بھاری آواز کلاس میں گونجی تھی .

انابیہ وہیں کلاس میں کسی اور ہی خیال میں کھوئی ہوئی تھی .

"انابیہ کلاس ختم ہو چکی ہے." کلاس کی ایک لڑکی نے اس کا کندھا جھنجھوڑ کر کہا .

"اوہ! ٹھیک ہے." انابیہ نے ہوش کی دنیا میں لوٹتے زبردستی مسکراتے جواب دیا .

"امید ہے یہ جو آج ہوا ہے یہ آخری ملاقات ہو میری زندگی کی اس نک چڑے شخص سے,بس اب کبھی زندگی میں سامنے نہ آئے۔"انابیہ دل ہی دل میں دعا کرتی پارکنگ لاٹ تک آئی جہاں ماہیر پہلے ہی اُس کے انتظار میں کھڑا تھا۔

"السلام علیکم بھائی!"انابیہ جلدی سے جاکر ماہیر کے سینے سے لگ گئی۔

"وعلیکم السلام میری جان!"ماہیر نے اس کے گرد بازو پھیلاتے جواب دیا۔

"خیریت ہے؟"انابیہ نے گاڑی میں بیٹھتے ہی سوال کیا۔

"ہاں!کیوں؟"ماہیر نے مکمل طور پر دھیان ڈرائیونگ پر دیتے کہا۔

"آپ کے ایکسپریشن بتا رہے ہیں کے آپ کے ساتھ کوئی تو مسئلہ ہے۔"انابیہ نے ماہیر کے چہرے کو جانچتے ہوئے کہا۔

"نہیں..نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"ماہیر نے ہڑبڑاتے جواب دیا۔

"بھائی..آپ کم سے کم مجھ سے کوئی بات چھپا نہیں سکتے ہیں۔"انابیہ نے اسے سمجھتے کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں آج نینا کو حویلی لیکر چلیں۔"ماہیر نے بات ہی بدل دی۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"کیا! نینا ہمارے ساتھ حویلی چلے گی واؤ مزا آئے گا. ارے پر آج اس کی بہن آرہی ہے ہو سکتا ہے یہ مشکل ہو۔"انابیہ پہلے ماہیر کی بات سن کر بہت زیادہ خوش ہوئی لیکن پھر یاد آنے پر اس کی خوشی ہوا ہو گئی .

"کوئی بات نہیں پھر میں رات کو بلال کے ساتھ واپس بھیج دوں گا, تم نینا کے ساتھ رہنا اور بلال میرے اپارٹمنٹ میں رہ لے گا۔"ماہیر نے دوسرا حل جیسے پہلے ہی سوچ لیا تھا .

"اچھا پھر چلیں اس کے گھر بہت مزا آئے گا۔"انابیہ کچھ زیادہ ہی خوش ہو گئی تھی جسے دیکھ ماہیر بھی خوش ہو گیا.

"نینا کو تیار رہنے کا کہ دو۔"ماہیر نے گاڑی چلاتے ہوئے انابیہ کو مخاطب کیا .

"جی بھائی۔"انابیہ نے نینا کا نمبر ڈائل کرتے جواب دیا .

ماہیر نے نینا کے گھر کے باہر کھڑے ہوتے ہارن دیا جس پر وہ جلدی سے باہر نکل آئی تھی اس کے چہرے پر بھی خوشی نمایاں تھی .

"واؤیار مجھے بہت خوشی ہورہی ہے,اتنے گھنٹے ہم پھر سے ساتھ ہوں گے ."نینا کار میں آتے ہی خوشی سے چہکتے انابیہ کو گلے لگاتی بولی .

"خوش تو میں بھی ہوں پر میں تم سے ناراض بھی ہوں."انابیہ نے خوشی کے ساتھ اپنی ناراضگی کا بھی اظہار کیا .

"ارے!سوری میری جان میں نے آج گھر صاف کرنا تھا اس لیے نہیں آپائی."نینا نے اسے اپنے نہ آنے کی وضاحت دی .

"کوئی بات نہیں ہے,لیکن.. آج کا دن بہت زیادہ برا تھا."انابیہ نے منہ بسورتے کہا .

"ارے کیوں؟"نینا نے پوچھا.

"پہلے صبح گھر والوں سے بحث ہوئی پھر یونی میں بور ہو گئی تھی اور ایک کلاس مس ہو گئی."انابیہ نے اوپر اوپر سے آج کی اپنی دُکھی داستان سُنائی.

"کیا!تمہاری کلاس کیسے مس ہو سکتی ہے تم تو ہر کلاس اٹینڈ کرتی ہو."نینا کو شاک لگا تھا .

"وہ یاد ہو گا کوئی ینگ سی-ای-او آنے والا تھا لیکچر دینے وہی آیا تھا یار.. اتنی قسمت خراب میری پہلے اُسی بندے سے ٹکر ہوئی میری وہ چیزیں سمیٹ کر کلاس تک پہنچی ہی تھی کے وہی بندہ کھڑا تھا مجھے ایک منٹ کی لیٹ ہوئی تھی تب بھی کلاس میں نہیں آنے دیا کھڑوس کہیں کا." انابیہ نے تفصیل سے بتاتے آخر میں ناک بون چڑھائی تھی .

"او-ایم-جی مجھے یقین نہیں ہو رہا یہ تو بالکل فلمی سین ہو چکا ہے." نینا اس کی بات پر حد سے زیادہ ایکسائیٹڈ ہوتے بولی .

"کیا! تمہیں یہ فلمی لگا حد ہوتی ہے,وہ بد تمیز اور گھمنڈی انسان ہے." انابیہ نے نینا کی بات پر غصہ ہو کر اس کے کندھے پر دھپ رسید کر بولی .

"انابی کسی ٹیچر کے بارے میں ایسا نہیں بولتے بری بات ہے." ڈرائیونگ کرتے ماہیر نے بہن کو ٹوکا.

"اوکے بھائی." انابیہ نے فرمانبرداری سے جواب دیا .

اُنہیں باتیں کرتے احساس ہی نہ ہوا کے وہ حویلی پہنچ گئے .

حویلی میں داخل ہوتے ہی پکوانوں کی خوشبو نے ان کا استقبال کیا تھا .

"ہائے! آج تو میرے وارے نیارے ہو گئے ہیں قسمت خود مجھے لینے آئی اس دعوت کے لیے۔" نینا نے گہری سانس لیکر پکوانوں کی خوشبو سونگ کر خوش ہو کر کہا۔

"قسمت نہیں میں اور ماہیر بھیا لینے آئے تھے۔" انابیہ نے معصومیت سے اس کی بات کو کریکٹ کیا۔

انابی کی بات پر وہاں حویلی میں سب کے قہقہہ گونجے تھے۔

"اچھا شوٹ تھا گڑیا۔" بلال نے سیڑیوں پر سے ہی اسے داد دی۔

"تنگ نہیں کرو میری بہن کو تم لوگ۔" ماہیر نے نینا کی سائیڈ لی تھی جس پر اس نے بلال اور انابی کا منہ چڑایا۔

"ارے ہماری بیٹی آئی ہے خوش آمدید بیٹا۔" آغا جان نے نینا کو دیکھ خوش ہو کر اسے خوش آمدید کہا۔

"شکریہ آغا جان۔" نینا نے فرمانبرداری سے کہا۔

"جب تک کھانا لگے ہم دونوں میرے کمرے میں چلتے ہیں۔" انابیہ نے نینا کے کان میں کہا۔

وہ دونوں وہاں سے سیدھا انابیہ کے کمرے میں چلی آئیں۔

"ویسے نینا..مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے تم مجھ سے کچھ چھپا رہی ہو۔" انابیہ نے کب سے چپ بیٹھی نینا کو چھیڑا .

"ک...کک..کیا مطلب ہے تمہارا میں کیا چھپا سکتی ہوں۔" نینا جیسے اس کی بات پر بوکھلاہٹ کا شکار ہوئی .

"تم بوکھلا گئی مطلب واقعی تم کچھ چھپا رہی ہو۔" انابیہ نے اس کی بات پر مزے سے کہا .

"انابی تم تنگ کر رہی ہو مجھے۔" نینا نے اس کی بات پر منہ بناتے کہا .

"تمہیں اور بلال بھائی کو لگتا ہے کے کوئی تم لوگوں کے جذبات سمجھ ہی نہیں سکتا۔" انابیہ اسے کونی ملکے سے لگاتی ہنستے ہوئے بولی .

"یار..وہ حویلی کا بیٹا ہے اور میں ایک شہر کی لڑکی ہوں,اس لیے میں اپنے دل کو کوئی جھوٹی امید نہیں دینا چاہتی۔" نینا نے صاف الفاظ میں حقیقت اس کے آگے رکھ دی .

"یار ایسا مشکل ضرور ہے مگر ناممکن تو نہیں پھر کیوں تم ایسی باتیں کر رہی ہو۔" انابیہ کو اس کا یوں ناامید ہونا برا لگا .

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"آغا جان مجھے بیٹیوں کی طرح محبت کرتے ہیں اور میں اس محبت کے چکر میں پڑ کر ان کا مان کبھی نہیں توڑوں گی۔" نینا نے پورے دل سے اپنے اندر کی بات انابیہ کے آگے رکھ دی۔

دروازے پر کھڑے وجود کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

"اچھا چلو کھانا بنانے میں مدد کرتے ہیں۔" نینا نے اپنی جگہ سے اُٹھتے کہا۔

"تم ہی کرنا میں تو بس دیکھوں گی اور کھاؤں گی۔" انابیہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

وہ دونوں واپس نیچے چلی آئیں۔

"آنٹی کیا میں کوئی مدد کر دوں؟" نینا نے کچن میں داخل ہوتے مہرالنساء سے پوچھا۔

"ویسے کچھ خاص کرنے کو رہا نہیں ہے اگر تم کچھ میٹھا بنا سکو تو خوش آمدید" سلمہ بیگم نے مسکراتے کہا۔

"جی ضرور۔" نینا نے فوراً ہامی بھری تھی۔

انابیہ لاؤنج میں بیٹھی ماہیر سے گفتگو کرنے میں مصروف ہو گئی۔

ان سب نے کھانا کھایا پھر نینا کے میٹھے پر اسے آغا جان نے پرائز دیا۔

کھانے کے بعد بڑے اُٹھ کر اپنے کمروں میں چلے گئے اور ینگ پارٹی کو باتیں کرنے کا موقع مل گیا .

ماہیر نظریں بار بار ہاتھ میں پہنی گھڑی پر تھیں.

"بھائی... آپ پریشان لگ رہے ہیں خیریت ؟" انابیہ جو کب سے اس کو نوٹس کر رہی تھی بالآخر بول پڑی .

"نہیں میں پریشان نہیں ہوں." ماہیر نے زبردستی مسکراتے کہا .

انابیہ کو محسوس ہوا جیسے وہ نہ بتانا چاہتے ہوں اس لیے چپ ہو گئی.

ایسے میں بارہ بجنے میں کچھ ہی منٹ باقی تھے.

"پچھلے گارڈن میں چل کر کچھ نیا کریں؟" بلال نے آنکھیں مٹکاتے نیا شوشہ چھوڑا.

"ہاں کیوں نہیں." انابیہ جھٹ سے اپنی جگہ سے اٹھی .

ان دونوں کے ہامی بھرنے پر باقی تینوں کو بھی اٹھنا ہی پڑا .

گارڈن میں پہنچتے ہی وہاں کی لائٹس آن ہو گئیں اور ہر طرف اتنی خوبصورت ڈیکوریشن کی ہوئی تھی .

"ہیپی برتھ ڈے گڑیا۔" ان سب نے پیچھے سے اسے وش کیا جس پر وہ حیران ہو کر انہیں دیکھنے لگی ۔

"شکریہ یار!" انابیہ کی آنکھیں بھیگ گئیں ۔

ماہیر نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگایا ۔

"تم سکون ہو میرا۔" ماہیر نے انابیہ کے ماتھے پر بوسا دیتے کہا ۔

"رافع بھائی گفٹ ؟" انابیہ نے رافع کی جانب مڑتے کہا ۔

"گفٹ ؟ کونسا گفٹ ؟" رافع نے اسے تپانے کے لیے ناسمجھی کا ڈرامہ کیا ۔

"بھائی دیکھیں یہ مجھے تنگ کر رہے ہیں۔" انابیہ نے ماہیر کو شکایت لگائی ۔

ماہیر نے رافع کو گھوریوں سے نوازا جس پر وہ ہنسے بغیر نہیں رہ سکا ۔

"گفٹ کیک کاٹنے کے بعد ملتا ہے۔" رافع نے مسکراتے کہا ۔

"چلیں پھر جلدی سے کاٹتے ہیں۔" انابیہ خوش ہوتے بولی تھی ۔

اس کی اس خوشی پر سب نے دل ہی دل میں اس کے برقرار رہنے کی دعا کی۔

کیک کٹ کرنے کے بعد انابیہ نے گفٹ رسیو کیں .

ان سب کو گیمز کھلتے پتا ہی نہیں چلا رات کا ایک بج چکا تھا .

"اوہ! ایک بج چکا ہے دو بجے آپی کی فلائیٹ لینڈ ہونے والی ہے پلیز مجھے جلدی گھر جانا ہے." نینا موبائل پر وقت دیکھتے تقریباً چیخی تھی .

"بلال جاؤ تم اور گڑیا اسے گھر چھوڑ کر واپس آؤ یا پھر تم اپارٹمنٹ میں رہنا گڑیا نینا کے گھر ٹھہرے گی." ماہیر نے بلال کو مخاطب کیا.

"ٹھیک ہے چلو." بلال اپنی جگہ سے اٹھا .

"ویسے بڑی جلدی راضی نہیں ہو گئے تم." رافع نے ڈھکے چھپے انداز میں اسے ٹوکا.

"جی بھائی کو بھی منع کروں کیا." بلال نے بھی دانت پیس کر جواب دیا .

"چلو اب." نینا نے اسے بحث میں پڑتے دیکھ بیچ میں کہا .

وہ تینوں گاڑی میں بہت ہی خوش تھے, مستی مذاق چل رہا تھا جب ایک چھوٹا پپی ان کی گاڑی کے آگے آیا.

بلال نے جلدی سے گاڑی کو دوسری جانب کیا جس پر گاڑی ان بیلنس ہوئی تھی کے سامنے سے کوئی حولیہ گزرا تھا بلال نے بہت کوشش کی بریک لگانے کی مگر دیر ہو گئی تھی اور گاڑی جا کر ایک کھمبے سے ٹکرائی....

****

"لالہ مجھے کچھ بڑا کرنا ہے۔" وہ بیس سالا لڑکی روتے ہوئے بولی۔

"میں جانتا ہوں مگر تم بھول گئی تھی کے تم حویلی کی لڑکی ہو۔" سامنے والے شخص نے اسے جیسے یاد دلایا۔

"حویلی کی بیٹی ہونے کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کے میں اپنی زندگی میں آگے نہ بڑھوں۔" وہ لڑکی جیسے باغی انداز میں بولی۔

"میں سمجھ رہا ہوں لیکن جو تم نے دوسرا گل کھلایا ہے اس کا کیا کریں ہم؟" اس شخص نے غصے سے کہا۔

"لالہ جان وہ کوئی گل نہیں میری محبت ہے۔" اس لڑکی کو گل کی بات پر غصہ آیا تھا۔

"دیکھو میرے ساتھ بحث مت کرو میں اگر چاہوں بھی مگر بابا جان کے آگے میں کچھ نہیں کر سکتا معاف کرنا۔" اس شخص نے دل پر پتھر رکھ کر غصے سے کہا۔

"میں بتا رہی ہوں آپ کو اس سب کا انجام بہت برا ہو گا۔" وہ لڑکی جیسے اسے وارن کر رہی تھی۔

"تم بھی یاد رکھنا تمہارے ساتھ بھی برا ہو گا بہت پچھتاؤ گی۔" اس شخص نے بھی جیسے بے بسی کی آخری حد پر پہنچتے کہا۔

"میں نہیں پچھتائی لالہ۔" وہ جہاز کی کھڑکی سے بادلوں کو تکتے زیرِ لب بولی۔

وہ گم صم بیٹھی باہر کو دیکھ رہی تھی جب کسی نے اس کو کندھے سے جھنجھوڑا۔

"ہوں؟" وہ حیرت سے مڑی تھی۔

"جہاز لینڈ ہو چکا ہے۔" سامنے کھڑے شخص نے کہا۔

"اوہ! ہاں چلو۔" وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔

"ماہرا میں بیس سال بعد اپنے ملک کی فضا میں سانس لیکر سکون محسوس کر رہا ہوں۔" منیب نے گہری سانس لیتے کہا۔

"بیس سال بعد اپنے ملک کی فضا میں سانس لیکر میں فخر محسوس کر رہی ہوں۔" ماہرا نے بھی گہرا سانس لیتے مسکرائی ی۔

وہ دونوں ایئرپورٹ سے نکلے تو منیب کو سامنے ہی اپنا پرانا ملازم کھڑا نظر آ گیا۔

"آجاؤ احمد پہلے ہی کھڑا ہے۔" منیب نے مسکراتے کہا۔

وہ دونوں قریب آئے تو منیب اور احمد ایک دوسرے سے گلے ملے۔

"خوش آمدید بھابھی صاحبہ۔" احمد نے احترام سے ماہرا کو مخاطب کیا۔

"شکریہ۔" ماہرا نے شکریہ ادا کیا۔

گاڑی میں سفر کے دوران خاموشی پھیلی ہوئی تھی۔

"پلین میں تم کچھ زیرے لب بڑبڑائی تھی وہ کیا تھا؟" منیب نے خاموشی کو توڑا۔

"وہ؟ بس کچھ زخم پرانے یاد آ گئے تھے۔" ماہرا نے یاد کرنے والے انداز میں جواب دیا۔

"یہاں آکر ہم نے غلطی تو نہیں کر دی؟" منیب کو لگا جیسے وہ ماہرا کی تکلیف کا باعث بنا ہے۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں بلکہ میں خوش ہوں کیونکہ میں پچھتائی نہیں جو کہا وہ کر دکھایا اور سکون کی زندگی جی رہی ہوں۔" ماہرا نے اس کی بات پر مسکراتے اسے تسلی دی۔

"شکر ہے میں اپنی محبت کے امتحان میں کامیاب رہا ہوں۔" منیب نے مسکراتے جواب دیا۔

"ہاں! شکر ہے مجھے اتنے بہترین شخص سے محبت ہوئی۔" ماہرا نے محبت بھری نظروں سے منیب کی جانب دیکھا۔

"ویسے ہم یہاں بابا کے خریدے گئے اپارٹمنٹ میں رہیں گے۔" منیب نے اسے اطلاع دی۔

"لیکن وہ تو ناراض۔۔۔" ماہرا نے حیرت سے کہا جس کو منیب نے بیچ میں کاٹا۔

"نہیں ہیں۔" منیب نے اس کی بات مکمل کی۔

"پھر وہ ہم سے ملنے آئیں گے؟" ماہرا نے خوش ہوتے پوچھا۔

"انشاءاللہ بالکل اماں سائیں کے ساتھ آئیں گے۔" منیب نے ایک اور زبردست اطلاع دی۔

"بہت خوشی ہو رہی ہے، کاش لالہ بھی دیکھ لیتے کے ان کی بہن کا فیصلہ غلط نہیں تھا۔" ماہرا نے حسرت سے کہا۔

"انشاءاللہ ایسا جلد ہو گا۔" منیب نے اس کی حوصلہ افزائی کرنا چاہی۔

اتنے میں وہ اپنے اپارٹمنٹ کی بلڈنگ تک پہنچ چکے تھے۔

****

سیاہ اندھیری رات ہر سو پھیل چکی تھی.

لوگ اپنے بستروں میں محو خواب ہو چکے تھے.

موبائل رِنگ نے اس کی نیند میں خلل ڈال دیا.

"اُف! رات کے اِس پہر بھی لوگوں کو سکون نہیں ہے اور ہمارا سکون بھی برباد کر دیتے ہیں." وہ جھنجھلاہٹ کا شکار ہو تا نیند سے اُٹھا.

موبائل مسلسل رِنگ کیے جا رہا تھا جس کو چاروناچار اسے اُٹھانا پڑا جس پر کسی اجنبی نمبر سے کال آ رہی تھی.

"ہیلو, کیا آپ مسٹر ارحام بات کر رہے ہیں؟" دوسری جانب سے ایک نسوانی آواز سنائی دی.

"جی ہاں!" ارحام کے لہجے میں حیرت تھی.

"میں سٹی ہاسپٹل سے کال کر رہی ہوں مجھے افسوس ہے کے مجھے آپ کو اطلاع کرنی تھی کے آپ کے رشتہ دار روحان جواد ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں جاں بحق ہو چکے ہیں۔" اس نسوانی آواز نے جو اطلاع دی تھی وہ ارحام کے لیے واقعی تکلیف دہ تھی۔

"آپ رات کے اس وقت یہ مذاق کر رہی ہے آپ کو شرم آنی چاہیے۔" ارحام کو لگا جیسے اس لڑکی نے اس کے ساتھ پرینک کیا ہو۔

"یہ بات سچ ہے، میں اس کا ڈاکٹر بات کر رہا ہوں۔" اس نسوانی آواز کی جگہ اب مردانہ آواز اسپیکر سے اُبھری تھی۔

ارحام کے الفاظ ختم ہو گئے تھے ان کی جگہ آنسوؤں نے لے لی تھی۔

"م.. مم.. میں آرہا ہوں۔" ارحام صدمے سے ٹھیک طرح بول بھی نہیں پا رہا تھا۔

ارحام کال ڈسکنیکٹ کرتے اپنے پاؤں میں چپل اڑستا جلدی سے اپنے کمرے سے نکلا۔

بہت مشکل سے وہ ایک کمرے کے دروازے تک آیا تھا۔

وہ دروازہ دھکیلتا کمرے میں داخل ہوا جہاں ارحاب گہری نیند سو رہا تھا۔

ارحام دروازہ بند کرتا اس کے قریب بیڈ پر آ کے بیٹھ گیا ۔

"ب..بھائی." ارحام نے آہستہ سے اسے پکارا ۔

"بھائی اُٹھیں نا." ارحام نے اب کی بار اسے جھنجھوڑ کر اٹھایا.

"خیریت ارحام تم رو کیوں رہے ہو؟" ارحاب یوں جھنجھوڑ کر اٹھائے جانے پر تھوڑا تپا تھا مگر ارحام کے چہرے پر آنسوں دیکھ فکر مند ہوا ۔

"ب..بھائی وہ روحان کی ڈیتھ ہو گئی ہے." ارحام کہتے ساتھ ہی اس کے کندھے سے لگ پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہو گیا تھا.

ارحاب بھی اپنی جگہ اس خبر پر شاک میں آ گیا تھا ۔

"تمہیں یقین ہے؟" ارحاب کو جیسے شک تھا.

"ہاں, ہاسپٹل سے کال آئی ہے." ارحام نے موبائل لاگ کھول کر ارحاب کے آگے کیا ۔

"اللہ پاک اس کی مغفرت فرمائے." ارحاب نے ارحام کو سینے سے لگاتے کہا ۔

"آمین!" ارحام نے زیرے لب کہا ۔

"جاؤ کپڑے تبدیل کر کے آؤ چلتے ہیں فلحال کسی کو مت بتانا." ارحاب اسے ضروری ہدایات دیتا بیڈ سے اُٹھا .

وہ دونوں جیسے ہی حویلی کا دروازہ کھول کر باہر قدم رکھ ہی رہے تھے کے انہیں اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی ی۔

"ماں کیوں ایسی حرکتیں کرتی ہیں آپ ." ارحام نے پیچھے مڑتے خفا ہوتے کہا .

"تم دونوں ایسی حرکتیں کیا ہی مت کرو ." رائنہ بیگم نے دوبدو جواب دیا .

"اچھا کہاں جا رہے تھے یوں چوروں کی طرح تم دونوں ؟" رائنہ بیگم نے سوال داغا .

"ماں میری بات سنیں ابھی ہمارا جانا بہت ضروری ہے کل صبح آپ کو پتا چل جائے گا." ارحاب نے انہیں پیار سے مخاطب کیا .

"مجھے نہیں بتاؤ گے تو یہاں سے قدم باہر نہیں رکھنے دوں گی." رائنہ بیگم نے جیسے انہیں دھمکایا .

"آپ کو پتا ہے کبھی کبھی آپ بہت زیادہ ہی ضدی ہو جاتی ہیں, اب پلیز ایک لفظ بھی نہیں کہیے گا جو میں کہہ رہا ہوں سکون سے سن لیں, ارحام کو کال آئی تھی ہاسپٹل سے کے روحان کی ڈیتھ ہو گئی ہے."

ارحاب کی بات سے انہیں صدمہ لگا تھا.

"پلیز جب تک ہم کنفرم نہیں کر لیں تب تک خاموش رہیے گا." ارحام نے انہیں سمجھایا.

"ٹھیک ہے تم لوگ جاؤ." رائنہ بیگم خود کر کنٹرول کرتیں انہیں کہتی اپنے کمرے میں چلی گئیں.

ارحاب اور ارحام ہاسپٹل کے لیے نکل آئے, یہ سفر بہت ہی کٹھن تھا.

"ارحام." گاڑی کے شہر میں داخل ہوتے ہی ارحاب نے اسے پکارا.

"ج..جی." ارحام نے بمشکل جواب دیا.

"ہمیں حوصلہ رکھنا ہے." ارحاب نے اس کا کندھا تھپتھپاتے سمجھایا.

"بھائی اس نے مجھے اتنے سارے میسجز کیے کاش میں پہلے دیکھ لیتا تو ایسا نہ ہوتا." ارحام رو دیا.

"اُس چیز کے لیے خود کو بلیم مت کرو جو تمہارے بس میں ہی نہیں ہے, اس کی قسمت میں یہی وقت لکھا تھا." ارحاب نے اسے رسان سے سمجھایا.

"پھر آپ خود کو کیوں بلیم کرتے ہیں؟" ارحام نے اب کی بار ایک مشکل سوال کر دیا تھا .

"اُن باتوں کو رہنے دو تم ابھی چھوٹے ہو." ارحاب نے سہولت سے اس کی بات ٹال دی .

ان باتوں کے چلتے ہاسپٹل کے قریب پہنچ چکے تھے .

کار پارک کرتے وہ دونوں ہمت کرتے داخل ہوئے ارحاب نے ریسیپشن پر بیٹھی لڑکی سے پوچھا جس نے اُنہیں راستہ بتایا .

وہ دونوں کوریڈور میں چل رہے تھے جب اُنہیں ایک پولیس آفیسر نظر آیا جس کی نظر ان پر پڑی تو اس کی آنکھوں میں شناسائی نظر آئی .

"السلام علیکم مسٹر ارحاب ہمیں افسوس ہے." پولیس آفیسر نے آگے بڑھ کر سلام کے ساتھ تعزیت کی .

"وعلیکم السلام, آپ یہاں کیوں ہیں؟" ارحاب نے سلام کا جواب دیتے تیکھے لہجے میں سوال کیا .

"یہ ایک پولیس کیس ہے اس لیے ہم یہاں ہیں." پولیس آفیسر نے کانفیڈنس سے جواب دیا .

"یہ پولیس کیس نہیں بنے گا یہ آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی اس کا مطلب ہے آپ اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔" ارحاب نے جتانے والے انداز میں کہا۔

"بھائی پہلے ہمیں حالات کا جائزہ لینا چاہیے ویسے بھی یہ کل تک واپس چلے جائیں گے۔" ارحام کو فکر تھی تو اپنے دوست کی۔

"جی تو آپ بتا دیں کیا ہوا اور یہ حادثہ کیسے پیش آیا؟" ارحاب نے ارحام کی بات مان کر اس پولیس آفیسر سے پوچھا۔

"جس گاڑی سے ٹکر ہوئی ہے اس میں ایک لڑکا اور دو لڑکیاں تھیں, ایک لڑکا اور لڑکی ایک گاؤں کے سردار کے پوتا پوتی ہیں اور دوسری لڑکی ایک پولیس آفیسر کی ہی بیٹی ہے۔" پولیس آفیسر نے تفصیلات دیں۔

"کیا واقعی وہ شخص روحان ہے؟" ارحاب نے ایک بار پھر کنفرم کرنا چاہا۔

"جی ہاں وہی ہے, ہمیں ان کا آئیڈنٹٹی کارڈ ملا ہے۔" پولیس آفیسر نے کارڈ ارحاب کی جانب بڑھاتے جواب دیا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"جن کی گاڑی سے ٹکر ہوئی کیا آپ نے ان سے بیانات لیے ؟" ارحاب نے سوال کیا .

"لڑکا خود زخمی ہے اس لیے نہیں لے سکے اور لڑکیوں سے میں نے خود ابھی تک بیان نہیں لیا ہے. "

پولیس آفیسر نے بتایا .

"چلو میں بات کرتا ہوں. " ارحاب نے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا .

کوریڈور میں ایک کرسی پر ہاتھوں میں سر گرائے نینا بیٹھی تھی .

ارحاب کی نظر روم کے دروازے کے قریب پڑی کرسی پر بیٹھی لڑکی پر گئی جس کے ہاتھ, شال اور کپڑے خون سے لال تھے, وہ مسلسل فرش کو گھورے جا رہی تھی.

"انابیہ!" ارحاب کی آواز پر نینا نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا.

"آپ جانتے ہیں اِنہیں ؟" پولیس آفیسر نے حیرت سے پوچھا .

"انابیہ تم یہاں کیسے ؟" ارحاب نے جلدی سے جا کر انابیہ کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے سوال کیا .

"انابیہ مجھ سے بات کرو بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے ؟" ارحاب نے اسے جھنجھوڑا.

"وہ شاک میں ہے. " انابیہ کی جگہ نینا نے جواب دیا .

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"کیا آپ مجھے بتا سکتی ہیں کیا ہوا تھا؟" ارحاب اب اس کی جانب ہوا تھا .

"ہم بہت خوش تھے پھر اچانک سامنے ایک پپی آ گیا اسے بچانے کی چاہ میں بلال نے گاڑی کو جلدی سے موڑا ہی تھا کے اچانک سے کوئی ی حولیہ محسوس ہوا بہت کوشش کے باوجود ٹکر سے نہیں بچا پائے, ہمیں کچھ سمجھ نہیں آیا لیکن انابی جلدی سے گاڑی سے نکل کر باہر گئی پھر اس لڑکے نے کچھ بات کی انابی سے اور بیہوش ہو گیا ایسا ہمیں لگا لیکن انابی نے کہا وہ مر چکا ہے, انابی اسے جلدی یہاں لائی تھی مگر وہ واقعی مر چکا تھا." نینا نے ساری بات انہیں بتا دی.

ارحاب نے مڑ کر ایک افسوس بھری نظر انابیہ پر ڈالی.

"آپ کے گھر میں اس حادثے کا کسی کو پتا ہے؟" ارحاب نے نینا سے سوال کیا .

"نہیں." نینا نے مختصر جواب دیا .

"ٹھیک ہے میں منیر صاحب کو بتا دیتا ہوں, یہ ایک پیچیدہ معاملہ ہے بڑوں کو معلوم ہونا چاہیے."

ارحاب نے جیب سے موبائل نکالتے ہوئے کہا.

"نہیں پلیز انہیں نہیں بتایئے گا." نینا نے منیر صاحب کا نام سنتے ہی جلدی سے کہا .

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"آپ کو پتا ہو گا کے ہمارا بہت بڑا نقصان ہوا ہے اور اس کے نتیجے سے آپ ناواقف نہیں ہوں گے."

ارحاب کو برا لگا تھا نینا کے ری ایکشن پر جس کا وہ اظہار کر گیا.

"ان کے خاندان میں اس لڑکی کے علاوہ کوئی نہیں ہے جو خود اتنے صدمے میں ہے ایسا لگ رہا ہے وہ اس کا سگا بھائی ہو."نینا نے ارحاب کی سخت بات پر اسے ویسا ہی جواب دیا.

"ہمیں احساس ہے مگر..وہ لڑکی ونی میں نہیں جا سکتی کیونکہ وہ کزن ہے بلال کی بہن نہیں."نینا نے جیسے اپنی دوست کو بچانے کی کوشش کی .

"ہم لاکھ ونی کے خلاف سہی مگر اس کی فیملی بدلا لیے بغیر سکون سے نہیں بیٹھے گی."ارحاب کی جگہ ارحام نے جواب دیا .

"کوئی بڑا بھائی ہو گا اس کو کال کر کے بتاؤ, کل تک ونی ویسے بھی لی جائے گی ہمارے خاندان میں تب تک دفناتے نہیں جب تک ونی گھر نہ آجائے,وقت ہے ساتھ گزارنے دو گھر والوں کو."ارحاب نے اسے باور کروایا تھا کے اب اس کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں بچا ہو .

"میں ماہیر بھائی کو بتانا چاہوں گی."نینا نے ایک بہتر راستہ چنا .

"ٹھیک ہے نمبر بتاؤ." ارحاب نے جلدی سے کہا .

نینا کے نمبر بتاتے ہی ارحاب نے کال کی تھی جس کی دوسری طرف بیل جا رہی تھی .

"السلام علیکم میں ارحاب حیدر شاہ بات کر رہا ہوں۔" ارحاب نے کال ریسیو کرتے ہی بات شروع کی۔

"وعلیکم السلام، خوشی ہوئی سن کر مگر میں سمجھا نہیں آپ نے مجھے رات کے اس پہر کال کیوں کی ہے؟" دوسری طرف سے ماہیر کی آواز سنائی دی۔

"آپ کے کزن بلال کی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔" ارحاب سیدھا مدعے کی بات پر آیا۔

"کیا! وہ تینوں ٹھیک ہیں؟" اب کی بار ماہیر کی بات میں فکر تھی۔

"بلال ایمرجنسی میں ہے اور لڑکیاں ٹھیک ہے، مگر ایک اور بات ہوئی ہے جس کے لیے اسی وقت آپ کو آنا پڑے گا۔" ارحاب نے ایسی بات یوں کال پر بتانا مناسب نہیں سمجھی اس لیے وہیں آنے کا کہہ دیا۔

"جی آپ لوکیشن بھیجیں میں آتا ہوں۔" ماہیر نے جلدی سے کہا۔

ارحاب نے ماہیر کو لوکیشن سینڈ کر دی تھی۔

آدھے گھنٹے میں ماہیر رافع کو ساتھ لیے وہاں پہنچا تھا۔

"نینا۔"رافع کی نظر نینا پر پڑی تھی۔

"بھائی۔۔وہ۔۔"نینا بولتے بولتے رو پڑی تھی۔

"ب۔بلال ٹھیک ہے؟"رافع اور ماہیر کا دل ابھی تک بلال میں اٹکا ہوا تھا۔

"وہ ابھی ایمر جنسی میں ہی ہیں مگر اس کی وجہ سے ہمارے کزن کی ڈیتھ ہوئی ہے۔"ارحاب نے بیچ میں کہا۔

"کیا مطلب؟ل۔۔لیکن بلال بہت اچھی ڈرائیونگ کرتا ہے ایسا نہیں ہو سکتا۔"رافع نے بے یقینی سے کہا۔

"وہ سچ کہہ رہے ہیں۔"نینا نے ارحاب کی بات تصدیق کی۔

"لیکن۔۔نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔"ماہیر کے لہجے میں خوف تھا۔

"گڑیا۔۔یہ سب۔۔"ماہیر جلدی سے گم صم بیٹھی انابیہ کی طرف بڑھا۔

"وہ اس لڑکے نے اس کے ہاتھوں میں ہی دم توڑا ہے اس لیے وہ ڈر گئی ہے۔" نینا نے وضاحت کی۔

"مسٹر ماہیر آپ اپنی بہن کو اور انہیں لے جائیں کیونکہ اس خبر کے بعد اس کے لیے جرگہ ہو گا۔" ارحاب نے ماہیر کو یاد دلایا۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا میری بہن ونی میں نہیں جاسکتی۔" ماہیر ارحاب کی بات پر بھڑتے اس کا گریبان پکڑ کر غرایا۔

"ماہیر۔۔ یہ ہاسپٹل ہے۔" رافع آگے بڑھتے بولا۔

"رافع۔۔ رافع میں اپنی بہن نہیں دے سکتا۔۔ نہیں میں جی نہیں سکتا اس کے بغیر پلیز۔۔ کہو یہ خواب ہے۔" ماہیر کا غصہ اب آنسوں کی شکل لے چکا تھا۔

"افسوس سے ایسا نہیں ہے یہ حقیقت ہے اور ہم بے بس ہیں۔" رافع دل پر پتھر رکھ سنجیدگی سے گویا ہوا۔

"رافع نہیں وہ۔۔ وہ میرا سب کچھ ہے اس کے بغیر ماہیر کا کوئی وجود نہیں ہے وہ مجھ سے دور نہیں ہو سکتی۔" ماہیر روتے ہوئے بولا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ماہیر۔۔۔مجھے بھی بہت عزیز ہے وہ مگر۔۔شاید اس کی قسمت خراب ہی تھی ہم سمجھ ہی نہیں پائے کبھی۔"رافع بھی رو دیا۔

"اگر آپ دونوں ایسا کر رہے ہیں پھر بلال کو کون سنبھالے گا۔"ارحاب نے ان کی حالت دیکھتے کہا۔

"تم جانتے ہی نہیں کیسے کیسے کس کس مقام پر کس طرح میں نے اس کی حفاظت کی ہے مگر۔۔اب اتنی بڑی تکلیف کے آگے میں اس کے ساتھ نہیں ہوں گا یہی تکلیف مار رہی ہے،اور بلال شاید رونقیں بھول جائے اپنے ساتھ ظلم کرے گا۔"ماہیر روتے ہوئے بولا۔

"ماہیر وہ۔۔جینا چاہتی تھی لیکن۔۔آغا جان نے۔۔لیکن اب رہیں وہ ماضی میں اور یہ معصوم نفرتیں جھیلے گی۔"رافع کہتے ساتھ ایک بار پھر اس کے گلے لگ گیا

وہ ایک دوسرے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روئے تھے۔

****

طے شدہ وقت کے مطابق اس وقت حیات خان کے گاؤں میں جرگہ لگا تھا۔

شاہ خاندان کے تمام مرد حضرات اس جرگے میں شامل ہوئے تھے۔

ارحاب اور منیر خان کی نظریں ملیں تھیں جن پر ارحاب کو شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔

"سردار حیات سائیں جرگہ شروع کریں؟" پنچائت کے سربراہ نور محمد نے اجازت چاہی۔

"جی شروع کریں۔" حیات خان کے لہجے میں لرزش تھی۔

"ہمیں افسوس ہے جواد شاہ آپ کے بیٹے کی موت کا، روحان شاہ کی موت کافی افسوسناک ہے اور یہ خان حویلی کے بیٹے بلال منیر سے ہوا ہے جس کے نتیجے میں آج یہ پنچائت لگی ہے میں چاہتا ہوں سردار مظہر شاہ جو فیصلہ کریں وہ خان سائیں آپ کو ماننا پڑے گا، کوئی بھی شخص کوئی اعتراض نہیں اٹھائے گا۔" نور محمد نے مُہذب انداز میں بات کہی تھی۔

"سب سے پہلے بلال کا بیان لیا جائے جو بہتر ہے۔" نواز بیچ میں بولا جو روحان کا بڑا بھائی ہے۔

"بلال ابھی تک ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہے، اسے ہوش نہیں آیا ہے اور ڈاکٹرز کا کہنا ہے کے ہو سکتا ہے اس کی یادداشت پر اثر پڑا ہو۔" منیر صاحب نے حوصلہ کرتے وضاحت دی۔

"اس کے ساتھ جو لوگ تھے ان سے ماجرا جانا جائے۔" نواز نے ایک اور تجویز پیش کی۔

"ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ دونوں لڑکیاں ہیں اور آپ واقف ہوں گے عورتیں جرگے میں نہیں آتیں۔" شبیر صاحب نے جواب دیا۔

"نواز پہلے سردار مظہر شاہ کچھ کہیں تو ٹھیک رہے گا۔" نور محمد نے نواز کو ٹوکا۔

"اصول یہی ہے جان کے بدلے ہمیں ونی ہی چاہیے۔" سردار مظہر شاہ کی بات پر کئی چہروں کے رنگ اُڑے تھے جن میں ارحاب بھی شامل تھا۔

"ہم جانتے ہیں آپ کا نقصان بہت بڑا ہے لیکن۔۔ونی سے آپ کا بچہ واپس تو نہیں آجائے گا۔" شبیر صاحب پہلی بار میں ہی بات سن کر غصہ ہوئے تھے۔

"شبیر صاحب آپ بھول رہے ہیں وہ ایک انسان تھا اگر آپ کو اپنی بیٹی اتنی پیاری ہے تو ہمیں بھی اپنا بیٹا بہت عزیز تھا۔" جواد شاہ شبیر کی بات پر بپھر کر بولے۔

"اگر ہوتا تو یوں رات کے ایک بجے سڑکوں میں نشے کی حالت میں نہ مرتا۔" رافع نے طنز کیا۔

"جواد خاموش بیٹھو۔" مظہر شاہ نے داماد کو ٹوکا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"دیکھیں ہماری آپ سے کوئی دشمنی نہیں ہے، اصول کی بات کریں تو اصول یہی ہے جس سے ہوا ہے اس شخص کی بہن یا بیٹی لیکن اس کی بہن نہیں ہے۔" حیات خان نے تحمل کا مظاہرہ کرتے کہا۔

"آپ کیا ہم سے یہاں مذاق کرنے آئے ہیں، آپ کے گھر میں بیٹی ہے اتنا ہم بھی جانتے ہیں۔" مظہر شاہ بھی اب ان کی بات کا برا مان گئے۔

"وہ بیٹی ہے مگر شبیر خان کی اور بلال منیر کا بیٹا ہے۔" حیات خان نے مظہر شاہ کی نالیج میں اضافہ کیا۔

"وہ کسی کی بھی بیٹی ہے مگر وہ حویلی کی بیٹی ہے اور ہمیں ونی میں چاہیے۔" مظہر شاہ اپنے فیصلے پر اٹکے ہوئے تھے۔

"وہ ہمارے خاندان کی اکلوتی بیٹی ہے اور وہ بھی آپ کو دے دیں یہ تو ناانصافی ہے۔" شبیر خان نے سنجیدگی سے کہا۔

"پیارے داداجان ویسے نواز پہلے ہی شادی شدہ ہیں تو کیا لڑکی ونی میں آپ اپنے لیے لیں گے؟" کب سے خاموش بیٹھے ارحاب نے اچانک سے ٹونٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"ارحاب۔۔۔تمہارے لیے ونی لے رہا ہوں۔"مظہر شاہ نے بھی پوتے کو کرارہ جواب دینے کے لیے ایسے ہی بات چھیڑ دی۔

اس بات پر وہاں موجود ہر شخص اپنی جگہ چپ ہو گیا تھا۔

"آپ بخوبی جانتے ہیں مجھے آپ کے یہ چونچلے پسند نہیں ہیں اس لیے مجھے بیچ میں مت گھسیٹیں۔"
ارحاب نے ان کی بات پر چڑ کر کہا۔

"ارحاب میں نے کہہ دیا مطلب کہہ دیا بات ختم، وہ لڑکی ونی ہوگی اور تم اسے قبول کرو گے۔"مظہر شاہ فیصلہ اس پر تھوپنے والے انداز میں بولے۔

"پیارے داداجان اگر آپ چاہتے ہیں ایسا ہو تو میری کچھ شرائط ماننا پڑیں گی۔"ارحاب ایسے بولا جیسے پہلے ہی کسی موقع کے انتظار میں تھا۔

"ارحاب یہاں مذاق ہو رہا ہے؟"مظہر شاہ نے پوتے کی حرکتوں پر زچ ہوتے پوچھا۔

"پیارے داداجان اپنی زندگی کا سکون برباد کر رہا ہوں آپ کی فرمانبرداری کر کے لوگوں کی بددعائیں لے رہا ہوں اتنا حق بنتا ہے۔"ارحاب نے انہیں جتایا۔

"ٹھیک ہے کہو۔" مظہر شاہ کو اب اس لڑکے کی بات ماننا ہی بہترین حل لگا۔

ارحاب کی یہی خاصیت تھی وہ مظہر شاہ جیسے لوگوں کو انگلیوں پر نچانا اچھے سے جانتا تھا۔

"پہلی شرط نکاح مسجد میں ہو گا، آپ، چاچو اور میرے یہ دونوں بھائی میرے ساتھ چلیں گے۔"

ارحاب نے پہلی شرط ہی ایسی رکھ دی تھی جس پر وہاں کچھ لوگوں کو آگ ہی لگ گئی۔

"یہ کیا طریقہ ہے ہمارے گاؤں میں ونی کا نکاح جرگے میں ہوتا ہے اور لڑکی بھی وہیں آتی ہے ہمیں یہ منظور نہیں ہے۔" جواد شاہ نے غصے سے کہا۔

"وہ ونی میں آرہی ہے یا کبھی عام حالات میں آتی وہ ارحاب حیدر شاہ کی بیوی بننے جارہی ہے اور میں اچھے سے اپنے سے جڑی عورتوں کی عزت کروانا جانتا ہوں اس بات سے دادا جان واقف ہیں۔"

ارحاب نے جواد شاہ کو دوٹوک جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ارحاب کی بات مانی جائے گی۔" مظہر شاہ نے اُنہیں بحث میں پڑتے دیکھ بیچ میں کہا۔

"دوسری شرط میری ماں کو میرے ساتھ حویلی سے باہر جانے کی اجازت ملے گی۔" ارحاب کی اگلی شرط نے مظہر شاہ کو بھی چونکا دیا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ارحاب گھر کی باتیں جرگے میں کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"مظہر شاہ نے خود پر ضبط کرتے کہا۔

"گھر کی بات نہیں ہے پورے گاؤں کی بات ہے بلکہ عورت کے حقوق کی بات ہے، غیرت اور ونی کی بات پر بیٹیوں کو سولی چڑھاتے آپ لوگوں کا دل نہیں کانپتا لیکن اگر مرد مر گیا تو عورت تا عمر کال کوٹھڑی میں بند رہے یہ کونسا انصاف ہے؟ اگر مجھے ونی مل بھی گئی پھر ہانیہ؟ اس کو آپ ہمیشہ کے لیے حویلی میں قید کر دیں گے، اس کی مسکراہٹ چھین لیں گے، اسے رنگوں سے دور کر دیں گے اس ناانصافی پر آج نہیں بولوں پھر کب بولوں؟ اس کے بھائیوں کو احساس نہیں ہے پر مجھے ہے کیونکہ میرے باپ نے مجھے عورت کی عزت کرنا سکھائی ہے۔"ارحاب ان کی بات پر بھڑک اُٹھا تھا۔

"اگر آپ لوگوں کو اعتراض نہ ہو تو اس معاملے میں میرے پاس حل ہے۔" اتنی دیر خاموش رہنے کے بعد بلآخر ان کی بحث کو دیکھتے ماہیر نے خاموشی توڑی۔

"حل؟ اس کا کیا حل ہوگا وہ میرے بیٹے کو کھا گئی ہے اور تم کہہ رہے ہو حل ہے۔"جواد شاہ سیخ پاہ ہوئے۔

"روحان کی منگ کا رشتہ ہمارے گھر میں کر دیں۔"ماہیر نے جواد شاہ کی بات کو نظر انداز کرتے اپنی تجویز پیش کی۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ماہیر بیٹا آپ کے دماغ پر اثر ہو گیا ہے؟ ہمارے گھر میں مطلب کون؟" حیات خان پوتے کی بات پر حیرت میں بولے۔

"میں نکاح کرنے کو تیار ہوں۔" ماہیر کی جگہ رافع نے جواب دیا۔

"لیکن ابا میری بیٹی؟" طاہر شاہ نے رافع کی بات سن کر مظہر شاہ کو مخاطب کیا۔

"فکر مت کریں وہ ونی میں نہیں جائے گی وہ عزت و احترام سے آپ کے گھر سے ہی رخصت ہو گی۔" منیر صاحب نے طاہر شاہ کو تسلی دی۔

"ٹھیک ہے ہانیہ کا رشتہ رافع خان کو دیا جائے گا اور ارحاب کی شرط بھی مجھے منظور ہے۔" مظہر شاہ آج اپنے پوتے کے آگے کمزور پڑ گئے تھے۔

"اس کا مطلب ہے ہم اپنے آخری فیصلے پر پہنچ چکے ہیں، شبیر خان کی بیٹی ارحاب حیدر شاہ کو ونی میں دی جائے گی اور شاہ خاندان کی بیٹی کا نکاح رافع منیر خان سے کیا جائے گا، جرگہ ختم ہوتا ہے۔" نور محمد نے جرگے کا آخری فیصلہ سنایا۔

اس فیصلے پر ماہیر نے زور سے آنکھیں میچی تھیں کئی آنسوں اس کے چہرے پر پھسلے تھے۔

"ماہیر۔۔۔مردِان محفلوں میں روتے اچھے نہیں لگتے۔"نواز نے اپنی جگہ سے اُٹھتے ماہیر پر طنز کیا تھا۔

"بیٹیوں کے نصیب اچھے اچھوں کو رولا دیتے ہیں نواز شاہ خدا سے دعا ہے تمہیں کبھی بیٹی کا غم نہ ملے۔"رافع نے دوبدو جواب دیا۔

ماہیر اور رافع ساتھ حویلی کی جانب چل دیئے۔

****

خان حویلی کی عورتیں جرگے میں گئے مردوں کا انتظار کر رہی تھیں۔

حیات خان کے داخل ہوتے ہی سلمہ بیگم جلدی سے اُن کی طرف بڑھیں۔

"سائیں کیا فیصلہ ہوا؟"سلمہ بیگم نے آس لیے پوچھا۔

"پنچائت نے ونی میں گڑیا کو دینے کا فیصلہ کیا ہے۔"شبیر خان نے رنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا!نہیں آغاجان میری بیٹی نہیں وہ بچی ہے ابھی اس پر اتنا بڑا ظلم مت کریں۔"مہرالنساء بیگم روتے ہوئے بولیں۔

"اس کے علاوہ کوئی حل ہی نہیں تھا، پنچائت کا فیصلہ ہے ہم خلاف ورزی نہیں کر سکتے۔" حیات خان نے صوفے پر بیٹھتے کمزور آواز میں جواب دیا۔

"اس معصوم کے ساتھ اتنا بڑا ظلم مت کریں، وہ۔۔وہ اتنی بڑی ذمیداریاں نہیں اُٹھا سکتی۔" رفعت بیگم بھی انابیہ کے حق میں بولے بغیر نہیں رہ سکیں۔

ماہیر خاموشی سے آکر سیڑیوں پر بیٹھ گیا۔

"مجبوری ہے قدرت نے یہ مقدر میں لکھا تھا اور ہم اس کے مقدر سے کبھی لڑ نہیں سکتے۔" حیات خان نے گہرا سانس لیتے کہا۔

"آپ سب کو شوق تھا اس کے دوسرے گھر جانے کا اس کے سدھرنے کا اب رونے کے بجائے خوش ہوں کیونکہ وہ واقعی ایسے گھر جا رہی ہے جہاں اسے لوگ نفرت کریں گے اور اس سے مشقت کروائیں گے۔" ماہیر نے ان سب کی بات پر طنز کیا۔

"ماہیر ہم اس کے دشمن نہیں ہیں، وہ ہمیں بہت عزیز ہے مگر عورت کو کچھ معاملوں میں محدود رہنا پڑتا ہے۔" سلمہ بیگم نے ماہیر کی بات پر چڑتے کہا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ایک اور فیصلہ بھی کیا گیا ہے۔" شبیر صاحب نے سنجیدگی سے بات شروع کی۔

"تایا ابو۔" رافع نے جیسے اُنہیں چپ رہنے کو کہا۔

"اس لڑکے کی منگ کی شادی رافع سے ہو گی۔" منیر صاحب نے جلدی سے پوری بات کہہ دی۔

"کیا! تم لوگوں کا دماغ خراب ہو چکا ہے جو ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔" سلمہ بیگم بدمزہ ہوتے بولیں۔

"اس بات کو یہیں رہنے دیں اور انابی کو لائیں تاکہ اسے کچھ سمجھا دیں۔" ماہیر نے سلمہ بیگم کو بگڑتے دیکھ جلدی سے موضوع بدل دیا۔

سلمہ بیگم ایک گھوری سے رافع اور ماہیر کو نوازتیں اوپر کی جانب چلی گئیں۔

"انابی۔۔پیاری بیٹی میں اندر آجاؤں۔" سلمہ بیگم نے محبت سے پوتی کو پکارا۔

سلمہ بیگم کوئی جواب نہ پا کر خود ہی کمرے میں چلی آئیں جہاں وہ بیڈ پر خاموش بیٹھی اپنے ہاتھوں کو گھور رہی تھی۔

"انابیہ میں نہیں جانتی تم لوگوں کے ساتھ کیا ہوا لیکن جانتی ہوں اس جاتے شخص نے کچھ ایسا ضرور کہا ہے جس نے تمہیں چپ لگا دی ہے، لیکن مرنے والے کے ساتھ مرا نہیں جاتا کیونکہ جب تک سانس ہے ہمیں جینا ہے۔" سلمہ بیگم نے پوتی کے ماتھے کا بوسا لیتے محبت سے سمجھایا۔

"اچھا سنو نیچے چلو آغا جان کو تم سے کوئی بات کرنی ہے۔" سلمہ بیگم نے انابیہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے نرمی سے کہا۔

انابیہ کچھ دیر بیٹھی رہی لیکن پھر اپنی جگہ سے اُٹھی جس کا مطلب تھا وہ ان کے ساتھ جائے گی۔

سلمہ بیگم کے ساتھ سیڑیوں سے انابیہ اداس چہرہ لیے آ رہی تھی جس نے ماہیر کو مزید کمزور کر دیا تھا۔

"میری پیاری بیٹی۔" حیات خان نے اُٹھ کر پوتی کو سینے سے لگاتے حسرت سے کہا۔

"یہاں بیٹھو مجھے بات کرنی ہے۔" حیات خان نے اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"انابیہ مجھے افسوس ہے میری لاکھ کوششوں کے باوجود میں تمہیں ونی ہونے سے نہیں بچا پایا۔" حیات خان یہ الفاظ ادا کرتے اسے سینے سے لگاتے پھوٹ پھوٹ کر رو دیئے۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"میں دنیا کا سب سے بدنصیب باپ ہوں جو کبھی اپنی بیٹیوں کی حفاظت نہیں کر پایا۔" حیات خان روتے ہوئے بولے۔

"بابا!" شبیر صاحب نے باپ کے کندھے پر ہاتھ رکھ انہیں حوصلہ دینا چاہ۔

"میں تم پر پابندیاں لگاتا تھا اس لیے کے ان حادثوں سے بچا سکوں لیکن قسمت تمہیں خود اس موڑ پر لے آئی اور میں مجبور ہو گیا ہوں میری جان سے عزیز بیٹی اپنے آغا جان کو معاف کر دینا۔" حیات خان انابیہ کو قیمتی اثاثے کی طرح سینے میں چھپا رہے تھے۔

انابیہ یہ فیصلہ سننے کے بعد بھی خاموش تھی۔

کتنی ہی دیر حیات خان پوتی کو سینے سے لگائے روتے رہے تھے۔

"بابا پانی پیئیں۔" شبیر صاحب نے پانی کا گلاس ان کی جانب بڑھایا۔

"آغا جان حوصلہ رکھیں ایسے کریں گے تو وہ دل پر لے گی پھر کیسے نبھا سکے گی۔" رافع نے حیات خان کو سمجھانے والے انداز میں کہا۔

ماہیر سیڑیوں سے اُٹھ کر انابیہ کے پاؤں کے قریب بیٹھ گیا۔

"انابی بھائی کو معاف کر دینا۔" ماہیر نے اس کے ہاتھ پکڑ کر شرمندگی سے کہا۔

منیر صاحب کا موبائل رِنگ ہوا تھا۔

"ارحاب کی کال ہے۔" منیر صاحب نے ان سب کو اپنی طرف دیکھتے کہا۔

"السلام علیکم منیر صاحب۔" ارحاب نے کال پک ہوتے ہی سلام کیا۔

"وعلیکم السلام ارحاب خیریت ہے کال کی کوئی خاص وجہ تھی؟" منیر صاحب نے سلام کا جواب دیتے پوچھا۔

"جی وہ دراصل چاچاسائیں کہہ رہے تھے کے پہلے آپ رافع کا نکاح کر کے ہانیہ کو رخصت کر کے جائیں اس کے بعد میرا نکاح ہو گا۔" ارحاب نے اُنہیں طاہر شاہ کا پیغام دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔" منیر صاحب نے مختصر جواب دیا۔

"انابیہ ٹھیک ہے؟" ارحاب کے لہجے میں فکر تھی۔

"نہیں، سب کے اتنے بولنے پر بھی ہنوز خاموش ہے۔" منیر صاحب نے افسوس سے کہا۔

"سمجھ سے باہر ہے یہ لڑکی کبھی اتنا فضول بولتی ہے اور اب جب بولنا ضروری ہے تب خاموش ہے۔"

ارحاب انابیہ کی حرکت پر زچ ہوا۔

"تم خیال رکھنا اس کا وہ قیمتی ہے۔" منیر صاحب نے حسرت سے کہا۔

"دیکھا جائے گا فلحال مجھے چلنا ہو گا۔" ارحاب نے بات بدل دی۔

ارحاب نے جلدی سے کال منقطع کر دی۔

"وہ چاہتے ہیں کے پہلے ان کی بیٹی کو رخصت کر کے جائیں بعد میں ونی لی جائے گی۔" منیر صاحب نے انہیں آگاہ کیا۔

"کاش وہ ہم سے ونی نہ لیں۔" ماہیر نے حسرت سے کہا۔

"ماہیر اُٹھو تم لوگ روگ مناؤ گے تو مزید تکلیف ہو گی اس سے اچھا ہے بہن کو حوصلہ دو۔" شبیر صاحب بیٹے کو ٹوکا۔

"کاش بہنوں کے بغیر جینا اتنا آسان ہوتا جتنا آپ کہہ رہے ہیں۔" ماہیر نے طنزیہ انداز میں جواب دیا تھا۔

"اس بحث کو رہنے دو اور چلو کم سے کم ہم ہی اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہیں اس بچی کو عزت سے رخصت کر کے لائیں، اور دوسری بات سن لو سب وہ بچی ہماری بیٹی ہی ہو گی کوئی اس کے ساتھ بد سلوکی نہیں کرے گا اور نہ کسی طرح کا طعنہ یا طنز آئی سمجھ بات۔" آغا جان نے ان سب کو ہدایات دیں۔

"جی آ گئی ہے۔" سب نے فرمانبرداری سے انہیں جواب دیا۔

خان حویلی کے مرد ہی شاہ حویلی گئے تھے جہاں رافع اور ہانیہ کا نکاح ہوا۔

وہ لڑکی ہانیہ طاہر سے ہانیہ رافع خان بن گئی تھی۔

اس کے اندر ڈر تھا یوں اچانک کسی انجان شخص سے جڑ جانا آسان نہیں تھا۔

خان حویلی میں اپنا استقبال دیکھ اس کے ڈر کہیں جا سوئے تھے۔

"بیٹی ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے بس قسمت نے تمہارے ساتھ کچھ ایسے معجزے کرنے تھے جو تمہارا حق تھا۔" سلمہ بیگم نے اس کے چہرے کو پڑھتے کہا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"پہلے ڈر تھا مگر اب حیرانی ہے، تایا ابو کہتے تھے کبھی کبھی آپ کی دل سے مانگی ہوئی دعائیں قبول ہو جاتیں ہیں مگر تمہاری سوچ کے بر عکس عجیب طریقے سے اس لیے حیران ہوں۔" ہانیہ نے سلمہ بیگم کی بات کا جواب دیا۔

"بس قسمت کی بات ہے کسی کی دعائیں قبول ہوئیں کوئی پیچھے رہ گیا۔" ماہیر نے ایک کونے میں بیٹھی انابیہ کو دیکھتے کہا۔

"کوئی پیچھے نہیں رہا ہے بس ہر انعام سے پہلے ایک کٹھن امتحان ہوتا ہے اسے پار کرنے کے بعد مل جائے گا۔" ہانیہ نے ماہیر کی بات پر کھوئے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

"ویسے تم پروایکٹو ہو رہی ہو شاید۔" رافع نے ہانیہ کی یوں فر فر چلتی زبان پر چوٹ کی۔

"کافی سالوں بعد موقع ملا ہے یوں بولنے کا شاید اس لیے۔" ہانیہ نے اس کی بات پر آنکھیں مٹکاتے جواب دیا۔

"یہ ارحاب بھائی دلہن ہیں؟" ہانیہ کی نظر انابیہ پر پڑی تھی۔

"ہاں!" رافع نے بوجھا بوجھا جواب دیا۔

ہانیہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر انابیہ کے پاس آکر بیٹھی۔

"کیا روحان نے میرے لیے کچھ کہا تھا؟" ہانیہ نے سوال کیا۔

انابیہ نے پہلے نظر اُٹھا کر اس نئی لڑکی کی جانب دیکھا۔

"ہانیہ ہو؟" انابیہ نے کل سے آج پہلی بار کوئی لفظ کہا تھا۔

"ہاں ہانیہ ہوں۔" ہانیہ جیسے اس کے اگلے الفاظ کی منتظر تھی۔

"روحان واقعی میں تم سے محبت کرتا تھا۔" انابیہ نے اس کا ہاتھ تھامتے کہا۔

"وہ تم سے معافی مانگنا چاہتا تھا کیونکہ ارحام اور تمہارے بیچ میں جو سب کچھ غلط ہوا وہ اس کی سازش تھی ارحام کو راستے سے ہٹانے کی۔" انابیہ نے اپنے ہاتھ آپس میں رگڑتے کہا۔

"وہ پہلے ہی میں نے اسے معاف کر دیا تھا بس میں چاہتی تھی وہ اپنے منہ سے اقرار کرے جس کے چلتے میں نے اس رشتے پر رضامند ہوئی تھی۔" ہانیہ کو پہلی بار اپنے دل کی بات کہنے کا موقع ملا تھا۔

"اس کو اس کے ماں باپ نے برا بنا دیا وہ خود برا نہیں تھا۔" انابیہ نے بھیگے لہجے میں کہا۔

"وہ اس پر دھیان نہیں دیتے تھے لیکن اب اچانک ان کی محبت دیکھ حیران ہوں۔" ہانیہ رو پڑی تھی۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"یہی مسئلہ ہے ہمارے والدین اگر ہمارے دوست بن جائیں بچے کبھی باغی نہیں بنیں گے۔" انابیہ نے اس کی بات پر کہا۔

"ارحاب کی کال آرہی ہے شاید ہمیں چلنا ہے۔" منیر صاحب نے موبائل پر آتی ارحاب کی کال دیکھ کہا۔

" ویسے انابیہ ارحاب بھائی بہت اچھے ہیں بس ان کے آگے بچوں جیسی حرکتیں مت کرنا پھر ان کا پارہ ہائی ہو جاتا ہے اور تائی امی اس دنیا کی سب سے پرفیکٹ ماں ہیں۔" ہانیہ نے ارحاب کا نام سن کر اسے بتایا۔

"اور ایک بات ارحاب بھائی پر خاندان کی ساری لڑکیوں کی نظر ہے اس لیے انہیں اپنے حسن کی جال میں کرلینا تاکہ ناز جیسی چڑیل سے وہ دور رہیں۔" ہانیہ نے انابیہ کی کان میں سرگوشی کی۔

"بہو جاکر میری بیٹی کی عبایا لے آؤ۔" حیات خان نے دل پر پتھر رکھ مہر النساء بیگم کو مخاطب کیا۔

"بابا جان یہ بہت تکلیف دہ ہے۔" شبیر صاحب آنکھوں میں آنسوں صاف کرتے کہا۔

"بہت تکلیف دہ ہے اتنی کے پوچھو ہی مت مگر۔۔۔بیٹیاں رخصت کرنی ہوتی ہیں تم بھی کسی دن ماہیر کے لیے کسی کی بیٹی رخصت کر کے لاؤ گے۔" حیات خان نے اُنہیں ایک بہترین مثال دے کر سمجھایا۔

"انابیہ تم اِس گھر میں واپس آسکتی ہو مگر تمہیں اس کے لیے اس شخص کا دل جیتنا ہو گا جس کے ساتھ اب تمہیں زندگی بتانے والی ہو اور مرد کا دل جیتنے کا بس ایک ہی طریقہ ہے اس کی ماں کا احترام دل سے کر ناوہ مکمل تمہارا ہو جائے گا۔"شبیر خان نے بیٹی کو سینے سے لگاتے اسے ایک سبق دیا تھا۔

انابیہ عبایا پہن کر خان حویلی سے نکلی تھی۔

مسجد میں پہنچ کر اسے اپنے زندگی کے کئی پل یاد آئے تھے جب وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ یہاں آیا کرتی تھی۔

اسے شدت سے بلال کی کمی محسوس ہوئی تھی جو اسے ہمیشہ چڑاتا تھا۔

مولوی صاحب نے نکاح شروع کیا تھا۔

خان حویلی کے مردوں کا دل ڈوب رہا تھا اپنی دل عزیز بیٹی کسی اور کے حوالے ہونے کے ڈر سے۔

انابیہ کے نکاح نامے پر سائن کرتے ہی مسجد کے دروازے پر کھڑے شخص نے دیوار کا سہارا لیا۔

انابیہ کی آنکھوں سے کئی آنسوں اس نکاح نامے پر گرے تھے۔

ارحاب اس وقت پُر سکون تھا لیکن وہیں حق مہر پر مظہر شاہ پیچ و تاب کھا رہے تھے۔

نکاح کے مکمل ہوتے ہی دروازے پاس کھڑا شخص وہیں زمین پر گرا تھا۔

اس کی آنکھیں عبایا سے جھانکتی اُن معصوم آنکھوں کو دیکھ رہی تھیں۔

"منیب انکل۔" اسے آخری آواز ماہیر کی سنائی دی تھی جس کے بعد آنکھوں کے آگے مکمل اندھیرہ چھا گیا۔

****

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے پرندے اپنے گھروں کو واپس لوٹ رہے تھے۔

شاہ حویلی میں ہر طرف سکوت چھایا ہوا تھا۔

ملازمین کام کر کے اپنے کوارٹرز کو واپس جا چکے تھے۔

شاہ حویلی میں صوفے پر اکیلی رائنہ بیگم اپنے ساتھی کو یاد کرتے بیٹوں کے انتظار میں بیٹھیں تھیں۔

آج ہوئے فیصلے پر ان کا دل رنجیدہ ہوا تھا۔

شاہ حویلی میں گاڑیاں داخل ہونے پر وہ اپنی جگہ سے اُٹھیں۔

کچھ ہی دیر میں سیاہ عبایا میں ارحام کے ساتھ لڑکی آتی نظر آئی تھی۔

"یہ۔۔تمہارے ساتھ کیوں آئی ہے؟ ارحاب کہاں ہے؟"رائنہ بیگم فکر مندی سے بولیں۔

"ماں وہ نکاح کے بعد وہیں کسی کو ہارٹ اٹیک آیا تھا جس کو شاید بھائی جانتے ہیں اس لیے وہ فاتح بھیا کے ساتھ ہاسپٹل گئے ہیں۔"ارحام نے انہیں وضاحت دی۔

"خوش آمدید بیٹی۔"رائنہ بیگم نے آگے بڑھ کر انابیہ کا استقبال کیا۔

انابیہ کے کانوں میں اپنے بابا کی ہدایت گونجی تھی۔

انابیہ نے احتراماً ان کے ہاتھ کا بوسہ لیا۔

"یہاں تم نقاب اتار سکتی ہو۔"رائنہ بیگم نے محبت سے کہا۔

انابیہ نے ان کے کہنے پر نقاب اتارا ایک پل کو وہ اسے تکتی ہی رہ گئیں۔

"ماں آپ بھی حیران ہو گئیں بھابھی کا حسن دیکھ کر۔" ارحام نے رائنہ بیگم کو چھیڑا۔

"چپ کر نالائق۔" رائنہ بیگم ہوش کی دنیا میں لوٹتیں اسے سنا گئیں۔

"بہت پیاری اور معصوم ہو افسوس ہے قسمت نے تمہارے ساتھ اتنا برا سلوک کیا، دعا ہے جلد یہ خوبصورت آنکھیں خوشی سے چمکیں گی۔" رائنہ بیگم نے حسرت سے انابیہ کی آنکھوں کی طرف دیکھتے دعا دی۔

"ماں اب بھابھی کو بھائی کا کمرہ دکھا دیں۔" ارحام نے انابیہ کی تھکان کا احساس کرتے رائنہ بیگم کو کہا۔

"وہ ونی میں آئی ہے ارحاب کے کمرے میں نہیں اس کی جگہ حویلی کے پیچھے بنے گاٹیج میں ہے۔" حویلی میں داخل ہوتے مظہر شاہ نے باآواز بلند کہا۔

"داداجان وہ انسان ہے کوئی جانور نہیں جو اس کھنڈر میں رہے گی۔" ارحام ان کی بات پر غصہ ہوتے بولا۔

"ارحام۔۔چپ۔" رائنہ بیگم ارحام کے یوں بولنے پر خوفزدہ ہوتیں اسے ٹوک گئیں۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ہم رات کا کھانا بنا لیتے ہیں۔" رائنہ بیگم بات بدلتیں انابیہ کا ہاتھ پکڑ کر کچن میں چلی گئیں۔

ارحام کا موڈ سخت خراب ہو چکا تھا وہ خود پر ضبط کرتا حویلی کے پچھلے حصے میں آیا جہاں وہ بوسیدہ کاٹیج تھا جو اس کے باپ کے مرنے کے بعد بند کر دیا گیا تھا۔

"بابا کاش آپ یہاں ہوتے۔" ارحام کے دل سے صدا اُبھری تھی۔

ارحام وہاں کی بجلی جلاتا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا جہاں ہر طرف جالے لگے ہوئے تھے۔

کانچ ہر طرف بکھرے پڑے تھے اور فرش و دیوار پر سالوں پرانا خون لگا ہوا تھا۔

وہاں کانچ کی میز پر مٹی سے لدھے پدھے کاغذات پڑے تھے جن پر بھی خون کے چھینٹے تھے۔

وہیں صوفے پر چاکو دھنسا ہوا تھا جس کے قریب نیچے پین پڑی تھی۔

اس پین پر بڑے بڑے حروف میں "دی گریٹ حیدر شاہ" لکھا ہوا تھا۔

وہاں ہر طرف چوہے دوڑوں میں تھے جیسے کسی ریس میں حصہ لے لیا ہو۔

اس کمرے میں ناک جلا دینے والی بدبو مچی ہوئی تھی۔

لیکن پھر بھی یہ جگہ ارحام کو سکون دیتی تھی کیونکہ یہاں کہیں نا کہیں اس کے بابا کی یادیں تھیں۔

رائنہ بیگم نے رات کا کھانا بنانے کا بہانہ بنایا تھا انابیہ کو وہاں سے ہٹانے کے لیے۔

"بیٹی مجھے معاف کر دینا یہاں یہی سب ہوتا ہے، لیکن بیٹا آج رات تمہیں ایسے ہی کاٹنی پڑے گی کیونکہ میں ابا جان کی نافرمانی نہیں کر سکتی کل میں سب صاف کروادوں گی۔" رائنہ بیگم مجبور تھیں کیونکہ وہ کم عمری میں اس خاندان میں آئیں تھیں جہاں بس مردوں کی جی حضوری ہی سکھائی گئی تھی۔

"مجھے کسی سے کوئی شکوہ نہیں ہے۔" انابیہ نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

"یہاں پیچھے سے دروازہ ہے تم وہاں چلی جاؤ اگر پھر ابا جان نے دیکھا تو طعنے دیں گے میں کوشش کروں گی کے ارحام کے ہاتھ کھانا بھجوادوں۔" رائنہ بیگم نے راستہ بتایا۔

رائنہ بیگم کی آخری بات نے انابیہ پر واضع کر دیا تھا کے وہ یہاں کسی طور سکون سے نہیں رہ سکے گی۔

انابیہ بحث کیے بغیر چپ چاپ ان کے بتائے گئے راستے پر چلتی حویلی کے پیچھے بنے گاٹیج کی طرف چلی آئی تھی جہاں کی لائٹس پہلے ہی آن تھیں۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

انابیہ نے ڈرتے ڈرتے کاٹیج میں قدم رکھا ہی تھا کے چوہا اس کے پیر کے اوپر سے چلا گیا جس نے اسے چیخنے پر مجبور کر دیا۔

ارحام اس کی چیخ سن کر ہوش کی دنیا میں لوٹا تھا۔

"معاف کر دینا۔" ارحام نے اس کی حالت دیکھتے کہا۔

"آج کے دن ہر شخص مجھ سے معافی کیوں مانگ رہا ہے آخر۔" انابیہ کی ٹون تبدیل ہوئی تھی۔

"لگتا ہے پہچان چکی ہو۔" ارحام کے چہرے کے تاثرات میں بھی تبدیلی آئی تھی۔

"ہاں اُسی رات دیکھتے پہچان گئی تھی۔" انابیہ نے اس کی بات کی تصدیق کی۔

"میں شرمندہ ہوں ہر بار میری وجہ سے برا ہوتا ہے تمہارے ساتھ۔" ارحام نے شرمندگی سے کہا۔

"نہیں بلکہ تمہاری ٹائمنگ ہی غلط ہوتی ہے ہر اس جگہ پہنچ جاتے ہو جہاں میرے ساتھ غلط ہونا یقینی ہوتا ہے۔" انابیہ نے ایک میٹھا طنز کیا۔

"ہاں شاید ایسا ہی ہے۔" ارحام نے اس کی بات پر سوچتے ہامی بھری۔

"ویسے یہاں یہ سب؟" انابیہ نے اطراف میں دیکھتے سوال کیا۔

"یہاں میرے بابا کا قتل ہوا تھا۔" ارحام کا چہرہ بجھ گیا۔

انابیہ ایک دم شاک میں آگئی تھی۔

"اب پوچھو گی پھر بھی یہاں آکر کیوں بیٹھا ہوں تو بتادوں جب میرا دل اداس ہوتا ہے میں یہاں اپنے بابا سے بات کرنے چلا آتا ہوں۔" ارحام نے اس کی آنکھوں میں موجود سوال پہلے ہی پڑھ لیا۔

انابیہ بھی ارحام کے قریب زمین پر بیٹھ گئی۔

"روحان نے کہا تھا ارحام سے کہنا مجھے معاف کردے بس وہ محبت کی رو میں بہک کر خود غرض بن گیا تھا۔" انابیہ نے روحان کے الفاظ یاد کرتے ارحام کو مخاطب کیا۔

"میں نے اس کی ہر غلطی معاف کردی ہے۔" ارحام نے زندہ دلی سے جواب دیا۔

"اس نے مجھے کہا تھا آج ہماری کار سے ہوا ایکسیڈنٹ اس کی دعا کی قبولیت ہے، وہ دعا کررہا تھا کے اس کی مجھ سے ملاقات ہوتا کے وہ مجھ سے معافی مانگے، وہ کہہ رہا تھا میرے رونے کی آواز اسے سونے نہیں دیتی تھی۔" انابیہ کی آنکھوں سے آنسوں پھسل کر اس کے گالوں پر بہہ گئے۔

"تم کیوں رورہی ہو اس میں تمہارا قصور نہیں تھا۔" ارحام نے اس کو روتے دیکھ کہا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"نہیں رو رہی ہوں اس لیے کے میرے رونے سے اسے تکلیف ہوئی ہے، اس کی دعا قبول ہوئی لیکن میری کیوں نہیں ہوئی پھر۔" انابیہ کے رونے میں شدت آگئی تھی۔

"تمہاری کونسی دعا تھی؟" ارحام نے نرمی سے پوچھا۔

"ارحاب حیدر شاہ سے پھر کبھی سامنا نہ ہو۔" انابیہ نے بھیگے لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں میں یہی جاننا چاہتا تھا بھائی تمہیں کیسے جانتے تھے؟" ارحام کو یاد آیا تھا ہاسپٹل میں ارحاب نے پہلے ہی اسے پہچانا تھا۔

"وہ ہماری ملاقات ہو چکی ہے پہلے دو بار اور دونوں بار اس کھڑوس نے میری بے عزتی کی ہے۔" انابیہ نے ایسا منہ بنایا جیسے کڑوے بادام کھا لیے ہوں۔

"اور کبھی سامنا نہ ہونے کی وجہ؟" ارحام نے اس کی پہلے والی بات کو لیکر پوچھا۔

"کل صبح گھر والوں سے بحث ہوئی تھی ڈرائیونگ کرنے پر پھر یونی میں پہلے تمہارا بھائی ٹکرایا اتنا بدتمیز کے میری کتابیں اٹھانے میں مدد بھی نہیں کی اور جب کلاس کے دروازے پر پہنچی وہ ہی ٹیچر کی جگہ کھڑا تھا اوپر سے اتنا روڈلی کلاس میں نہ آنے کا کہا، پھر جب میں درخت کے نیچے بیٹھی رو رہی تھی تب

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

آیا تھا پھر میرے رونے میں مزید اضافہ ہوا پھر اس نے۔۔مجھے سینے سے لگا کر چپ کروایا تھا۔" انابیہ بولتے بولتے آخر میں جھجھکتے بتایا۔

"کیا؟بھائی نے تمہیں سینے سے لگا کر چپ کروایا؟"ارحام کے لیے یہ بات کافی نئ تھی۔

"ہاں،پلیز اب اس کے آگے یہ بات مت کرنا۔" انابیہ اس کی اکسائیٹمنٹ دیکھ احتیاطاً بولی۔

"نہیں بولوں گا لیکن ہاں اس کا مطلب ہے تمہیں یہاں سونا نہیں پڑے گا۔"ارحام نے خوش ہوتے کہا۔

"میں سمجھی نہیں۔"انابیہ نے نا سمجھی سے کہا۔

"دیکھو یہ عام بات نہیں ہے اس سے پہلے بھائی نے صرف ماں کو سینے سے لگایا ہے مطلب تم اس کے لیے قیمتی ہو،سو آج چھپ کر تم ان کے کمرے میں سونے جاسکتی ہو۔"ارحام نے جیسے اس کی بیو قوفی پر سر پیٹ لیا۔

"لیکن آپ کی والدہ نے تو کہا کے کھانا بھی مشکل سے ملے گا۔"انابیہ نے شکوہ کناں لہجے میں کہا۔

"ان کی بات دل پر مت لو وہ بہت اچھی ہیں بس ڈرتیں ہیں۔ اگر وہ تمہیں وہاں سے نہ لے جاتیں تو دادا جان مزید تمہارا دل دُکھاتے۔" ارحام نے اس کی غلط فہمی دور کی۔

"ابھی دوسروں کو آنے دو ایسا تنگ کریں گے تمہیں بس پوچھو مت اس کے لیے خود کو تیار رکھنا۔" ارحام نے اسے آنے والے وقت کے لیے خبردار کیا۔

"اچھا اُٹھو اب چلتے ہیں۔" ارحام نے زمین سے اُٹھتے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

انابیہ اس کا ہاتھ پکڑتے اپنی جگہ سے اُٹھی وہ دونوں بچتے بچاتے ارحاب کے کمرے تک پہنچ گئے۔

"واؤ! کتنا امیزنگ کمرہ ہے۔" انابیہ ہونقوں کی طرح کمرے کو دیکھتے بولی۔

"چلو اب آرام کرو۔" ارحام اسے کمرے میں چھوڑ کر وہاں سے چلا گیا۔

انابیہ بہت زیادہ خوش ہوئی تھی اتنے اچھے بیڈ کو دیکھ کر مزے سے اس پر سوگئی لیکن ارحاب حیدر شاہ کی خوشبو اسے محسوس ہورہی تھی۔

****

"تم اکیلی رہ جاؤ گی وہ تمہیں چھوڑ دے گا۔" اسے کانوں میں کوئی بھولی بسری آواز گونجی تھی۔

"وہ مجھ سے محبت کرتا ہے وہ کسی بھی مقام پر مجھے اکیلا نہیں کرے گا۔" وہ پوری قوت سے چلا کر بولی تھی۔

"تم غلطی کر رہی ہو وہ چھوڑ دے گا۔" وہ اسے وارن کر رہا تھا۔

"وہ الگ ہے وہ وفادار ہے۔" وہ انہیں ہر طرح سے یقین دلانے میں لگی ہوئی تھی۔

اچانک کانوں میں موبائل کی رِنگ سنائی دینے لگی۔

وہ ہوش کی دنیا میں لوٹی تھیں اور موبائل اٹھا کر دیکھا جہاں کسی انجان نمبر سے کال آ رہی تھی۔

"آپ مسز ماہر ابات کر رہی ہیں؟" دوسری جانب ایک لڑکی کی آواز سنائی دی۔

"جی ہاں ماہر ابات کر رہی ہوں۔" ماہر احیران ہوئی تھی۔

"مسٹر منیب کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے آپ کو ہاسپٹل آنا ہوگا۔" لڑکی نے اسے وہ اطلاع دی تھی جس نے حقیقتاً اس کے حوصلے خطا کر گئی۔

"م۔مم۔۔مجھے ایڈریس ب۔۔بتائیں۔" ماہرا کی آواز لرز رہی تھی۔

ایڈریس ملتے ہی وہ پاگلوں کی طرح بھاگی تھی تیز ڈرائیونگ کرتی وہ ہاسپٹل پہنچی۔

دروازے پر پہنچ کر اس کے قدم ساتھ چھوڑ رہے تھے۔

بھاری قدم اٹھاتی وہ ریسیپشن پر پہنچی تھی۔

"م۔منیب کہاں ہیں؟"ڈرتے ڈرتے سوال کیا تھا۔

اس ڈر بھری آواز سن کر پیچھے کھڑا شخص مڑا تھا۔

"مسٹر منیب ابھی انڈر آبزرویشن ہیں، آپ ان کے ساتھ جو لوگ آئیں ہیں ان کے پاس ویٹ کر سکتی ہیں۔"ریسیپشن پر کھڑی لڑکی نے پیشہ ورانہ انداز میں کہا۔

ماہرا دل پر پتھر رکھ مُڑی تھی کیونکہ آج اپنے ملک میں ہوتے ہوئے بھی وہ اکیلی تھی یہ راستہ اس نے خود چنا تھا اور اس کا اکلوتا ساتھی بھی آج زندگی اور موت کے دوراہے پر کھڑا تھا۔

ماہرا کی سامنے کھڑے اٹھائیس سالا لڑکے پر نظر پڑی تھی جسے دیکھ وہ پتھر کی ہو گئی تھی۔

"م۔ماہیر۔"وہ اسے اتنے سالوں بعد بھی ایک نظر میں پہچان گئی تھی۔

ماہیر آگے بڑھ کر بالکل ان کے قریب آ کر اسے سینے سے لگا گیا۔

ماہیر کا سینا پاتے ہی ماہرا اپنے آپے سے باہر ہو گئی تھی۔

اس کی چیخوں پر سب کی توجہ اس کی جانب ہو گئی۔

"پلیز حوصلہ کریں۔" ماہیر بس اتنا ہی کہہ پایا تھا۔

"ماہیر میں نہیں کر سکتی حوصلہ نہیں کر سکتی وہ میرا سب کچھ ہے، وہ ایک شخص میرا کُل جہان ہے ماہیر۔۔وہ میری پہلی اور آخری واحد محبت ہے میں اس شخص کو اس حال میں دیکھ حوصلہ نہیں کر سکتی۔" وہ ماہیر کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔

اسے اس حال میں دیکھ حیات خان کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

"جانتا ہوں تکلیف میں ہیں مگر پلیز ایسے خود کو ہلکان مت کریں مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔" ماہیر نا چاہتے ہوئے بھی اظہار کیے بغیر نہ رہ سکا۔

"وہ میرا واحد حوصلہ اور اپنا ہے میں اسے کھو نہیں سکتی، اس بڑے سے جہان میں وہ واحد شخص ہے جسے ماہرا کی مسکراہٹ پسند ہے، جو ماہرا کی آنکھوں کو بوسا دے کر خود کو پُر سکون کرتا ہے۔" ماہرا پھوٹ پھوٹ کر روتی اسے بتا رہی تھی۔

"جانتا ہوں وہ اس جہان کا پرفیکٹ مرد ہے بس اپنی محبت کے معاملے میں وہ ماہرا سے بے انتہا محبت کرتا ہے۔" ماہیر نے ماہرا کی بات پر طنز بھرا جواب دیا۔

"آپ مسٹر بلال کے بھائی ہیں نا؟" ایک نرس بھاگتی ہوئی ماہیر کے پاس آئی تھی۔

"ہاں کیا اسے ہوش آ گیا ہے؟" ماہیر بے تاب ہوا۔

"ہاں! آ گیا ہے۔" نرس نے مایوس کن لہجے میں کہا۔

"آپ کا لہجہ مجھے سمجھ نہیں آیا۔" ماہیر نے کنفیوز ہوتے پوچھا۔

"آپ خود چل کر دیکھ لیں۔" نرس نے بتانے کے بجائے ساتھ چلنے کا کہہ دیا۔

"تم جاؤ میں ہوں یہاں۔" رافع نے ماہیر کو پیچ و پنج میں مبتلا دیکھ کہا۔

ماہیر ماہرا کو خود سے الگ کرتے رافع کو آنکھوں کے اشارے سے کچھ کہتا وہاں سے چلا گیا۔

"آپ اتنے سال ان کے ساتھ رہنے کے بعد بھی اتنا نہیں سمجھ پائیں کے وہ آپ سے بہت محبت کرتے ہیں کبھی آپ کو نہیں چھوڑیں گے۔" رافع نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے کہا۔

ماہرا اپھٹی پھٹی آنکھوں سے رافع کو تک رہی تھی۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"مجھے ایسے مت دیکھیں چل کر آغا جان سے مل لیں۔" رافع نے اسے خود کو یوں تکتے دیکھ کہا۔

"نہیں، اُنہیں یہی موقع چاہیے تھا ناکے وہ مجھے چھوڑ کر جائے اکیلا کر دے اور وہ مجھے طعنے دیں۔" ماہرا کہتے ساتھ پھر سے رو پڑی۔

"ایسا نہیں ہے وہ بابا ہیں آپ کے اُنہیں آپ کہ فکر ہے۔" رافع نے ماہرا کی غلط فہمی کو دور کرنی کی کوشش کی۔

حیات خان دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے خود ماہرا کے پاس چلے آئے۔

ماہرا کی نظر اُن پر پڑی تو وہ خود کو روک نہ سکی جا کر اُن کے سینے سے لگ گئی۔

وہ باپ بیٹی ایک دوسرے کا ساتھ پاتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے۔

"بابا جان وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جائے گا وہ مجھ سے بہت محبت کرتا ہے۔" ماہرا نے روتے ہوئے باپ کے آگے وضاحت دی۔

"جانتا ہوں وہ تم سے محبت کرتا ہے اتنی جتنی میں بھی نہیں کر سکا۔" حیات خان نے آج خود ہی اقرار کر لیا۔

"منیب ٹھیک ہو جائے گا نا بابا؟" ماہرا نے سر اٹھا کر حیات خان سے سوال کیا۔

"ہاں میری بچی وہ مکمل صحت یاب ہو جائے گا۔" حیات خان نے بیٹی کے ماتھے پر بوسا دے کر اسے تسلی دی۔

منیب کے ڈاکٹر باہر آئے ہی تھے کے اُن سب کا دھیان ان کی طرف گیا۔

"وہ اب خطرے سے باہر ہیں۔" ڈاکٹر نے جیسے ماہرا کو زندگی کی نوید سنادی۔

"ش۔شکر ہے۔" ماہرا کے چہرے پر خوشی صاف نظر آرہی تھی۔

"سنو ارحاب ان سب کی اسٹوری کافی سینٹی ہے مجھے لگتا ہے اب ہمیں چلنا چاہیے۔" فاتح ان سب کو ایک نظر دیکھ ارحاب سے مخاطب ہوا۔

"چلو۔" ارحاب جیسے اس کے بولنے کے انتظار میں تھا۔

"مسٹر ارحاب۔" ماہرا کو حیرت ہوئی تھی وہاں ارحاب کو دیکھ۔

"جی مسز ماہرا وہ جب مسٹر منیب کو ہارٹ اٹیک ہوا میں وہیں تھا اس لیے یہاں ساتھ آگیا تھا، امید کرتا ہوں وہ جلد مکمل صحت یاب ہو جائیں گے۔" ارحاب نے اپنے ہونے کی وضاحت دی۔

"آپ یہی رہو منیب بہت خوش ہو گا آپ سے مل کر شاید وہ اچھا محسوس کرے۔" ماہر ا اور منیب کو پہلی نظر میں ارحاب بہت اچھا اور اپنا اپنا لگا تھا۔

"جی وہ۔۔اچھا ٹھیک ہے۔" ارحاب پہلے ہچکچاہٹ کا شکار ہوا لیکن پھر ہامی بھر لی۔

ماہیر بھی سر کھپانے کے بعد وہیں واپس آ گیا۔

"کیا ہوا ماہیر سب خیریت ہے؟" فاتح نے پریشان ماہیر کو دیکھ پوچھا۔

"نہیں یار کہاں خیریت ہے وہ بلال اپنا نام تک بھول گیا ہے۔" ماہیر جھنجھلاہٹ کا شکار ہوا۔

"مجھے اس سے ملنا ہے۔" ماہرا نے ماہیر کو مخاطب کیا۔

"وہ پہچانے گا ہی نہیں کیا فائدہ۔" ماہیر نے افسوس سے کہا۔

"کوئی بات نہیں مجھے ملنا ہے۔" ماہر ا بضد تھی۔

"ٹھیک ہے چلیں اگر وہ آپ پر فدا ہوا مجھے مت کہیے گا۔" ماہیر نے مذاقیہ انداز میں اس کی پرسنیلٹی کو چوٹ کیا۔

"فضول مت بکو منیب اسے جان سے مار دے۔" ماہرا نے اس کے ساتھ چلتے اس کی پیٹھ پر دھپ رسید کی۔

ماہرا کمرے میں داخل ہوئی تھی جہاں بلال آنکھیں موند کر سویا ہوا تھا۔

"بلال ڈرامے بازی بند کرو دیکھو کون ملنے آیا ہے۔" ماہیر سمجھ گیا تھا وہ سو نہیں رہا تھا۔

"آپ مجھے تنگ کرنے کیوں آرہے ہیں جبکہ میں آپ کو جانتا تک نہیں ہوں۔" بلال آنکھیں کھولتے برا سا منہ بنا کر بولا۔

"تم جانو یا نہ جانو لیکن میں جانتا ہوں تم میرے بھائی ہو۔" ماہیر نے اسی کی ٹون میں جواب دیا۔

"ویسے یہ کون ہیں؟" ماہرا پر نظر پڑتے ہی سوال کیا۔

"تمہیں فلوقت یاد نہیں ہو گا مگر یہ تم سے ملنے آئی ہیں۔" ماہیر نے اس کے انداز پر کہا۔

ماہرا آگے بڑھ کر اسے گلے لگا کر رو پڑی۔

نا چاہتے ہوئے بھی وہ ان سب کو مس کرتیں تھیں۔

* *

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ایک نیا سویرا نکلنے کو بے تاب تھا۔

وہ گاڑی سے ٹیک لگائے خلاؤں میں گھورتا کسی سوچ میں تھا۔

کچھ سوچنے کے بعد وہ واپس اپنی گاڑی میں آ بیٹھا۔

گاڑی گاؤں کے حدود میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر قریبی قبرستان پر پڑی تھی۔

کئی ہولناک مناظر اس کی آنکھوں میں آئے تھے جنہوں نے اسے گاڑی روکنے پر مجبور کر دیا۔

وہ گاڑی قبرستان کے باہر کھڑی کرتا اتر کر قبرستان میں داخل ہوا۔

جہاں تک نظر جا رہی تھی قبریں ہی قبریں تھی لیکن دور کسی جانی پہچانی قبر پر اس کی نظر ٹک گئی۔

وہ بوجھل دل کے ساتھ قدم قدم چلتا اس قبر کے پاس آ کھڑا ہوا۔

"بابا۔۔۔اچھا ہوا آج آپ نہیں ہیں اگر ہوتے آپ مجھ سے نفرت کرتے۔" وہ اُس قبر کے قریب بیٹھتا پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

"بابا میں آپ جیسا نہیں بن سکا میں بہت برا بن گیا ہوں، میں نے اپنے فائدے کے لیے کسی معصوم کی زندگی برباد کر دی۔" وہ بہت شرمندہ تھا۔

"بابا میں نے اس معصوم کو ایک محفوظ ہونے کا بھی احساس نہیں دلایا میں بہت برا ہوں۔" وہ آج دل میں آئی ہر بات کہنا چاہتا تھا۔

"بابا میں مظبوط رہتے رہتے تھک چکا ہوں لیکن اس قبر کے سوا میرے پاس کوئی کندھا میسر نہیں جس پر سر رکھ حال دل سنا سکوں۔" وہ انتہا سے زیادہ مجبور ہو چکا تھا۔

وہ خوب دل ہلکا کرنے کے بعد وہاں سے اُٹھ کر واپس گاڑی میں آ بیٹھا۔

گاڑی شاہ حویلی کی گیراج میں آ کر رکی کچھ دیر وہ یوں ہی بیٹھا رہا پھر ہمت کر کے وہ حویلی میں داخل ہوا جہاں ہر طرف خاموشی کا راج تھا۔

وہ سیڑیاں چڑھتا اپنے مخصوص کمرے میں داخل ہوا جہاں اسے کوئی نئی خوشبو محسوس ہوئی۔

واشروم سے پانی گرنے کی آواز پر اس کو سچ مچ حیرت ہوئی۔

"آپ کو تمیز نہیں ہے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے ناک کرتے ہیں۔" وہ ڈھیلی شرٹ پہنے جو بار بار اس کے کندھوں سے پھسل رہی تھی اور ٹراؤزر پہنے بنا دوپٹے کے گیلے بالوں کے ساتھ اسے چونکا گئی تھی۔

"تم۔۔میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو؟" ارحاب ہوش میں آتے غصے سے بولا۔

"تمہارا نہیں ہمارا کمرہ ہے بیوی ہوں میں آپ کی۔" وہ اس کے غصے کو خاطرے میں لائے بغیر ناز سے بولی۔

اپنے اوپر اس کی تپش بھری نگاہ محسوس کرتی وہ خود کو چھپانے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔

"آپ کو ذرا تمیز نہیں ہے کسی لڑکی کو ایسے گھورتے ہیں کیا۔" وہ شرم کو غصے میں تبدیل کرتی بولی۔

"اپنی بیوی کو دیکھ رہا ہوں حلال کام ہے۔" ارحاب کو اب اسے تنگ کرنے میں مزا آ رہا تھا۔

"مجھے علم نہیں تھا آپ کھڑوس کے ساتھ ٹھرکی بھی ہوں گے۔" انابیہ نے طنز کیا تھا۔

ارحاب کے اس کی بات پر چودہ طبق روشن ہو گئے۔

ارحاب شرارتی نظروں سے اس کی طرف دیکھتے قدم بہ قدم اس کے قریب آ رہا تھا۔

"ی۔۔یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔" انابیہ کو اب سہی معنوں میں اپنے منہ پھٹ ہونے پر افسوس ہو رہا تھا۔

ارحاب مزید قریب آتا بالکل اس کے مقابل کھڑا ہوا تھا۔

"بیوی ہو تو شوہر کا حق بھی پتا ہو گا۔" ارحاب نے کان کے قریب جھکتے سرگوشی کی۔

"ی۔۔یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔" انابیہ کے پسینے چھوٹنے لگے تھے۔

ارحاب اس کے دونوں ہاتھ پکڑتا اپنے قریب کر گیا۔

"ہم۔۔ہم۔۔ہم ونی میں آئے ہیں۔" انابیہ نے آخری حربہ آزمایا جو بھی ضائع ہوا۔

ارحاب نے جھک کر اپنے دہکتے لب اس کے گال پر رکھ دیئے۔

انابیہ اپنی جگہ ساکت ہو گئی تھی اس کی اوپر کی سانس اوپر نیچے کی نیچے ہی رہ گئی۔

ارحاب کے دور ہوتے ہی اس نے گہری سانس لی۔

"ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے کھا نہیں جاؤں گا بس یہ منہ دکھائی تھی۔" ارحاب نے انابیہ کے لال گالوں پر چوٹ کی۔

"ا۔۔ایسی منہ دکھائی کون دیتا ہے۔" انابیہ گال رگڑتی غصے سے بولی۔

"آپ کے سرتاج ارحاب حیدر شاہ۔" ارحاب اس کی حالت کا مزہ لیتے بولا۔

"م۔۔مجھے ڈر لگتا ہے میں نے کبھی اپنے آس پاس اپنے بھائیوں اور باباوالوں کے علاوہ کسی مرد کو قریب نہیں آنے دیا۔" انابیہ کی آنکھوں سے آنسوں پھسل کر گالوں پر گرے تھے۔

"ارے رو کیوں رہی ہو میں تمہاری مرضی کے بغیر کوئی زبردستی نہیں کروں گا۔" ارحاب مزید تنگ کرنے کا ارادہ ترک کرتا اسے بیڈ پر بٹھاتے نرمی سے بولا۔

"میں جانتی ہوں یہاں ان سب کے لیے نہیں آئی میں کبھی کسی مرد کی وقت گزاری نہیں بننا چاہتی، اگر کوئی شخص مجھے اٹینشن دے تو وہ مجھے مکمل چاہیے بے انتہا عشق کے ساتھ ورنہ میں اپنے زون میں خوش ہوں۔" انابیہ نے سب کچھ جیسے اسے واضع کر دیا۔

"میں آج تک اپنی ماں کے علاوہ کسی اور عورت کے قریب نہیں ہوا لیکن جب کل تمہاری باری آئی تو میرا دل پریشان ہوا تھا۔" ارحاب نے پہلی بار اتنی کھل کر بات کی تھی۔

"ہاں ارحام نے بتایا تھا۔" انابیہ نے کل ہوئی بات کا ذکر کیا۔

"تم نے کب ارحام سے بات کی؟" ارحاب کا لہجہ تیز ہوا۔

"وہ۔۔وہ دراصل میں ارحام کو یونی سے ہی جانتی ہوں۔" انابیہ نے غصہ محسوس کر لیا تھا جس کے بنا پر وہ جھجھک کا شکار ہوئی تھی۔

"کیسے اور کیوں؟" ارحاب نے غصے سے پوچھا۔

"وہ میں نہیں بتا سکتی۔" انابیہ نے ایک ضدی بچے والے انداز میں جواب دیا جس نے حقیقتاً ارحاب کے غصے کو ہوا دے دی۔

"انابیہ ارحاب شاہ آج پہلی اور آخری بار مجھ سے میرے علاوہ کسی مرد کا ذکر کیا ہے، اور ہاں ابھی جو لہجہ تم نے استعمال کیا ہے اس کی سزا تمہیں ملے گی جو منہ دکھائی سے آگے ہو گی پھر اعتراض مت کرنا۔" ارحاب یکدم غصے سے لال ہوتی آنکھیں اس کی آنکھوں میں گھاڑتا اسے ڈرا گیا۔

انابیہ کی زندگی کا پہلا موقع تھا جہاں کسی مرد نے اس کے ساتھ ایسا ہارش بیہو کیا تھا۔

"م۔۔م۔میں وہ۔۔" انابیہ سے ڈر کے مارے بولا تک نہیں گیا۔

"تم اس کمرے سے باہر نہیں نکلو گی آئی سمجھ بات۔" ارحاب نے اسے وارن کرتی نظروں سے دیکھا۔

ارحاب خود پر قابو پانے کے لیے دروازے پر غصہ اُتارتا دھڑام سے بند کر کے کمرے سے نکل گیا۔

انابیہ اس بیہوپر وہیں اکیلی پھوٹ پھوٹ کر رودی۔

اسے یاد تھا اس کے بھائی اس کا موڈ خراب ہونے پر بھی تکلیف میں آجاتے تھے اور وہ یہاں خاموش آنسوں بہا رہی تھی جو ساتھ لایا تھا وہی ان آنسوؤں کا سبب بن گیا تھا۔

****

کمرے میں مکمل اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

اچانک دروازہ کھُلنے کی وجہ سے روشنی کمرے میں پھیلی۔

"پلیز۔۔اماں سائیں میری جان چھوڑ دیں۔"بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی ستائیس سالا لڑکی نے غصے سے کہا۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے، جانتی ہوں بھائی کے لیے نہیں مرری ہو اس پیٹ درد کی وجہ کچھ اور ہی ہو گی۔"درمیانی عمر کی خاتون بیٹی پر چلائی تھیں۔

"ہاں مجھے نہیں تھا کبھی کوئی بھائی عزیز جس طرح آپ کو نہیں تھا۔"اس لڑکی نے جیسے ماں کو آئینہ دکھایا۔

"اب ماں سے اس لہجے میں بات کرو گی۔" وہ خاتون غصہ ہوئیں۔

"ہاں کیونکہ آج جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ آپ کی وجہ سے ہو رہا ہے۔" وہ لڑکی اُن پر تپی ہوئی تھی۔

"وہ اب شادی شدہ ہے یہ بات دماغ میں بٹھالو اپنے، زیادہ اُچھلنے کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ خاتون سمجھ گئیں تھی ان کی بیٹی کس بات پر ناراض ہو کر بیٹھی تھی۔

"وہ میرے علاوہ کسی کا نہیں ہو سکتا آئی سمجھ آپ کو۔" وہ لڑکی جنونی ہوئی تھی۔

"وہ ہو چکا ہے میں نے سنا ہے اس کی بیوی بہت خوبصورت ہے وہ اب تمہیں گھاس نہیں ڈالے گا۔" ان خاتون نے اسے باور کروایا۔

"اماں سائیں میں محبت کرتی ہوں اس سے اور وہ میرا ہی ہو گا، وہ لڑکی تو بس کام کرنے کے لیے ہے۔" وہ لڑکی کسی طور ماننے کو تیار نہیں تھی۔

"ہاں خود کو دو تسلیاں جتنی ہو سکے۔" وہ خاتون طنزیہ لہجے میں بولیں۔

"اماں دیکھنا میں اسے پا کر ہی رہوں گی۔" وہ یقین نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"پاگل ہو چکی ہو مجھے پورا یقین ہے۔" ان خاتون نے اس سر پھری سے سر نہ کھپانے میں عافیت جانی۔

درمیانی عمر کی خاتون کمرے کا دروازہ بند کر کے واپس چلی گئیں ایک بار پھر اس کمرے میں اندھیرا چھا گیا۔

کمرے میں کافی دیر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

دروازے کے کھلنے پر نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے ایک عمر رسیدہ خاتون کمرے میں داخل ہوئیں۔

وہ چپ چاپ آ کر بیڈ پر بیٹھ گئیں اس لڑکی نے اپنا سر اُن کی خود میں رکھتے ہی سسکیوں سے رونا شروع کر دیا۔

"نانی میں ارحاب سے محبت کرتی ہوں۔" وہ رونے کے دوران بولی۔

"جانتی ہوں میری بیٹی۔" عمر رسیدہ خاتون نے اس کے بال سہلاتے کہا۔

"نانی ارحاب میرا ہے وہ کسی اور کا نہیں ہو سکتا۔" وہ ایسے زور دے کر بولی جیسے خود کو بھی یقین نہ ہو۔

"ہاں ارحاب تمہارا ہی ہے وہ کسی کا بھی نہیں ہے۔" وہ اسے تسلی دے رہی تھیں۔

"نانی ہم ارحاب سے اتنی شدت سے محبت کرتے ہیں کے اس کے لیے جان دے بھی سکتے ہیں اور لے بھی سکتے ہیں۔" اچانک اس لڑکی کا لہجہ پر اسرار ہو گیا۔

"اے ناز پاگل مت بن وہ تیرا ہے بس تونے اس کا دل جیتنا ہے۔" ان عمر رسیدہ خاتون نے ڈرتے اسے پچکھارا۔

"نانی میں اتنے سالوں سے یہی تو کرتی آئی ہوں پچھلے بیس سالوں سے ہر پل اس کا دل جیتنے کی کوشش کی ہے مگر ایسا لگتا ہے جیسے اس کے پاس دل ہی نہیں ہے۔" ناز بے بسی سے بولی۔

"ارے پگلی وہ تمہارے بڑے ماموں کی طرح ہے جو دل میں جذبات چھپا کر رکھتا تھا شاید وہ بھی تمہیں پسند کرتا ہو مگر بتاتا نہیں ہو۔" اُنہوں نے اسے دوسری نظر سے دیکھنے کا موقع فراہم کیا۔

"نانی اماں سائیں تو کہہ رہی ہیں اس کی بیوی خوبصورت ہے۔" ناز نے اسے کچھ دیر پہلے والی ہوئی بات بتائی۔

"وہ ونی میں آئی ہوئی لڑکی ہے ایسی لڑکی بس ان کی کچھ دیر ہی پیاس مٹانے کے لیے ہوتی ہے اس سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں۔" اُنہوں نے اسے رازداری سے بتایا۔

"نانی میں ارحاب کو پا کر رہوں گی ہر قیمت پر چاہے اس کے لیے مجھے کوئی بھی حد پار کرنی پڑ جائے۔" وہ خیالوں ہی خیالوں میں ان سے مخاطب ہوئی تھی۔

ناز کی آنکھوں میں شیطانی چمک تھی جس کا نتیجہ بہت برا ہونے والا تھا۔

****

آج ایک اور نیا سورج طلوع ہوا تھا۔

ایک نئی خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی جس کی وجہ اُس کی آنکھ کھل گئی۔

ارحاب کی آنکھ کھلتے ہی اس کی نظر اپنی باہوں میں سوئی اس معصوم حسینہ پر گئی تھی۔

اچانک سے ارحاب کو کل رات یاد آگئی جس کی وجہ سے وہ اتنے سالوں بعد مسکرایا تھا۔

چہرے پر آنکھوں کی تپش محسوس ہونے پر انابیہ نے آنکھ کھولی۔

انابیہ نے سر اٹھا کر ارحاب کی جانب دیکھا ان دونوں کی نظریں ملنے پر انابیہ نے چہرہ جلدی سے اس کے سینے میں چھپالیا۔

"سوری۔" ارحاب نے شرمندہ ہوتے بات شروع کی۔

"کس لیے؟" انابیہ کی آواز رونے کی وجہ سے خراب ہو گئی تھی۔

"کل کے لیے اور رات کے لیے بھی۔" ارحاب نے اس کے بال چہرے سے ہٹاتے کہا۔

"رات کے لیے رہنے دیں لیکن کل کے لیے میں ایسی خالی سوری اسیپٹ نہیں کروں گی۔" انابیہ نے بھیگے لہجے میں کہا۔

"میں کبھی کبھی یوں جذباتی ہو جاتا ہوں۔" ارحاب نے جیسے اسے خود کی نئی بات بتائی تھی۔

"مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے آپ مجھ سے جب بھی ملے ہیں ایسے ہی ملے ہیں۔" انابیہ نے شکوہ کیا۔

"تم چڑ جاتی ہو بہت جلد اس لیے جان بوجھ کر چڑانے میں مزہ آتا ہے۔" ارحاب نے مسکراتے اس کے شکوے کا جواب دیا۔

"بلال بھائی بھی بالکل ایسے کہا کرتے تھے۔" انابیہ کی آنکھوں کے آگے پچھلی یادیں آ گئیں۔

"دیکھا کل رات بھی موڈ خراب کر دیا تھا اور آج پھر سے وہی حرکتیں کر رہی ہو۔" ارحاب نے بلال کے ذکر پر غصہ ہوتے کہا۔

"انسان ہوں مشین نہیں وہ سب میری زندگی کا حصہ ہے۔" انابیہ نے برا مناتے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کے تم کہہ دو فقط ارحاب حیدر شاہ تمہاری زندگی ہے۔" ارحاب نے جیسے اس سے فرمائش کی تھی۔

"رافع بھائی نے کہا تھا مرد ذات کی ایسی خواہش کبھی پوری مت کرنا۔" انابیہ نے یاد آنے پر پھر سے ذکر چھیڑ دیا۔

"آہ! یہ کیا تمیز ہے تم ان سب کا ذکر اب جان بوجھ کر رہی ہو۔" ارحاب اب واقعی ناراض ہو گیا۔

"میرے گھر میں کوئی بہن نہیں تھی مجھے جب سمجھ آئی میں نے اپنے ایک ایک قدم پر اپنے بھائیوں کی خوشی میرے گر جانے پر ان کی فکر دیکھی تھی، میرے پہلی بار بابا کہنے پر میرے بابا کے چہرے پر رونق آئی ی تھی، میری ماں اور دادی ہر وقت مجھے دوسرے گھر جانے کے لیے گھرداری کے لیکچرز دیتی رہی ہیں۔" انابیہ نے اپنی زندگی مختصر اسے سنائی تھی۔

"ٹھیک۔" ارحاب کے انداز سے اس کی ناراضگی محسوس ہو رہی تھی۔

"مجھے استعمال کر کے دوسروں کے کہنے پر چھوڑ تو نہیں دیں گے نا؟" انابیہ کی آواز بولتے بولتے رندھ گئی۔

ارحاب نے اس کے اتنے بڑے سوال پر اس کے چہرے کی جانب دیکھا جہاں اسے ڈر دکھائی دیا۔

"کل رات تمہیں کیا محسوس ہوا؟" ارحاب نے جواب دینے کے بجائے سوال کیا۔

"کل۔۔مجھے لگا جیسے آپ کو ڈر تھا اگر ابھی اپنا نہیں بنایا تو کھو دیں گے۔" انابیہ نے کل کو یاد کرتے جواب دیا۔

"یہی جواب ہے۔" ارحاب نے اس کی آنکھوں پر بوسا دیتے کہا۔

"بابا کی یاد آرہی ہے۔" انابیہ نے کافی دیر خاموش رہنے کے بعد اپنی خواہش ظاہر کی۔

"کیوں؟" ارحاب نے بے تُکا سوال کیا۔

"کیونکہ وہ مجھ سے خاموش محبت کرتے ہیں۔" انابیہ کے لہجے میں محبت تھی۔

"خاموش محبت میں سمجھا نہیں؟" ارحاب نے ناسمجھی سے کہا۔

"میں جب چھوٹی تھی تب میں اپنی ہر نئی خواہش کا اظہار بابا سے کرتی تھی جس کو وہ پورا کرتے دیر نہیں لگاتے تھے لیکن پھر وقت بدل گیا میری کسی نئی خواہش جو خاندان کی روایات سے ہٹ کر ہوتی تھی اس کو پورا کرنے کے لیے میں نے میرے بھائی کو لڑتے دیکھا، پھر ہر اس رات مجھے نیند نہیں آتی

تھی جس دن میں کوئی خواہش کرتی تھی اس لیے ایک رات میں بابا کے اسٹڈی روم میں جارہی تھی لیکن پتا ہے پھر میں نے دیکھا میرے بابا رو رہے تھے، پھر ایسا ہر بار ہوتا رہا اس لیے میں نے بابا کے بجائے بھائی سے خواہشات کا اظہار کرنا شروع کیا کیونکہ مجھے تکلیف ہوتی تھی بابا کبھی مجھے وہ راز نہ بتاتے اور خود تکلیف میں رہتے اس لیے میں ان کی خاموش محبت سے خوش ہونا شروع ہوگئی۔" انابیہ نے پہلی بار کسی کو اپنا راز بتایا تھا۔

"بابا ایسے بھی محبت کرتے ہیں۔" ارحاب کے لہجے میں حسرت تھی۔

دروازے کے بجنے پر وہ دونوں سوچ سے باہر نکلے تھے۔

"جی؟" ارحاب نے جواب دیا۔

"ارحاب دروازہ کھولو جلدی سے۔" رائنہ بیگم کی آواز میں ڈر تھا۔

ارحاب نے اُٹھ کر دروازہ کھولا تھا جہاں رائنہ بیگم اڑے ہوئے رنگ کے ساتھ کھڑی تھیں۔

"خیریت ہے؟" ارحاب اُن کی صورت دیکھ کچھ کچھ سمجھ گیا تھا۔

"اماں۔۔اماں سائیں آئی ہیں اور اُنہیں پتا چل گیا ہے کے انابیہ تمہارے کمرے میں سوتی ہے۔" رائنہ بیگم نے ڈرے ہوئے لہجے میں کہا۔

رائنہ بیگم کی نظر انابیہ پر پڑی تھی جس نے اُنہیں مزید فکر میں ڈال دیا تھا۔

"ارحاب۔۔ارحاب اماں غصہ ہو جائیں گی یہ تم نے کیا کر دیا۔" رائنہ بیگم بالکل روہی پڑیں تھیں۔

"ماں میں ہوں ناسب کچھ سنبھال لوں گا۔" ارحاب نے رائنہ بیگم کو سینے سے لگاتے تسلی دی۔

"انابیہ اُٹھ کر تیار ہو جاؤ۔" ارحاب انابیہ سے مخاطب ہوا۔

"تیار؟ میں سمجھی نہیں۔" انابیہ نے ہونقوں کی طرح اس کی بات پر کہا۔

"اماں پلیز اب اِسے سب کچھ سمجھائیں میں تب تک نہا کر نیچے سنبھالتا ہوں۔" ارحاب انابیہ کی بات پر غصہ ہوتے رائنہ بیگم سے کہتا وہ واشروم میں گھس گیا۔

شاہ حویلی میں اس وقت صوفیہ بیگم نے شور مچایا ہوا تھا۔

"السلام علیکم دادی جان۔" ارحاب نے سیڑیوں سے اُترتے ہوئے انہیں دور سے ہی سلام کر کے اپنی طرف متوجہ کیا۔

"وعلیکم السلام!"صوفیہ بیگم نے ناراض انداز میں جواب دیا۔

"خیریت ہے آج منھ پھیر کر جواب دے رہی ہیں۔"ارحاب نے انہیں منھ پھیرے دیکھ کہا۔

"تم نے ہماری عزت نہیں رکھی۔"صوفیہ بیگم نے شکوہ کیا۔

"توبہ ہے ایسی باتیں کر کے مجھے شرمندہ تو مت کریں۔"ارحاب نے اُن کا ہاتھ چوم کر کہا۔

"اس کا حسن دیکھ تم بھی باقی مردوں کی طرح پھسل گئے نا۔"صوفیہ بیگم نے طنز کا تیر چلایا تھا جو سیڑیوں سے آتی انابیہ کے کانوں تک بھی پہنچا تھا۔

"وہ بیوی ہے میری ہمارے کمرے کی باتیں میں دوسرے کم ظرف مردوں کی طرح یوں بھری محفل میں کرنا پسند نہیں کرتا۔"ارحاب نے بھی اُنہیں دوٹوک جواب دیا تھا۔

"اب تم اس ونی میں آئی لڑکی کے لیے ہم سے لڑوگے۔"صوفیہ بیگم اس کے لہجے پر غصہ ہو گئیں۔

"وہ میرے نکاح میں ہے اس کی اہمیت اس گھر کی باقی عورتوں سے بھی بڑھ کر ہے۔"ارحاب نے اُنہیں یکدم ہی ایسا جواب دیا تھا جس پر وہ اس کا چہرہ دیکھتی رہ گئیں۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

چائے لاتی ناز کے کانوں میں یہ الفاظ پڑے تھے جس پر وہ اپنے آنسوں پیتی وہ چائے کی ٹرے آکر ارحاب کے آگے میز پر رکھ دی۔

"ناز کیسی ہو؟" ارحاب نے ناز کی حالت دیکھ اس سے پوچھا۔

"ارحاب بھائی میں ٹھیک ہوں۔" ناز نے بمشکل اپنے آنسوں پی کر اسے جواب دیا۔

"ماں انابیہ کو لے آئیں وہاں کھڑے رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔" ارحاب نے اُنہیں آتے ہوئے پہلے ہی دیکھ لیا تھا۔

رائنہ بیگم بمشکل انابیہ کو سمجھا کر نیچے لے آئیں۔

انابیہ کو دیکھ صوفیہ بیگم اور ناز کو اپنی ہار محسوس ہوئی تھی۔

****

ہاسپٹل کے بیڈ پر وہ ابھی تک خاموش لیٹے ہوئے تھا۔

"پھپھو آپ پیکنگ کر لیں میں ڈسچارج کی رسپانسبلٹیز پوری کر کے آتا ہوں۔" رافع نے کمرے کے دروازے سے جھانکتے ماہرا کو مخاطب کیا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ہاں جلدی آئو۔" ماہرا بیگم نے ہامی بھر کر اسے جلدی آنے کی ہدایت کی۔

رافع پہلے ڈاکٹر سے مل کر اس کے بعد ساری رسپانسبلٹیز پوری کر کے کمرے میں داخل ہوا۔

"آج ہم حویلی جارہے ہیں۔" رافع نے ان سے نظریں چراتے کہا۔

"ن۔۔نہیں میں وہاں نہیں جاؤں گی۔" ماہرا نے ڈرتے ہوئے جلدی سے کہا۔

"دیکھیں پلیز ہم انکل کو ایسی حالت میں یوں اکیلا نہیں چھوڑ سکتے۔" رافع نے اسے سچویشن کو سمجھانے کی کوشش کی۔

"ہم چلیں گے۔" منیب نے ہامی بھری تھی۔

"نہیں منیب پلیز وہاں نہیں چلتے مجھے نہیں جانا۔" ماہرا رونا شروع ہو گئیں۔

"کبھی کبھی اپنوں سے ملنے میں کوئی برائی نہیں ہے۔" منیب نے اس کے چہرے سے آنسوں پونچھتے ہوئے کہا۔

رافع نے منیب کو سہارا دے کر گاڑی میں بٹھایا۔

گاؤں کے حدود شروع ہونے پر ماہرا اور منیب دونوں کی نظروں سے پرانی یادیں تازہ ہو گئیں۔

جیسے جیسے حویلی قریب آرہی تھی ماہرا اور منیب دونوں کے چہرے کا رنگ اڑ رہا تھا۔

"ماضی میں کیے گئے فیصلوں پر پچھتانے کی ضرورت نہیں ہے۔" رافع نے ان دونوں کے چہرے پر اڑے رنگ دیکھ کہا۔

"کوئی پچھتاوا نہیں ہے۔" ماہرا نے مضبوط لہجے میں جواب دیا۔

"یہاں گاڑی روکو۔" منیب نے خان حویلی کے گیٹ پر کہا۔

"یہاں کیوں؟ اتنا چل کر جانا پڑے گا۔" رافع نے حیرت سے سوال کرتے ساتھ انہیں نقصان بتایا۔

"مجھے یہاں اُترنا ہے۔" منیب نے اس کے سوال کا جواب دینے کے بجائے اپنی بات دہرائی۔

رافع نا سمجھی سے گاڑی روک کر ان کی طرف آ کر انہیں گاڑی سے اتارا تھا۔

منیب دروازے کے قریب بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہو گیا۔

ذہن میں وہ سیاہ رات گھومنے لگی جب اس نے اس معصوم کو یہاں روتے ہوئے لیٹا دیا تھا۔

اس کے لاکھ رونے پر بھی سنگ دل بننا پڑا تھا منیب کو۔

رافع کو اب سمجھ آیا تھا کے وہ یہاں کیوں اُترے تھے۔

"اب پچھتانے کا کیا فائدہ جب اسے تباہ ہی کر دیا۔" رافع نے افسوس سے کہا۔

"رافع پلیز اسے اٹھاؤ بہت ہو گیا۔" ماہرا نے گاڑی سے باہر جھانک کر رافع کو کہا۔

"چلیں اُٹھیں اب۔" رافع نے انہیں سہارا دے کر اسے اٹھایا۔

خان حویلی کے اندرونی حصے کے دروازے پر پہنچ کر ماہرا کے دل کو کچھ ہوا۔

"رافع میں نہیں جانا چاہتی۔" ماہرا وہیں سے مڑتے بے بسی سے بولی۔

"میرا ہاتھ تھام کر چلو کیونکہ تم کبھی اپنے فیصلے پر پچھتائی نہیں ہو سر اٹھا کر اس گھر میں داخل ہونا چاہیے۔" منیب نے ماہرا کا ہاتھ تھامتے کہا۔

ماہرا منیب کا ہاتھ زور سے پکڑ کر آنکھیں میچ کر حویلی میں داخل ہوئی تھی۔

سلمہ بیگم کی بیٹی پر نظر پڑی تو وہ جلدی سے اس کے قریب آکر اسے گلے لگایا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اماں!" ماہرا نے بند آنکھوں سے بھی اپنی ماں کو پہچان لیا۔

"میری بیٹی۔" سلمہ بیگم اس کا ماتھا چوم کر روتے ہوئے بولیں۔

ماہرا نے ایک نظر پوری حویلی کو دیکھا تھا جہاں ہر دیوار پر ایک لڑکی اور تینوں لڑکوں کی تصویر لگی ہوئی تھی۔

"یہ۔۔یہ۔۔" ماہرا نے تصویر میں مسکراتی لڑکی کو دیکھ سوالیہ انداز میں کہا۔

"انابیہ ہے اس خاندان کی اکلوتی بیٹی۔" رافع نے اُنہیں جواب دیا۔

"یہ۔۔یہ میری بیٹی ہے۔" منیب کی آنکھوں سے آنسوں رواں ہوئے تھے۔

"ماہرا ارحاب کو کال کرو۔" منیب نے حسرت سے انابیہ کے مسکراتے چہرے کو دیکھ کہا۔

"کیا مطلب ہے میں سمجھی نہیں یہ میری بیٹی ہے تو کہاں ہے؟" ماہرا ناسمجھی سے ان سب کو دیکھ رہی تھی۔

"و۔۔وہ دراصل۔۔انابیہ ونی میں۔" حیات خان اس سے آگے بول ہی نہیں پائے۔

"کیا! آپ نے اسے ونی میں دے دیا۔" ماہرا نے افسوس و بے یقینی سے حیات خان کی جانب دیکھا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اس کی قسمت ہی خراب تھی اسی دن سے جس دن آپ لوگوں نے اسے پیدا کر کے کچھ ہی گھنٹوں میں حویلی کے دروازے پر چھوڑ کر کسی اور ہی دیس کو نکل گئے۔" شبیر خان نے پہلی بار دکھ سے شکوہ کناں نظروں سے بہن کو دیکھ کہا۔

"ماہرا میں نے کہا ارحاب کو کال کرو۔" منیب نے ایک بار پھر اپنی بات دہرائی۔

"ارحاب کیا کرے گا اسے کیوں کال کروں آخر میں بتاؤ نا۔" ماہرا چیخ پڑی تھی۔

"میٹنگ تھی آج اس سے کال کر کے اسے بولو حویلی آئے۔" منیب نے کچھ بتانے کے بجائے بات بدل دی۔

"مگر ہم میٹنگ یہاں کیسے کریں گے؟" ماہرا کو حیرت ہو رہی تھی جہاں اس کی بیٹی کی بات چل رہی تھی وہاں منیب کو بزنس کی لگی تھی۔

"میں نے میسج کر دیا ہے وہ آتا ہو گا۔" منیر صاحب نے کہا۔

"بہت شکریہ منیر۔" منیب نے مڑ کر اس کا شکریہ ادا کیا۔

آدھا گھنٹہ وہاں بیٹھے ہر شخص نے بہت مشکل سے گزرا تھا۔

"سردار سائیں وہ ساتھ والے گاؤں سے ارحاب شاہ آئے ہیں۔" ایک ملازمہ نے آکر اُنہیں اطلاع دی۔

"اسے حویلی میں آنے دو۔" حیات خان نے حکم دیا۔

کچھ دیر میں ارحاب حویلی میں داخل ہوا تھا۔

"خوش آمدید بیٹا۔" منیر صاحب نے اسے سے آگے بڑھ کر گلے ملتے استقبال کیا تھا۔

"بہت شکریہ میں کل کے لیے آپ سے شرمندہ ہوں۔" ارحاب نے منیر کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ کل کے لیے معذرت کی۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں شاید قسمت نے پہلے ہی یہ فیصلہ لیا ہوا تھا۔" منیر صاحب نے پہلی ملاقات کو یاد کرتے کہا۔

منیر صاحب کی بات پر ارحاب کے چہرے پر ہلکی مسکان آئی تھی۔

"مسٹر منیب اب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟" ارحاب نے منیب کو وہاں بیٹھے دیکھ سوال کیا۔

"شکر ہے ٹھیک ہوں۔" منیب نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"بیٹھو یہاں پر بیٹا۔" سلمہ بیگم نے رافع کے ساتھ خالی پڑی جگہ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"ہانیہ۔" ارحاب نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے خاموش بیٹھی ہانیہ کو پکارا۔

"جی بھائی۔" ہانیہ نے چونک کر جواب دیا۔

"کیسی ہو؟" ارحاب نے سوال کیا۔

"بہت خوش اور خود کو فریش محسوس کر رہی ہوں۔" ہانیہ نے سادگی سے کہا۔

"دو دن حویلی سے باہر نکلی ہو اتنی خوش ہو لگتا ہے دادی جان کو بتانا پڑے گا۔" ارحاب نے اسے چھیڑا تھا۔

"ہاں انہیں بتایئے گا ہانیہ بہت خوش ہے، اور ہاں ناز کو بھی بتانا کے ہم دونوں خوش ہیں اگر بھیا کا میسج یا کال آئے اُنہیں بتانا جو فرض آپ پورا نہیں کر سکے وہ ماہیر بھیا نے کر دیا ہے۔" ہانیہ کو جیسے موقع مل گیا تھا۔

"ناز کو نہیں بتاؤں گا پہلے ہی صبح وہ رو رہی تھی کچن میں۔" ارحاب نے صبح ناز کو کچن میں روتے دیکھ لیا تھا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"پھر انابیہ کو قیمتی اثاثے کی طرح چھپا کر رکھیے گا۔" ہانیہ کے لہجے میں کچھ عجیب محسوس ہوا ارحاب کو۔

"وہ۔۔ آج میں بہت خوش ہوا لیکن وہ بار بار ان سب لڑکوں کا ذکر کر کے میرا موڈ خراب کر دیتی ہے۔" ارحاب نے خوشی خوشی بتاتے آخر میں منہ بگاڑا۔

"اس کے پاس کوئی لڑکی نہیں تھی اس لیے شاید ایسا ہے۔" ہانیہ کو یہی وجہ لگی تھی کیونکہ وہ جب سے گھر میں آئی تھی اکیلی ہی تھی۔

"نہیں وہ نینا اس کی دوست ہے، وہ ہر بات میں میرے کسی لفظ کو پکڑ لیتی ہے پھر کہتی ہے فلاں نے ایسا کہا ویسا کہا مطلب اگر ایک مجھ جیسا بندہ اٹینشن دے رہا ہے تو اس کا موڈ خراب کرنا وہ فرض سمجھ رہی ہے۔" ارحاب وہیں کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر اپنے دُکھڑے رو رہا تھا۔

"بس وہ لاڈلی ہے شاید اس لیے۔" منیر صاحب نے مسکراتے کہا۔

"بالکل بگڑی ہوئی لاڈلی بیٹی ہے۔" ارحاب نے انابیہ کی شان میں مزید اضافہ کیا۔

"ویسے آج پہلی بار اتنا بول رہے ہو نا؟" حیات خان نے ارحاب کو دیکھتے سوال کیا۔

"ہاں آپ کی پوتی کی صحبت کا اثر ہے۔" ارحاب نے ہامی بھری۔

"اچھا چلیں اس بات کو ختم کرتے ہیں لیکن آپ لوگوں نے مجھے بلایا اس کی کوئی خاص وجہ تھی؟"

ارحاب اپنی بات ختم کرتے مدعے پر آیا۔

"ہاں ایک ضروری بات ہے جو ہم نہیں چاہتے تمہیں کسی اور جگہ سے پتا چلے اور تم ناراض ہو جاؤ۔" منیب نے اس کی بات کا جواب دیا۔

"جی بتائیے۔" ارحاب نے سنجیدگی سے کہا۔

"ماہرا در اصل اس حویلی کی بیٹی ہے۔" منیب نے شروع سے بتانا شروع کیا۔

"تمہیں پتا ہو گا یقیناً کے میں نے اور ماہرا نے گھر سے بھاگ کر شادی کی تھی۔" منیب اس کی شخصیت دیکھتے ہی جان گیا تھا وہ ان کے لیے پہلے ہی چھان بین کرا چکا ہو گا۔

"جی ہاں جب آپ کی طرف سے ای میل آیا تھا تب پی کروائی تھی۔" ارحاب نے ان کی بات کی تصدیق کی۔

"ہمیں پیرس جانے سے پہلے ایک بیٹی ہوئی تھی مگر پھر ماہرا نے مجھے اپنی محبت کا واسطہ دے کر کہا میں اس بچی کو حویلی چھوڑ آؤں کیونکہ وہ اُس کی اچھی تربیت نہیں کر سکے گی اور پھر میں اُس معصوم کو جو بس پورا وقت مجھے تک رہی تھی اِس حویلی کے دروازے پر چھوڑ گیا جب میں نے اسے دروازے پر چھوڑا وہ بہت روئی اتنا روئی کے بیس سال تک میں کسی ایک رات بھی پوری نیند نہیں سو پایا ہوں۔" منیب کی آنکھوں سے آنسوں رواں ہوئے تھے۔

"پتا ہے ماہرا سے ضد کر کے جب میں یہاں پہنچا لیکن وہ کسی اور کی ہونے جا رہی تھی جس نے مجھے مکمل توڑ دیا، میرے جسم کا حصہ ونی میں جا رہا تھا بھلا مجھ سے بہتر ونی میں آئی عورت کے دُکھ کو سمجھ سکتا تھا۔" منیب صاحب آخر میں سر ہاتھوں گراتے رو دیئے۔

"اس کا مطلب ہے وہ۔ انابیہ وہ آپ کی بیٹی ہے۔" ارحاب مکمل حیران و پریشان ہو چکا تھا۔

"آپ۔۔ آپ نے اتنا بڑا ظلم کیوں کیا اس کے ساتھ آپ کو علم تک نہیں کے وہ اپنے آغا جان، بابا اور بھائیوں کے بیہو میں کتنا کچھ برا محسوس کر کے چپ چاپ یہاں سے چلی گئی ہے۔" ارحاب اس کے حق میں بولے بغیر نہیں رہ سکا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اس وجہ سے آپ کبھی اس کے حق میں اپنے بابا سے نہیں لڑے تھے نا، اور وہ کہتی ہے اس کے بابا اس سے خاموش محبت کرتے ہیں۔" ارحاب اب شبیر خان سے مخاطب تھا۔

"ہاں میں اپنی بیٹی سے اس دنیا میں سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں بس ڈر تھا کہیں اسے کسی مرد سے محبت ہو گئی تو بابا جان کی نافرمانی کرنے کے ساتھ اپنی بہن کے طعنے بھی سننے کو ملیں گے۔" شبیر خان نے پہلی بار اپنی سوچ کا اظہار کیا۔

"ہاہا محبت آپ کو ایسی بیٹی ملی ہے جو محبت جیسے لفظ کو چونا سمجھتی ہے۔" ارحاب کی ہنسی طنزیہ تھی۔

ارحاب کے موبائل پر میسج آیا جسے پڑھ کر وہ اپنی جگہ سے اُٹھا۔

"اب اجازت چاہوں گا آفس جانا ہے۔" ارحاب وہاں سے اجازت لیتا شہر کے لیے نکل گیا۔

✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻

نیلے آسمان پر ہر سو روشنی پھیل چکی تھی، پرندے گھونسلے چھوڑ کر رزق کی تلاش میں نکل رہے تھے۔

ارحاب کی آنکھ آج سویرے ہی کھل گئی۔

ارحاب نے ایک نظر اپنے سینے پر سر رکھے سوئی انابیہ کو دیکھا۔

"تم معصوم ہو یا شاید میرا وہم ہے۔" ارحاب نے اس کے چہرے کو دیکھ خیالوں ہی خیالوں میں سوال کیا۔

"ارحاب اس طرح دیکھ کر میری نیند خراب مت کیا کریں۔" انابیہ نے بند آنکھوں سے ہی اس کی آنکھوں کی تپش محسوس کر لی تھی۔

"یہ تم جان بوجھ کر سونے کا ڈرامہ کرتی ہو نا۔" ارحاب نے اسے تیکھے چتونوں سے دیکھ کہا۔

"نہیں آپ میری نیند خراب کر دیتے ہیں۔" انابیہ نے جھٹ سے سارا الزام اس پر لگایا تھا۔

اسی وقت درواے پر ناک ہوا۔

"جی۔" ارحاب نے جواب دیا۔

"میں ناز ہوں ارحاب بھائی نانا سائیں کہ رہے ہے آ کر ناشتہ کر لیں۔" ناز دروازے پر کھڑی خود پر ضبط کرتی بولی۔

ارحاب نے اُٹھ کر دروازہ کھولا تھا ناز کی اس پر نظر پڑی تھی جس نے اس کے دل کے تار کو چھیڑا مگر پھر اس کمرے میں انابیہ کا وجود سوچ کر اس کا موڈ خراب ہو گیا۔

"ویسے اتنی صبح آپ نے ساری لائٹس آن کر رکھی ہیں۔" ناز کو حیرت ہوئی کیونکہ آج سے پہلے ہمیشہ اس نے ارحاب کے کمرے کی لائٹس آف دیکھیں تھیں۔

"وہ انابیہ کو اندھیرے سے ڈر لگتا ہے اس لیے وہ آن کر کے سونا پڑتا ہے۔" ارحاب کی آنکھوں میں انابیہ کے نام پر چمک آگئی۔

"اوہ اچھا چلیں میں چلتی ہوں، ہاں ویسے جلدی آیئے گا آج میں نے آپ کا فیورٹ ٹماٹر کے ساتھ انڈا بنایا ہے۔" ناز نے جاتے جاتے مڑ کر کہا۔

"اوکے پھر جلدی آنا پڑے گا۔" ارحاب اور ناز میں ایک سال کا فرق تھا اس لیے وہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے بات کرنے میں جھجھک محسوس نہیں کرتے تھے۔

"اس سے فری مت ہوا کریں۔" انابیہ نے منھ بناتے کہا۔

"اوہ! لگتا ہے محترمہ جیلس ہو رہی ہیں۔" ارحاب نے موبائل پر وقت دیکھتے کہا۔

"نہیں میں آپ کی طرح نہیں ہوں۔" انابیہ نے اسے جتایا تھا۔

ارحاب اس کی بات سن کر مسکراتا ہوا واشروم میں گھس گیا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ارحاب اور انابیہ کو ساتھ ناشتے کے لیے نیچے اُترتے دیکھ صوفیہ بیگم کو آگ ہی لگ گئی تھی۔

ارحاب نے آگے بڑھ کر ایک کرسی سرک کر انابیہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"یہ لڑکی ونی میں آئی ہے اس کی اوقات اس ٹیبل پر بیٹھ کر کھانے کی نہیں ہے۔" مظہر شاہ نے انابیہ کو بیٹھتے دیکھ کہا۔

"وہ ارحاب حیدر شاہ کی بیوی ہے واقعی کم ظرفوں میں بیٹھنے والی اس کی اوقات نہیں ہے مگر خیر مجبوری ہے۔" ارحاب نے یکدم ان کی بات کی کایا ہی پلٹ دی تھی۔

ارحام کے منہ سے وہیں ہنسی چھوٹ گئی۔

"ارحام۔" ارحاب نے اسے آنکھیں دکھائی۔

"میں کیا کروں بھائی آجکل آپ خود ہی اتنا کامیڈی شو کرنے لگے ہیں کے ہنسی روک ہی نہیں پاتا۔" ارحام نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ناز میرا انڈا کہاں ہے؟" ارحاب نے میز پر بیٹھتے ہی ناز کو مخاطب کیا۔

"میں لاتی ہوں۔" ناز اپنی کرسی سے اُٹھ کر کچن میں چلی گئی۔

کچھ دیر بعد وہ ارحاب کے لیے بہت چاہ سے بنایا ہوا انڈا لے آئی۔

"ناز اگر تم نہ ہوتی تو کبھی کوئی یہ نہیں بنا پاتا۔" ارحاب نے دل سے تعریف کی تھی۔

"بہت شکریہ آپ کھائیں اور ہاں انابیہ کو بھی کھلا دیں اسے بھی تو پتا چلے شاہ خاندان کی بیٹی کے ہاتھوں میں کتنا سواد ہے۔" ناز نے جیسے انابیہ کو جتایا تھا۔

"ہاں مجھے واقعی تجسس ہو رہا ہے کیونکہ ارحاب کو اتنی جلدی کوئی چیز پسند نہیں آتی۔" انابیہ نے بھی اس سے تجسس کا اظہار کر دیا۔

"واقعی؟ لیکن تم کمرے میں تو کچھ اور کہہ رہی تھی۔" ارحاب نے اس کی طرف جھکتے کان میں سرگوشی کی۔

"وہ مجھے جتا رہی ہے کے مجھے کچھ نہیں آتا اس لیے مجھے ٹیسٹ کرنا ہے۔" انابیہ نے بھی اس کے کان میں سرگوشی کی۔

"سچ ہی تو ہے تمہیں بنانا نہیں آتا اس میں جتانے والا تو کچھ نہیں تھا۔" ارحاب نے انابیہ کو تنگ کرنے کے لیے بولا جس پر اُس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تیرنے لگے۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ہٹیں مجھے بات ہی نہیں کرنی آپ سے دیں مجھے بھوک لگی ہے۔" انابیہ بھرائی ہوئی آواز میں کہتی پلیٹ سے انڈا لیکر کھانا شروع ہوگئی۔

"تم دونوں یہاں بیٹھ کر ایسی حرکتیں مت کرو۔" مظہر شاہ نے اُن دونوں کی حرکتوں پر تنگ آتے کہا۔

وہ سب خاموشی سے کھانا کھا ہی رہے تھے کے اچانک سے انابیہ کو اپنی سانس اٹکتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"بیٹا آپ ٹھیک ہو؟" ساتھ بیٹھی رائنہ بیگم نے انابیہ کی سانسوں کی اکڑن کو محسوس کرتے پوچھا۔

انابیہ گہرے گہرے سانس لینا شروع ہوئی تھی ایک دم سے وہاں موجود ہر شخص پریشان ہوگیا۔

"انابیہ اگر یہ مذاق ہے تو پلیز مت کرو۔" ارحاب کو لگا کے شاید وہ غصہ ہے اس لیے اسے سبق سکھانے کے لیے ایسا کررہی ہے۔

"تمہارا دماغ ٹھکانے پر ہے ارحاب واقعی میں طبیعت خراب ہورہی ہے بچی کی۔" طاہر شاہ نے ارحاب کی بات پر غصہ ہوتے کہا۔

"ار۔ ارحام جلدی سے منیر صاحب کو کال کرو۔" ارحاب نے پینک ہوتے ارحام کو مخاطب کیا۔

"کول ڈاؤں سب کچھ ٹھیک ہوجائے گا۔" ارحاب نے اسے سینے سے لگاتے کہا۔

"اس۔۔اس کو کچھ ہو نہ جائے۔" رائنہ بیگم فکر مند ہوئیں۔

ارحام کے میسج ملتے ہی منیر صاحب دیر کیے بغیر پانچ منٹ میں شاہ حویلی پہنچے تھے۔

"وہ۔۔وہ اندر آجائیں دیکھیں اس کی بہت زیادہ حالت خراب ہو رہی ہے۔" ارحاب نے جیسے مظہر شاہ کو التجا کی تھی۔

"ہاں آنے دو۔" مظہر شاہ نے حکم دیا تھا۔

منیر صاحب بھاگتے ہوئے وہاں آئے تھے جہاں اُن کی گڑیا کی سانسیں اٹک رہی تھیں۔

"گڑیا میرا بچہ بابا کی بات سن رہے ہو۔" منیر صاحب نے آتے ہی اسے مخاطب کیا۔

منیر صاحب نے اسے دوائی دیتے اسے پانی پلایا جس کے بعد وہ بیہوش ہو گئی۔

"یہ۔یہ بیہوش ہو گئی۔" ارحاب نے خوف زدہ ہوتے کہا۔

"فکر مت کرو وہ ٹھیک ہے کچھ دیر کے بعد ہوش آجائے گا۔" منیر صاحب نے وضاحت دی۔

"ویسے اس نے کیا کھایا تھا؟" منیر صاحب نے سوال کیا۔

"انڈا پراٹھا۔" ناز نے جواب دیا۔

"اس میں ٹماٹر تھے کیا؟" منیر صاحب نے مڑ کر سوال کیا۔

"ہاں ظاہر ہے ارحاب کے لیے بنایا تھا اسے ایسا پسند ہے۔" ناز نے لچک دار لہجے میں کہا۔

"انابی کو ٹماٹر سے الرجی ہے۔" منیر صاحب نے انابیہ کے لال پڑے چہرے کو تکتے بتایا۔

"تو آپ کو پہلے بتانا چاہیے تھا دیکھیں کتنی بری حالت ہو گئی ہے۔" ارحاب نے برا مناتے کہا۔

"عام حالات ہوتے تو بتا دیتا لیکن اچانک سے اتنا سب کچھ ہو گیا ہے کے ذہن نے کام کرنا ہی چھوڑ دیا ہے۔" منیر صاحب نے بے بسی سے کہا۔

انابیہ کو ہوش آتے ہی اس نے جلدی سے منیر صاحب کو ہگ کیا۔

"چاچو۔۔میں نے آپ کو بہت یاد کیا۔" انابیہ نے روتے ہوئے کہا۔

"ہم میں نے بھی تمہیں ڈھیر سارا یاد کیا ہے۔" منیر صاحب نے اس کے ماتھے پر بوسا دے کر کہا۔

"چاچو مجھے بابا کی بہت یاد آتی ہے۔" انابیہ نے سر اٹھا کر اُن کی جانب دیکھتے کہا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اس کے اِس جملے پر ایک پل کو ارحاب اور منیر صاحب نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"اُنہیں بھی تم بہت یاد آتی ہو لیکن۔۔ مجبوری ہے۔" منیر صاحب نے کہتے ہی اسے واپس سینے سے لگایا۔

"مجھے اُن کے سینے سے لگ کر اُنہیں بتانا ہے اُن کی بیٹی اُن سے بہت محبت کرتی ہے۔" انابیہ نے اپنی خواہش ظاہر کی۔

"دعا ہے تم ایسا دن بھی دیکھو۔" منیر صاحب نے دل سے دعا کی تھی۔

کچھ دیر یوں ہی باتیں کرنے کے بعد منیر صاحب وہاں سے چلے گئے۔

انابیہ کئی دیر حویلی کے دروازے کو تکتی رہی تھی۔

****

ایک نسوانی وجود ایک گھنے جنگل کے بیچ بنے کمرے میں ایک کرسی پر بندھا ہوا تھا .

وہ وجود بے سدھ تھا لیکن کچھ دیر بعد اس میں ہلکی جنبش ہوئی تھی .

"پانی..پانی..." اس نسوانی وجود کے خشک لب ہلے تھے.

اس کمرے میں مکمل اندھیرا تھا کوئی بھی چیز نظر نہیں آ رہی تھی.

کرسی کی پچھلی جانب فرش پر خون کے قطرے گر رہے تھے.

اس وجود کے ہاتھ اس قدر کس کے باندھے گئے تھے کے اب اس کے ہاتھوں سے خون بہہ رہا تھا .

ہوش میں آتے ہی اپنے ہر طرف اندھیرا دیکھ کر وہ ڈر گئی تھی.

شاید دشمن جانتا تھا اس کی کمزوری اندھیرا ہے .

"کوئی ہے؟" اس نسوانی وجود نے چلا کر پوچھا لیکن اس بند کمرے میں اس کی اپنی آواز خود کی طرف ہی آ ٹکرائی تھی.

"آہ!" اس کی ہولناک چیخ پورے کمرے میں گونجی تھی .

اس کے پاؤں پر کوئی چیز رینگی تھی جس نے اسے پل بھر میں مزید خوفزدہ کر دیا تھا .

کچھ دیر گزری تھی کے اچانک دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور اس کمرے میں روشنی پھیل گئی .

روشنی اس کی آنکھوں کو چُب رہی تھی جس پر اس نے جلدی سے اپنی آنکھیں میچ لیں .

"کیا ہوا؟ ویسے شیرنی بنی پھرتی ہو اور آج کیسے ڈر گئی ہو۔" جو آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی وہ نسوانی تھی۔

وہ اپنی جگہ حیرت میں ڈوب گئی کے ایک عورت نے اتنی بڑی سازش کیسے کرلی تھی۔

"کون... کون ہو تم؟" اس کی آواز میں کمزوری محسوس ہو رہی تھی۔

"پہلے تم تو بتاؤ تم کون ہو۔" آنے والی لڑکی نے اس کو بالوں سے کھینچ کر غصے سے پوچھا۔

"تم...." اس کی آنکھوں میں شناسائی کی رمق ظاہر تھی۔

"ہاں! میں... تم اپنا بتاؤ تم کون ہو؟" اس لڑکی نے بالوں کی پکڑ اور سخت کردی۔

"ک.. کیا.... کیا کہہ رہی ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔" آنکھوں میں نمی لئے وہ بے بسی سے بولی۔

چٹاخ کی آواز اس بوسیدہ کمرے میں گونجی تھی۔

"تم اس معصومیت کے جھوٹ سے اس شخص کو بیوقوف کرسکتی ہو مگر مجھے ہرگز نہیں!" وہ غصے سے غراتی ایک بار پھر اس کے گال پر اپنے ہاتھ کے نشان چھوڑ گئی۔

"وہ بیو قوف نہیں ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے آئی سمجھ اور دیکھ لینا وہ مجھے ڈھونڈ لے گا."اس تھپڑ نے اسے طیش دلا دی.

"دلا سے اچھے ہیں شہزادی اگر اس شخص کو جو تمہاری محبت کا دعویدار ہے اس کو تمہاری حقیقت پتا لگی نا وہ تمہیں دیکھنا تک گوارا نہیں کرے گا."مقابل نے اسے حقیقت سے آشنا کرنا چاہا .

"محبت پر ہلکی پھلکی باتیں اثر انداز نہیں ہوتیں,اور وہ محبت کرتا تھا اور کرتا رہے گا."اس نے بڑے ناز سے محبت کا دعوہ کیا .

"بہت اچھا! دیکھ لیں گے."وہ اسے دور پٹختی باہر کی جانب بڑھ گئی اور ایک بار پھر پورے کمرے میں اندھیرا چھا گیا .

"ناز۔۔۔ناز مجھے یہاں چھوڑ کر مت جاؤ۔"وہ کرسی سمیت زمین بوس ہوتی چلائی تھی۔

"میرا کیا قصور ہے۔۔خود زبردستی لایا گیا تھا مجھے اس خاندان میں پھر مجھے سزا کیوں مل رہی ہے۔"وہ بے بسی سے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"اللہ کا واسطہ ہے ناز مجھے یہاں سے نکالو۔"وہ اندھیرے سے ڈر کر چلائی تھی۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کچھ ہی دیر گزری تھی ناز آندھی طوفان کی طرح اس کمرے میں داخل ہوئی۔

"اُٹھو۔۔۔تم سمجھتی کیا ہو خود کو، تم ایک گھر سے بھاگی ہوئی عورت کی بیٹی ہو اُس سے بڑھ کر تمہاری کوئی اوقات نہیں ہے۔" ناز نے اس کے بالوں سے پکڑ کر چہرہ اپنی جانب کیا۔

"ک۔۔۔کیا کہہ رہی ہو تم، میری ماں کہیں نہیں بھاگی ان کی بابا سے ہی شادی ہوئی تھی۔" وہ اس کی بات پر تڑپ کر بولی۔

"ہاہاہا! یہ ناسمجھی کا ڈرامہ تم ارحاب کے سامنے کر سکتی ہو جو تمہارے حسن پر پھسل سکتا ہے میرے آگے نہیں۔" ناز کی گرفت مضبوط ہوئی تھی۔

"پلیز۔۔۔مجھے حقیقتاً کوئی علم نہیں ہے سمجھ کیوں نہیں رہی ہو پاگل ہو چکی ہو کیا۔" وہ اب زچ ہو کر چلائی تھی۔

"تم انابیہ شبیر خان کبھی تھی ہی نہیں تم انابیہ منیب ہمدانی ہو جس بات کے پتا چلتے ہی ارحاب تم سے نفرت کرنے لگے گا کیونکہ اسے جھوٹ بولنے والوں سے سخت نفرت ہے آئی سمجھ۔" ناز نے اس پر غصہ ہوتے اس پر بہت بڑی سچائی کھول دی تھی۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

انابیہ کی کانوں میں ماہیر کے الفاظ گونجے تھے۔

"و۔۔وہ۔وہ ایسا نہیں ہو سکتا میرے بابا شبیر خان ہیں اور وہی رہیں گے۔"انابیہ روتی ہوئی بولی۔

"میں ارحاب سے محبت کرتی ہوں میں نے بیس سال اس کی توجہ پانے کے لیے خوب محنت کی لیکن یار پتا ہے میں اسے کبھی نظر ہی نہیں آئی۔"ناز کا لہجہ بھیگ گیا۔

"لیکن لازمی تو نہیں ہم اتنے خوشنصیب ہوں کے ہم جس سے محبت کریں وہ بھی ہم سے محبت کرے۔"انابیہ نے کھو جانے والے انداز میں کہا۔

"لیکن ارحاب تم سے محبت کیوں کرتا ہے کیوں تمہیں دیکھ کر اس کی آنکھوں کی چمک بڑھ جاتی ہے۔"ناز نے غصے سے چلاتے ایک بار پھر اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔

اچانک سے اس کمرے کے دروازے پر کوئی آیا تھا۔

****

شاہ حویلی۔۔

صوفیہ بیگم سر ہاتھوں میں گرائے چہرے پر فکرمندی لیے بیٹھیں تھیں۔

"اماں سائیں وہ واقعی میں نہیں ہے۔" رائنہ بیگم پریشانی سے بولیں۔

"اگر بات آسان ہوتی تو میں کہ سکتی تھی میری طرف سے بھاڑ میں جائے مگر ارحاب۔۔مجھے اس کا خوف کھا رہا ہے۔" صوفیہ بیگم کے لہجے میں خوف تھا۔

کچھ دیر گزری تھی جب مظہر شاہ بھی ڈیرے سے اُٹھ کر حویلی کو لوٹ آئے۔

"خیریت ہے پریشان لگ رہی ہو تم سب ؟" مظہر شاہ نے ان کے اُڑے ہوئے رنگ دیکھ سوال کیا۔

"وہ ونی میں آئی لڑکی حویلی سے غائب ہے۔" صوفیہ بیگم نے آہستہ آواز میں اُنہیں بتایا۔

"کیا؟ حویلی سے غائب کیسے ہو سکتی ہے اگر ایسا ہوتا تو گارڈز بتاتے ہمیں۔" مظہر شاہ بھی اُن کی بات پر حیران تھے۔

"سچ میں غائب ہے ہم نے پوری حویلی چھان ماری ہے لیکن وہ کہیں نہیں ملی۔" صوفیہ بیگم نے اُنہیں اپنی بات کی یقین دہانی کرائی۔

"ہو سکتا ہو وہ اپنے باپ سے ملنے کے لیے بھاگ گئی ہو۔" مظہر شاہ نے انابیہ کی صبح والی بات کے بنا پر اظہار کیا۔

"ارحاب کو پتا لگا تو وہ بڑا طوفان کھڑا کر دے گا۔" صوفیہ بیگم نے اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔

"لیکن غلطی بھی تو اس کی اپنی چہیتی کی ہے۔" مظہر شاہ نے غصے سے کہا۔

ارحام جو نیپ لینے کے نیچے آرہا تھا حویلی میں معمول سے ہٹ کر کچھ محسوس کرتے حیران ہوا۔

"کیا ہوا ہے؟" ارحام نے آنکھیں ملتے سوال کیا۔

"وہ انابیہ غائب ہے۔" رائنہ بیگم نے اسے بتایا۔

"انابیہ کیسے غائب ہو سکتی ہے۔" ارحاب کی آواز پر اُن سب کو پریشانی نے آن گھیرا۔

"وہ۔۔وہ۔۔" رائنہ بیگم اس کے ڈر سے بول بھی نہیں پا رہی تھیں۔

"انابیہ کہاں ہے آپ نے ٹھیک طرح سے دیکھا ہے؟" ارحاب کو اُن کی بات پر یقین نہیں آرہا تھا۔

"ہاں ہم نے پوری حویلی دیکھ لی ہے وہ میں کہیں نہیں مل رہی۔" رائنہ بیگم نے بتایا۔

"اسٹور روم چیک کیا آپ نے؟" ارحام کو ایک وہی جگہ پر شک گزرا۔

"ہاں وہ بھی چیک کر لیے ہیں مگر وہ وہاں بھی نہیں ہے۔" رائنہ بیگم کے لہجے میں فکر تھی۔

"میں نے آپ کو کہا تھاماں اس کا خیال رکھیے گا پہلے ہی اس کی طبیعت خراب تھی۔" ارحاب رائنہ بیگم سے ناراض ہوا۔

"بیٹا مجھے لگا وہ کمرے میں آرام کرنے گئی ہے مجھے کیا پتا تھا وہ غائب ہو جائے گی۔" رائنہ بیگم نے وضاحت دی۔

"بلائیں سب کو شاید کسی نے تو آخری بار اسے دیکھا ہو گا۔" ارحاب کا اشارہ کام کرنے والی خواتین کی جانب تھا۔

وہ سب آکر وہاں لائن میں میں کھڑی ہو گئی تب تک ارحام گارڈز سے بھی پوچھ کر آچکا تھا۔

"آپ سب میں سے کسی نے آخری بار اسے دیکھا ہو تو پلیز مجھے بتائیں۔" ارحاب کے لہجے کی بے تابی وہاں ہر شخص محسوس کر گیا تھا۔

"وہ دراصل میں نے اُنہیں تین بجے پیچھے کاٹیج کی طرف جاتے دیکھا تھا۔" ایک ملازمہ نے ڈرتے ڈرتے بتایا کیونکہ وہاں کوئی بھی ارحاب کے آگے اس کاٹیج کی بات نہیں کرتا تھا۔

ارحاب اس کی بات سن کر جلدی سے کاٹیج کی جانب بھاگا تھا اس کے پیچھے ارحام بھی چلا آیا۔

اس کاٹیج کے ایک کمرے کے دروازے کے قریب کوئی تازہ خون موجود تھا جس نے ارحاب کے سر سے آسمان کھینچ لیا تھا۔

"ن۔۔ نہیں ایسا نہیں ہونے دوں گا بابا کو کھویا ہے مگر میں انابیہ کو اب نہیں کھو سکتا۔" ارحاب دیوانہ وار کاٹیج کی تلاشی لیتے بولا۔

"بھائی وہ مل جائیں گی۔" ارحام نے اسے تسلی تھی۔

"ارحام مجھے تسلی نہیں چاہیے مجھے انابیہ صحیح سلامت چاہیے۔" ارحاب کی آنکھوں سے آنسوں گرے تھے۔

صوفیہ بیگم نے آس پاس دیکھا تو اُنہیں شدت سے ناز کے الفاظ یاد آئے تھے۔

"اللہ کرے میں جو سوچ رہی ہوں ویسا نہ ہو۔" صوفیہ بیگم نے پریشانی سے کہا۔

"کیا مطلب ہے آپ کی بات کا؟" ارحاب ان کی جانب پلٹا تھا۔

ارحاب کے پوچھنے پر اُنہوں نے ناز کی کہی بات اس کو بتادی۔

"آپ یہ بات اب بتا رہی ہیں مجھے حد ہو گئی ہے۔" ارحاب نے اُن پر غصہ ہوتے کہا۔

"جلدی سے اسے ڈھونڈو کہیں وہ واقعی اس بچی کو مار نہ دے۔" صوفیہ بیگم نے پریشانی سے کہا۔

"وہ اسے لیکر جا کہاں سکتی ہے؟" ارحاب کے ذہن نے بھی کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔

اچانک ارحام کی نظر سامنے نظر آتے پیڑوں کے جھنڈ پر گئی تھی۔

"آپ کو یاد ہو گی وہ کوٹھی جس میں داداجان کے دادا اپنی بندوقیں رکھا کرتے تھے اس کے لیے ہمیں نازنے ہی بتایا تھا کے وہ جگہ آسیب زدہ ہے شاید وہیں ہو گی۔" ارحام نے بچپن کا قصہ یاد کرتے کہا۔

ارحاب اس کی بات سنتا جلدی سے وہاں کی جانب بھاگا تھا۔

ارحاب کو احساس ہوا تھا کے وہ لڑکی کس قدر اس کے لیے ضروری بن گئی تھی۔

ارحاب وہاں پہنچا تو اس کمرے کا دروازہ پہلے ہی کھلا ہوا تھا۔

ارحاب جلدی سے کمرے کی جانب بھاگا تھا جہاں نازنے انابیہ کے چہرے پر تھپڑ رسید کیا تھا۔

لیکن کسی کا سایہ زمین پر دیکھ کر اس نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔

نازکو لگا جیسے اس نے اپنے پاؤں پر خود کلھاڑی ماری ہے۔

"انابیہ۔" ارحاب جلدی سے بھاگ کر نیچے بیہوش ہوتی انابیہ کے قریب آیا تھا۔

"مجھے یقین نہیں آرہا تم اس حد تک گر سکتی ہو۔" ارحاب نے انابیہ کے ہاتھوں کی رسی کھولتے افسوس سے کہا تھا۔

"آپ نے مجبور کر دیا تھا مجھے بیس سالوں سے آپ کی توجہ پانے کے لیے ہزاروں جتن کیے تھے میں نے مگر پھر اچانک ونی میں آئی لڑکی آپ کے دل کی ملکہ بن گئی تو کیسے برداشت کر سکتی تھی میں۔" ناز نے روتے ہوئے آپ بیتی بتائی۔

"اگر میں توجہ نہیں دے رہا تھا تو تمہیں حویلی کی ایک خاندانی بیٹی ہونے کے طور پر مجھ سے کنارا کر لینا چاہیے تھا۔" ارحاب نے انابیہ کو اُٹھاتے ہوئے کہا تھا۔

"مجھے طعنہ دینے سے پہلے یہ بھی سن لیں یہ لڑکی بھی کوئی خاندانی نہیں ہے گھر سے بھاگی ہوئی عورت کی بیٹی ہے۔" ناز نے اپنا آخری حربہ آزمایا تھا۔

"اس کی تربیت ایک بہترین خاندانی گھر میں ہوئی ہے، اور یہ بات میں پہلے سے ہی جانتا ہوں، میں نے صرف انابیہ سے محبت کی ہے جب پہلی بار اس نے مجھے غصے بھری نظروں سے دیکھا تھا مجھے فرق نہیں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

پڑتا اب کے اس کا باپ شبیر خان تھا یا منیب ہمدانی کیونکہ میری محبت انابیہ تھی جسے میں نے انابیہ ارحاب شاہ بنا کر سکون کا سانس لیا ہے۔" ارحاب کے ایک ہی جھٹکے میں اس کا ہر خواب شکنا شور کر دیا تھا۔

اس کمرے کے باہر کھڑے شاہ خاندان کے ہر فرد نے آج ارحاب حیدر شاہ کی دیوانگی دیکھی تھی۔

"ناز جواد شاہ سے انابیہ شبیر خان یا پھر انابیہ منیب ہمدانی عشق کی بازی جیت گئی ہے۔" ناز نے زمین پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر روتے کہا۔

ارحاب اپنی محبت کو بانہوں میں بھر کر وہاں سے نکل گیا۔

****

کچھ ماہ بعد۔۔۔

"میری پیاری بیگم صاحبہ پلیز رونا بند کریں۔" ارحاب نے اپنے سینے سے لگی سوں سوں کرتی انابیہ کو چپ کرانا چاہا۔

"مجھ سے کوئی پیار نہیں کرتا آپ بھی بس چونا لگاتے ہیں۔" انابیہ نے ٹشو سے ناک صاف کرتے کہا۔

"ارے! یہ کیا بات ہوئی تم نے تو میری محبت پر ہی شک کر دیا۔" ارحاب نے اسے خود سے الگ کر کے افسوس سے کہا۔

"ہاں تو شکر کریں آپ سے بات کر رہی ہوں ورنہ جھوٹ تو آپ نے بھی بولا تھا۔" انابیہ نے اسے احسان جتایا۔

"میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا بس میں تمہیں ایسا کوئی دکھ نہیں دینا چاہتا تھا اس لیے بات چھپائی۔" ارحاب نے اس کے اپنے جھوٹا کہنے پر اس کی بات کی تصحیح کی۔

"آپ مجھے حویلی کیوں نہیں لیکر چلتے مجھے بھائی کی یاد آرہی ہے۔" انابیہ نے روتے ہوئے ایک اور فرمائش کی تھی۔

"میں سب تمہارے طریقے سمجھ رہا ہوں بس کسی طرح تمہیں حویلی جانا ہے۔" ارحاب نے اس کے اِس نئے بہانے پر کہا۔

"جائیں بس مجھے نہیں کرنی بات آپ سے۔" انابیہ نے ارحاب کے بازو پر مارتے ہوئے کہا۔

"جائیں نکلیں میرے کمرے سے ابھی اُٹھیں۔" انابیہ نے اب اس کو بیڈ سے دھکے دے کر اُٹھایا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ارحاب نے کمرے سے باہر جانے میں ہی عافیت جانی۔

اس حادثے کے بعد ارحاب اپنی ماں اور بھائی کو لے کر اپنے شہر والے گھر میں لے آیا۔

"پھر سے اس نے کمرے سے نکال دیا۔" کچن میں کام کرتیں رائنہ بیگم نے ارحاب کو دیکھ کہا۔

"ہاں! پتا نہیں اُسے کیا ہو گیا ہے کبھی رات کو اُٹھ کر عجیب عجیب فرمائشیں کرتی ہے اور صبح میں رو رو کر کمرے سے نکال دیتی ہے۔" ارحاب نے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھتے کہا۔

"برا مت مناؤ شاید چوٹ کی وجہ سے ایسی ہو گئی ہے یا پھر اتنی بڑی خبر ملی اس وجہ سے ایسا کر رہی ہے۔" رائنہ بیگم نے اسے محبت سے سمجھایا۔

"نہیں برا نہیں منا رہا مگر میں چاہتا ہوں وہ خوش رہے۔" ارحاب نے فکر مندی سے کہا۔

"تم اُس سے بس محبت سے پیش آؤ۔" رائنہ بیگم نے ٹیبل پر ناشتہ سجاتے کہا۔

"جی۔" ارحاب نے ان کی مدد کرتے ہوئے کہا۔

ارحام نیچے آیا تو کھانا ٹیبل پر لگ چکا تھا۔

"ارحام جا کر انابیہ کو لے آؤ۔" ارحاب نے بھائی کو دیکھ کہا۔

"پھر سے ناراض ہو گئی ہے؟" ارحام نے سوال کیا۔

"ہاں راضی ہی کب ہوتی ہے۔" ارحاب نے مایوسی سے کہا۔

"بھائی ہمت رکھیں ٹھیک ہو جائے گی۔" ارحام نے بھائی کا کندھا تھپتھپاتے حوصلہ دیا۔

"کیا میں کمرے میں آسکتا ہوں؟" ارحام نے دروازہ ناک کر کے اجازت مانگی۔

"اس نے بھیجا ہے تو واپس چلے جاؤ۔" انابیہ کو سمجھ آگئی تھی کے اسے ارحاب نے ہی بھیجا ہے۔

"میں ایک اچھا بھائی بن کر آیا ہوں۔" ارحام نے کمرے میں داخل ہوتے کہا۔

"کوئی مجھ سے محبت نہیں کرتا۔" انابیہ نے پہلا یہی شکوہ کیا تھا۔

"سب تم سے محبت کرتے ہیں لیکن تم سمجھتی ہی نہیں ہو کیونکہ آجکل تمہیں موڈ سوئنگز ہو رہے ہیں۔" ارحام نے اسے سمجھایا۔

"مجھے حویلی والوں سے بات کرنی ہے کیونکہ مجھ سے میری پہچان چھپائی گئی ہے۔" انابیہ نے اس سے اپنا مدعا بیان کیا۔

"دیکھو اس کے لیے تمہیں اپنا بیہو سدھارنا پڑے گا پھر بھائی تمہاری بات مانیں گے۔" ارحام نے اسے سمجھایا۔

"اچھا چلو اب ناشتہ کرنے چلتے ہیں۔" ارحام نے اسے اُٹھنے کا اشارہ کیا۔

"نہیں مجھے نہیں کھانا۔" انابیہ نے ضدی بچے کی طرح کہا۔

"ٹھیک ہے پھر میں نوٹیلا نہیں لیکر آؤں گا۔" ارحام نے اب اس کی دُکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔

"بالکل اپنے بھائی طرح برے ہو ہر بات پر دھمکیاں دینا آتی ہیں۔" انابیہ نے منھ بگاڑتے کہا۔

"ٹھیک ہے اب چلو۔" ارحام نے اس کی بات مسکراتے کہا۔

ارحام کے ساتھ انابیہ کو آتے دیکھ ارحاب نے سکھ کا سانس لیا۔

ناشتہ کے بعد ارحاب اپنی گھڑی دیکھ گاڑی کی چابیاں اور موبائل اُٹھا کر باہر جانے کو آگے بڑھا ہی تھا کے انابیہ رونا شروع ہو گئی۔

"بھائی یہ رو رہی ہیں۔" ارحام نے پیچھے سے آواز دی۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو کہیں درد ہو رہا ہے؟" ارحاب نے پریشانی سے پوچھا۔

"اب تم مجھ سے محبت نہیں کرتے اس لیے تو گڈ بائے کس نہیں دی۔" انابیہ نے روتے ہوئے شکوہ کیا جس پر ارحاب نے صبر کے گھونٹ بھرتے اس کی جانب دیکھا۔

"اُٹھو ہم ڈاکٹر کے پاس چل رہے ہیں۔" ارحاب کا صبر اب ختم ہو رہا تھا۔

"کیوں؟" انابیہ نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"اُٹھو بس۔" ارحاب نے کوئی بھی وضاحت دینے کے بجائے اپنی بات دہرائی۔

ارحاب نے اسے لیکر ہاسپٹل آ گیا تھا۔

ڈاکٹر نے اس کی کچھ ٹیسٹ کروائیں جو کچھ دیر میں ہی آ گئیں تھیں۔

"مبارک ہو۔" ڈاکٹر نے رپورٹ پڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا؟" ارحاب نے حیرت سے پوچھا۔

"آپ کی زوجہ امید سے ہیں جس کی وجہ سے اُن کا ایسا بیہو ہے اِس لیے ایسے ہی آپ کو برداشت کرنا پڑے گا۔" ڈاکٹر نے اسے خوشخبری سنائی۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"کیا!واؤ تھینک یو سو مچ انابیہ مجھے اتنا بڑا مقام دینے کے لیے۔"ارحاب نے انابیہ کو گلے لگاتے خوشی سے کہا۔

"میں۔۔میں اماں کی طرح کسی کی ماں بننے والی ہوں؟"انابیہ نے بے یقینی سے سوال کیا۔

"ہاں تم اماں بن رہی ہو۔"ارحاب نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

انابیہ اور ارحاب ایک دوسرے سے گلے لگ کر بہت زیادہ خوش ہوئے انابیہ کی آنکھیں ایک بار پھر چھلک پڑیں تھیں۔

ارحاب نے کار میں بیٹھتے ہی سب کو میسج کر کے اپنے گھر بلا لیا۔

وہ دونوں گھر پہنچے تو وہاں سب پہلے ہی موجود تھے۔

"یہ سب یہاں کیسے؟"انابیہ نے ناسمجھی سے ارحاب کی جانب دیکھا۔

"کیونکہ اِس وقت سے زیادہ کوئی وقت پرفیکٹ ہو ہی نہیں سکتا۔"ارحاب نے اس کے ماتھے پر بوسا دیتے کہا۔

سب سے پہلے وہ نینا سے اس کے بعد باقی سب سے باری باری ملی تھی، بلال کی بھی یادداشت واپس آچکی تھی۔

شبیر خان کے گلے ملتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"میرے بابا آپ ہیں، میں آپ سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں۔" انابیہ نے روتے ہوئے اُن سے اپنی محبت کا اظہار کیا۔

"ہاں تم میری بیٹی ہو میری پیاری بیٹی جس سے میں بے انتہا محبت کرتا ہوں۔" شبیر خان نے بھی اُسے سینے میں بھینچتے محبت سے کہا۔

"کیا ہمیں بھی موقع ملے گا؟" منیب نے ان دونوں کو اتنی دیر گلے لگ کر دیکھتے کہا۔

منیب کو دیکھ کر انابیہ نے پھر سے شبیر خان کو دیکھا۔

"میں جانتا ہوں ہمارا ماضی اچھا نہیں گزرا، تمہارے رونے کی آواز نے مجھے بیس سالوں میں ایک رات بھی کبھی مکمل نیند سونے نہیں دی ہے، میں تمہارے وہ نرم ہاتھ چھونے کو کئی سال تڑپا ہوں، میں جانتا

ہوں تمہیں پہلے ہی ارحاب نے سب کچھ بتادیا ہے پھر بھی اگر معاف کر سکو تو احسان رہے گا۔" منیب صاحب نے بھیگی آنکھوں کے ساتھ اس سے اپنی محبت بیان کی تھی۔

"ابا! روحان نے بھی مجھے یہی کہا تھا کے میرے رونے نے اسے کبھی سکون سے سونے نہیں دیا وہ اس کا ایکسیڈنٹ بھی اس کی دعا کا نتیجہ تھا۔" انابیہ کہتے ساتھ ہی اُن کے سینے سے لگ گئی۔

سالوں بعد اولاد کو سینے سے لگا کر منیب صاحب کو سکون ملا تھا۔

"تمہیں دیکھ کر مجھے کوئی پچھتاوا نہیں ہے کیونکہ اتنی محبت و تربیت ہم اُن حالات میں تمہیں کبھی نہ دے پاتے۔" ماہرا نے بیٹی کو دیکھ کہا۔

"مما!" انابیہ نے اُن کو بھی گلے لگا لیا۔

انابیہ کی نظر اپنی طرف حسرت سے دیکھتی مہرالنساء بیگم پر پڑی۔

"اماں اب آپ کی ننھی بیٹی بھی ماں بننے جا رہی ہے دعا کریں میں اچھی ماں بنوں۔" انابیہ نے مہرالنساء بیگم کے پاس آتے کہا۔

اچانک سے سب حیران ہوئے تھے وہ انابیہ کی بات پر غور کرنے کے بعد اُن کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔

"مبارک ہو میری جان۔" مہر النساء بیگم اسے سینے سے لگاتے رو پڑیں۔

"اماں اتنی خوشی کی بات پر رونے کی کیا ضرورت ہے۔" انابیہ نے اُن کے رونے پر کہا۔

"پگلی یہ خوشی کے آنسوں ہیں۔" مہر النساء بیگم نے اس کا چہرہ چومتے کہا۔

"آغا جان میں آپ سے ناراض ہوں۔" انابیہ نے حیات خان کی طرف آتے کہا۔

"ناراض؟ وہ کیوں؟" حیات خان نے حیرت سے پوچھا۔

"کیونکہ آپ کے بچوں نے مجھے کنفیوز کر دیا ہے آپ کو نانا سمجھوں یا دادا۔" انابیہ نے اُن سے شکایت لگائی جس پر وہ ہنس پڑے۔

"جب جس ماں باپ کی طرف سے دیکھو اُس طرح سمجھو۔" حیات خان نے ایک بہترین حل پیش کیا۔

انابیہ ان کے گلے لگ گئی۔

منیب کے والدین بھی وہاں آئے تھے انابیہ ان سے بھی ملی۔

آخر میں انابیہ نے ایک طرف خاموش کھڑے ماہیر کی جانب آئی تھی۔

"بھائی۔۔ کہوں یا آپ کو بابا کہوں؟ کیونکہ اگر آپ اُس وقت میری ذمیداری نہ اُٹھاتے تو آج میرا وجود نہ ہوتا، اور شاید اتنا پیارا نام بھی نہ ہوتا، میرا ہر مقام پر ساتھ دیا میری ہر خواہش پر اپنا سب کچھ لٹانے کو تیار رہنے پر کس طرح شکریہ ادا کروں سمجھ نہیں آرہا۔" انابیہ نے ماہیر کی جانب دیکھتے آنکھوں سے بہتے آنسوں صاف کرتے کہا۔

"میں نے کہا تھا تمہارے بغیر ماہیر کا کوئی وجود نہیں ہے، تمہیں پانے کے بعد میں نے سمجھا دنیا کس طرح خوبصورت اور پیاری لگتی ہے، دعا ہے تم ہمیشہ خوش رہو۔" ماہیر نے اسے سینے سے لگایا۔

ارحاب نے آگے بڑھ کر انابیہ کو سینے سے لگایا۔

****

ختم شدہ